رسولِ عربیؐ

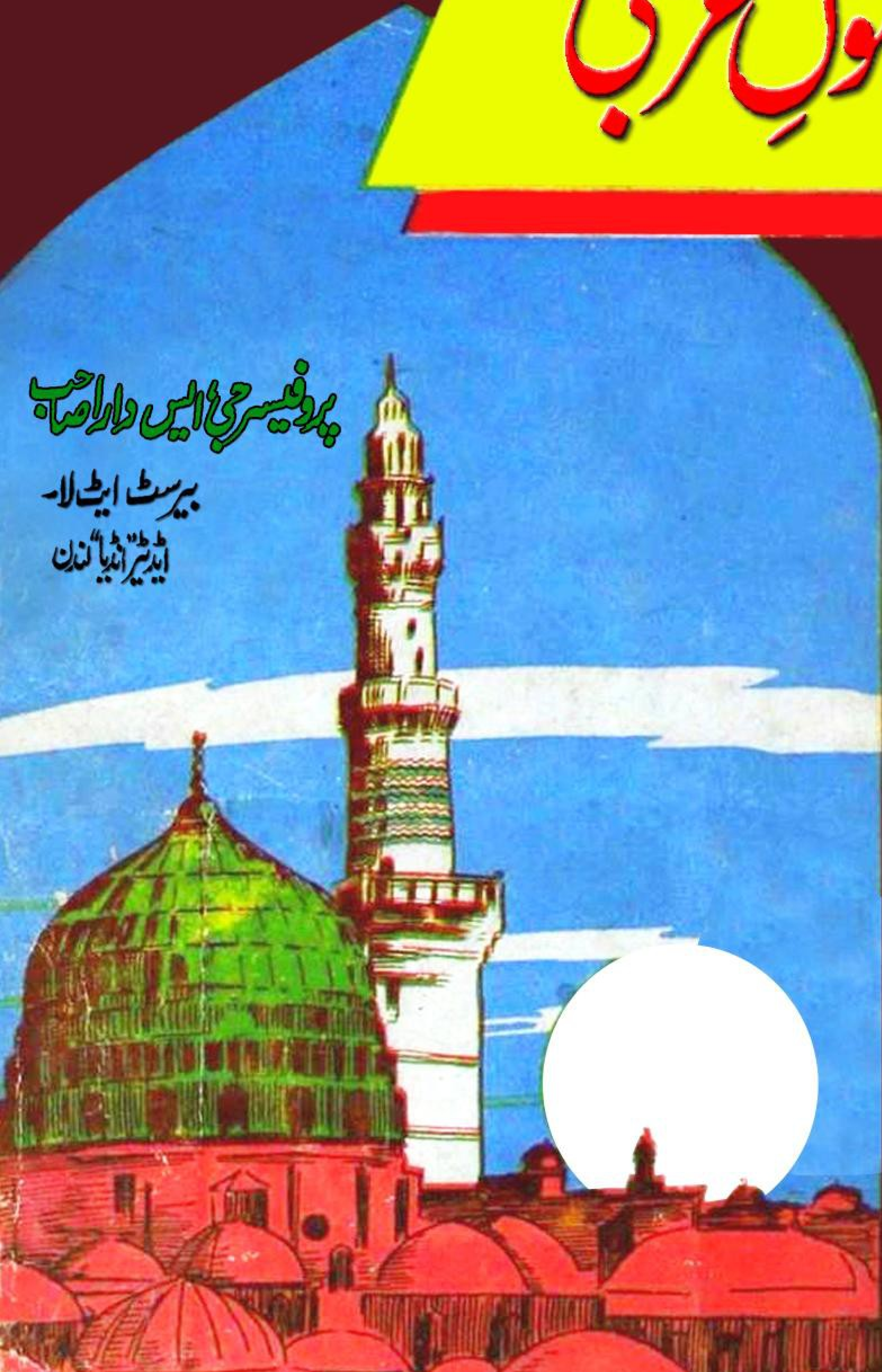

پروفیسر جی، ایس دارا صاحب
بیرسٹ ایٹ لا۔
ایڈیٹر "انڈیا" لندن

ساجد بک ڈپو، آفریدیان، رام پور یوپی

دینی سلسلہ ساجد بکڈپو رام پور (۳)

رسولِ عربی

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ اور غزوات وغیرہ پر مستند کتاب

مصنف ایک سکھ بھائی

پروفیسر جی، ایس دارا صاحب بیرسٹ ایٹ لا۔ ایڈیٹر "انڈیا" لندن

دیباچہ: حفیظ جالندھری صاحب مصنف "شاہنامۂ اسلام"

پیش لفظ: علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

ریویو: مولانا عبدالماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ (مدیر و ایڈیٹر صدق جدید)

پہلی بار ۱۹۳۰ء
دوسری بار ۱۹۴۰ء } تیسری بار اپریل ۱۹۷۹ء

قیمت : چھ روپے
کتابت : پھول ورفعت، وجیہہ کتابت بورڈ۔ رامپور
مطبوعہ : اعلیٰ پریس۔ دہلی

اس طباعت کے ناشر

ساجد بک ڈپو۔ آفریدیان۔ رام پور۔ یوپی

www.taemeernews.com

فہرست مضامین رسولِ عربی

عنوان	صفحہ
دیباچہ :- از ابو الاثر حفیظ جالندھری	۷
پیش لفظ از سید سلیمان ندوی	۹
ریویو :- "ہمدرد" دہلی - از مولانا عبد الماجد	۱۱
عرضِ ناشر : وجیہ اللہ خاں رامپوری	۶
تمہید :- از مصنف	۱۲
تقریب :- از آنریبل شیخ سر عبد القادر صاحب قبلہ ممبر انڈیا آفس لندن	۱۸
بحضور رسولِ عربی	۲۲
حصۂ اوّل	۲۵
باب ۱ : آنحضرت صلعم کی اوائل عمری	"
آنحضرت صلعم کے والدین	۲۶
صدائے غیب	۲۷
اشارہ آمد	۲۹
بچہ کو طواف کرانا	۳۰
باب ۲ : امین و صادق	۳۳
حضرتِ خدیجہ رضی	۳۵
خدیجہ رضی کی ملازمت	۳۶
واقعات قبل از رسالت	۳۸
غلام زید کی رہائی	۳۹
سنگ اسود	۴۰
معرفت اور گیان کی لو	۴۱
عالم میں اندھیر	۴۲
حصۂ دوم	۴۴
باب ۳ : نزولِ وحی	"
خدیجہ رضی مسلمہ اوّل	۴۵
اعلانِ نبوت	۴۶
باب ۴ : اعلان نبوت	۴۸
مشرکوں کی دھمکی	"
بزرگ کی رسالت پر گفتگو	۴۹
آنحضرت کا جواب	"
کفار کی منصوبہ بازی	۵۱
آنحضرت کے قتل کا منصوبہ	۵۲
باب ۵ : عہد نامہ عدم تعلق	۵۶
باب ۶ : ہجرت حبشہ	۵۸

مشرکان کا تعاقب	۵۹	آغاز اذان	۹۰
مسلمانوں کا بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہونا	۶۰	**حصہ سوم**	۹۱
جعفر کی معجز بیانی	۶۲	باب ۹: سردار مدینہ	〃
باب: مشرکین کی چالبازیاں	۶۴	سردار مدینہ	۹۳
نبی اللہ کا طائف جانا	۶۵	جنگ آمد بجنگ آمد	۹۴
معطعم کی پناہ	۶۶	باب ۱۰: جنگ بدر	۹۵
باب: عمرؓ و حمزہؓ و طفیل	۶۷	واقعات جنگ	۹۷
قتل کا دوسرا منصوبہ	〃	باب ۱۱: جنگ احد	۱۰۱
قتل کے لئے حلف اٹھانا	۷۰	باب ۱۲: جنگ اُحد اور جنگ خندق	۱۰۴
عمر کا اپنی بہن کو قتل کرنے کا قصد	〃	سردار حارث کا حملہ کرنا	۱۰۷
بھائی بہن کی گفتگو	۷۱	جنگ خندق	۱۰۸
عمرؓ کا مشرف بہ اسلام ہونا	۷۵	باب ۱۳: جنگ خیبر	۱۱۱
حمزہؓ کا مشرف بہ اسلام ہونا	۷۷	**حصہ چہارم**	۱۱۵
باب: مصیبت پر مصیبت	۸۱	باب ۱۴: عہد نامہ حدیبیہ	〃
خدیجہؓ کی رحلت	〃	روانگی مکہ	〃
ابوطالب کی وفات	۸۲	شرائط عہد نامہ	۱۱۶
دعا بدرگاہِ مولیٰ	۸۳	عمرۃ القضاء	۱۱۸
باب: ہجرت مدینہ	۸۵	خلاف ورزی شرائط عہد نامہ حدیبیہ	۱۱۹
جدید منصوبہ آنحضرتؐ کے قتل کا	۸۶	باب ۱۵: مکہ پر دھاوا	۱۲۲
غار کے منہ پر عنکبوت کا جالا	۸۸	لشکر کا مکہ روانہ ہونا	〃
مدینہ میں آنحضرت کی آمد	۸۹	ابوسفیان کا مسلمان ہونا	۱۲۴

www.taemeernews.com

ابوسفیان کا واپس مکہ جانا	۱۲۵
ابوسفیان کی بیوی	۱۲۷
باب ۱۶: فتح مکہ	۱۳۰
پیغمبری رحمت	۱۳۱
ابوجہل کے بیٹے کو معافی	۱۳۲
اپنی دختر کے قاتل کو معافی	۱۳۳
شاعر زہیر کو معافی	〃
حبشی وحشی کو معافی	۳۳
سردار ابوسفیان کی بیوی، ہندہ کو معافی	〃
معافی عام	۱۳۴
باب ۱۷: جنگِ ہوازن	۱۳۵
چھ ہزار غلام کی آزادی	۱۳۷
حاتم طائی کی بیٹی	۱۳۸
باب ۱۸: جنگِ موتہ	۱۴۰
باب ۱۹: رسالت و سفارت	۱۴۶
رسالت و سفارت	〃
امیر غریب یکساں	۱۴۷
شاہ غسان کا مسلمان ہونا	۱۴۸
محمدی سفیر	۱۴۹
باب ۲۰: اشارہ روانگی	۱۵۱
نزول آیت ثبت روانگی	〃
الوداعی حج	۱۵۳
باب ۲۱: کملی والا	۱۵۴
باب ۲۲: تبلیغ حق	۱۵۶
افضل کلام	۱۵۸
باب ۲۳: وقت رحلت	۱۵۹
خاتمہ کتاب	۱۶۰

www.taemeernews.com

عرضِ ناشر

یہ کتاب "رسولِ عربی" نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ پر نہایت سلیقہ سے لکھی گئی ہے یہ ہمارے ایک سکھ بھائی کی تصنیف ہے اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اُن حضرات کے پیش لفظ، دیباچے اور تبصروں سے ہوتا ہے جو سیرتِ نبی پر لکھنے والے اہم ستون مانے جاتے ہیں، مثلاً علامہ سید سلیمان ندوی نے سیرت النبی کی آخری جلدیں اور دوسری کتابیں لکھ کر امتِ مسلمہ کے لیے ایک یادگار چھوڑی ہے، جناب حفیظ جالندھری صاحب نے شاہ نامۂ اسلام لکھا ہے۔ مولانا عبدالماجد دریابادیؒ مصنف تفسیر ماجدی اُردو ادب و تاریخ میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، اِن حضرات نے اس کتاب کی تعریف کی ہے جو سند کی حیثیت رکھتی ہے۔

مجھے اس کتاب کو چھاپنے کا اس لیے شوق پیدا ہوا کہ اس کی طرزِ تحریر عقیدت و احترام کے ساتھ ساتھ بڑی دل نشین ہے۔ اور سب سے بڑا جو مقصد ہے وہ یہ ہے کہ یہ ہندوستان میں قومی یک جہتی کا سامان فراہم کر سکتی ہے جس کی اب بھی ہندوستان کو ضرورت ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ اس ایڈیشن میں فارسی اشعار کا ترجمہ نہ کیا جا سکا۔ انشاء اللہ اگر اس کی دوبارہ اشاعت ہوئی تو یہ ضرور کر دوں گا۔

۱۰ / مارچ ۱۹۷۹ء — وجیہہ اللہ خاں قادری رامپوری

www.taemeernews.com

از: حفیظ جالندھری

دیباچہ

پروفیسر دارا صاحب سے میری ملاقات لندن میں ہوئی۔ آپ نے مجھ سے اس کتاب کا ذکر کیا اور اس کو دوبارہ شائع کرنے کی آرزو ظاہر کی۔ بتایا کہ پہلی طباعت ختم ہو چکی ہے اور اس کا اب صرف ایک ہی نسخہ ان کے پاس ہے جس میں آپ نے اصلاح و اضافہ کیا ہے اور متمنی ہیں کہ کوئی صاحبِ نظر اس کتاب کو ناقدانہ نظر سے دیکھ لے۔

جیسا کہ انھوں نے اپنے دیباچہ میں ذکر کیا ہے۔ میں نے ان کو شیخ عبدالقادر صاحب قبلہ سے استمداد کا مشورہ دیا۔ لیکن اشاعت کی ذمہ داری خود لے لی اور وعدہ کیا کہ ہندوستان پہنچ کر ناشرین کتب میں سے کسی کو اس کتاب کی دوبارہ اشاعت کے لئے کہوں گا اور کسی نہ کسی طرح اس کی اشاعت کا انتظام کرا دوں گا۔ یہاں آکر میں نے بہت سے گرامی قدر "دوکانداروں" سے بات چیت کی لیکن وہ صرف اس صورت میں کتاب کی اشاعت پر آمادہ ہوئے۔ کہ حقِ تصنیف بھی ہمیشہ کے لیے ان کا ہو جائے لیکن یہ بات نہ دارا صاحب کے لئے موزوں تھی نہ میں نے اسکو پسند کیا۔

اس دوران میں جنگ کی آفت آگئی۔ اور کاغذ گراں ہونے ہوتے کمیاب ہو گیا۔ لیکن مجھے نہ صرف وعدے کا پاس تھا بلکہ ایک سکھ محبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف کو شائع کر کے حصولِ ثواب کا شوق۔ نیز مسلمانوں کو بالخصوص اور دوسرے برادرانِ وطن کو بالعموم اس مخلصانہ و شریفانہ

www.taemeernews.com

جذبہ سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔ جو اس تصنیف کا محرک ہوا۔ شاید یہ باہمی رواداری کو تقویت دے۔

خدا کا شکر ہے کہ آج یہ کتاب شائع ہو رہی ہے۔ میں مجلس ادارے کے کارکنوں کا شکر گذار ہوں کہ ان کے تعاون نے میرے لئے "ایفائے وعدہ" کا سامان کر دیا۔

مجھے امید ہے کہ اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا۔ ذوق شوق سے پڑھا جائے گا اور اس سکھ بزرگوار کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھا جائے گا جس نے ہمارے آقا و مولا سے اس طرح اظہارِ محبت کیا ہے۔ جیسا کہ ایک مسلمان کو کرنا چاہیے۔

خاکسار

حفیظ جالندھری

۲۸ نومبر ۱۹۴۱ء

www.taemeernews.com

پیش لفظ

از

علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

مصنف سیرۃ النبیؐ ۔ رحمت عالم وغیرہ

اس کتاب کے مصنف جناب جی، ایس، دارا، بی، ایل، بیرسٹرایٹ لا (لاہور) سے لندن میں ملنے جلنے کا اکثر اتفاق ہوا۔ آپکی بے تعصبی اور توحید پرستی دیکھ کر دل بہت خوش ہوا کہ اگر ہندوستان کے مختلف فرقوں میں ایسی انسانیت و محبت کے چند افراد پیدا ہوجائیں تو ابنائے ہند کی باہمی الفت کی دیوار اس قدر مستحکم ہو جائے۔ کہ باہر کے دشمن اس کو کبھی توڑ نہ سکیں۔

دارا صاحب نے پیغمبر اسلام کی سوانح عمری بڑی بے نفسی اور بے تعصبی کے رنگ میں لکھی ہے۔ کتاب کے حرف حرف سے عشق و محبت کے آب کوثر کی بوندیں ٹپکتی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والے کا قلم کس جوش و خروش کے دریا میں بہتا جارہا ہے۔ میں نے اس کتاب کو شروع سے اخیر تک پڑھا اور ایک رواں کتاب کی حیثیت سے اس کو پسند کیا۔ ممکن تھا کہ یہ کتاب تاریخ کی حیثیت سے اس سے زیادہ بلند پایہ پر لکھی جاسکتی، لیکن یہ ناممکن تھا کہ کوئی نامسلم اس سے زیادہ خلوص و عقیدت کی نذر دربار رسالت میں

www.taemeernews.com

پیش کر سکتا۔ اور یہی اس کتاب کی بہترین خصوصیت ہے۔ اگر الفاظ اور طریقۂ تعبیر میں کہیں کہیں غلطی ہو تو مفہوم و معنی پر نظر اور مصنف کے حسن نیت پر گمان نیک رکھنا چاہیے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رحمۃ للعالمین کے صدقے ہندوستان کے مختلف مذہبی فرقوں میں اتحاد و یکجہتی کی ہر پیدا کر دے اور ہر ایک کو دوسرے کے رہنماؤں اور راہبروں کی عزت و توقیر کی توفیق عطا فرمائے۔

سید سلیمان ندوی
مسلم ڈیلیگیشن، لندن
البرٹ ہال نشمن، لندن

www.taemeernews.com

تبصرہ

از: مولانا عبدالماجد صاحبؒ دریابادی رحمۃ اللہ علیہ)
مصنف: تفسیر ماجدی۔ ایڈیٹر ہمدرد دہلی اور
ایڈیٹر صدق جدید لکھنو

خاکِ ہند سے جو مذہبی مصلحین و پیشوا پیدا ہوتے رہے ہیں ان میں ایک ممتاز نام گرو نانک کا ہے جن کی تعلیم صلح و آشتی کی تعلیم اور جن کی تبلیغ عشق و محبت کی تبلیغ تھی.... مسٹر جی۔ ایس۔ وارا اسی درد آشنا و محبت شعار قوم (سکھ) کے ایک قابل فخر رکن ہیں۔ ان کا نام اب تک لندن کے ایک انگریزی رسالہ ہند (انڈیا) کے ایڈیٹر کی حیثیت سے معروف تھا لیکن اب معلوم ہوا کہ ان کا کعبہ تو یہ لندن نہیں کعبۂ حجاز ہے۔ ان کی آنکھیں برقی جگمگاہٹ سے نہیں روح کی نورانیت سے منور ہو رہی ہیں۔ رسولِ عربیؐ اس مختصر و جامع رسالہ کا نام ہے۔ جو وارا صاحب کے تخمِ محبت کا ثمرِ اولین ہے اس میں سرورِ عالم صلعم کے حالاتِ حیاتِ مبارک شروع سے آخر تک اس انداز سے جمع کر دیئے گئے ہیں کہ اکثر مقامات پر ایک مسلمان کو بھی اس خلوصِ نیاز پر رشک آنے لگتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ کتاب ہندوستان میں تمام مذہبی فرقوں کے لئے سنگِ ثابت ہوں گے اور قومی یک جہتی کا سامان فراہم کرے گی۔

(عبدالماجد ایڈیٹر ہمدرد دہلی) ۱۹۳۰ء

www.taemeernews.com

تمہید

از: مصنف

میرے والد بزرگوار نے ۱۸۵۷ء میں سرکار انگریزی کی ملازمت اختیار کی ۱۸۹۴ء میں عہدہ تحصیلداری سے پنشن پر آئے اس ۳۷ سال کے تجربہ کا ذکر اذکار جب کبھی ان کی زبان سے میں نے سنا۔ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ رشوت و تعصب کا زور ہر جگہ ہی موجود تھا۔

میں خود ۱۸ سال کی عمر میں نائب تحصیلدار کی حیثیت سے ملازم ہوا۔ دس سال کئی ایک آسامیوں پر تعیناتی رہ کر آخر ملازمت سے سبکدوشی اختیار کی ترک ملازمت کی اصل وجہ بھی رشوت اور تعصب کے بھوت تھے جن سے بہت دیر تک میں جد وجہد کرتا رہا۔ آخر ہار کر میدان چھوڑا اور بھاگ نکلا۔

جنگ یورپ کے ایام میں رخصت (قبل از استعفا) لیکر ۱۹۱۴ء میں انگلینڈ آیا یہاں سے آئرلینڈ گیا۔ اور وہاں سے بیرسٹری کر کے واپس وطن چلا گیا۔ ۱۹۲۰ء میں پھر لنڈن کا رخ کیا یہاں پہنچ کر رسالہ "ہند (انڈیا)" شروع کیا۔ جس کی اڈیٹری میں مجھے اب انیسواں سال ہونے آیا ہے۔

خیال تھا کہ قومی کام کی منزل اگرچہ کٹھن تو بڑی ہوگی لیکن کم از کم اتنا تو ہوگا کہ یہ راستہ تعصب کے کانٹوں سے صاف ہوگا۔ مگر یہ بھی ایک خیالِ خام ثابت ہوا۔ اکثر راہ نمایانِ قوم کے اندرونی رویے اور بیرونی گفتگو میں میں نے بڑا بھاری تفاوت پایا۔ ہندو مسلم تنازعات تو میں نے بکثرت دیکھے سنے تھے۔ مگر

www.taemeernews.com

اندرونی ریشہ دوانیاں جو جانبین کے راہ نمایاں ایک دوسرے کے خلاف کیا کرتے تھے ان کا علم مجھے لاہور سے بھی کہیں بڑھ کر یہاں لندن میں ہوا۔ یہاں تک کہ بعض ذمہ دار ہندو راہ نماؤں کو میں نے اپنے کانوں یہ کہتے سنا کہ "سکھ ایک احمق فرقہ ہے"۔ تمسخر اور توہین کے کلمات سکھوں کے گوروؤں کے خلاف بھی میری شنید میں آئے۔ جہاں جہاں میں نے مناسب سمجھا ان کی گفتگو کا جواب کھرا کھرا اُن کو منہ پر دیا۔ اور اس کا خمیازہ اٹھایا۔

پیغمبر اسلام کی شان کے خلاف اس نوع کی کہانیاں۔ اور من گھڑت قصے میں نے سنے۔ کہ جس کے سننے سے انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اغلب ہے۔ کہ دوسری جانب سے بھی ہندو رشیوں، منیوں اور بھگتوں کے خلاف بھی اسی طرح کے ڈھکوسلے مروج ہوں۔ مگر مجھے ایسی گفتگو کے سننے کا موقع نہ مل سکتا تھا۔

اس طرح کے واقعات کوئی پانچ دس دفعہ نہیں۔ بلکہ سینکڑوں مرتبہ مجھے اپنی اوائل عمر سے اس واقعہ تک (اب میری عمر ساٹھ سال ہے) سننے میں آئے ہوں گے۔ سیاسی پہلو کو بالائے طاق رکھ کر۔ بلکہ مذہب پر علمی اور عقلی بحث کو چھوڑ کر۔ یہاں تک کہ مخالف فریق کے اپنے نقائص اور عیوب کو بھی نظر انداز کر کے اس کے مذہب کے بانی پر ذاتی حملہ کرنے کو اتر آنا۔ یہ ایک ایسا شیوہ ہے کہ جس کی نظیر شاید ہی کسی اور گری ہوئی قوم میں ملے تو ملے۔

فساد اور عناد کی آگ جس کے شعلے آج لاہور سے لکھنؤ۔ لکھنؤ سے کلکتہ۔ اور کلکتہ سے کراچی اور بمبئی تک پھیل چکے ہیں وہ ان ہی حملوں سے سلگتی ہے جو گوروؤں

www.taemeernews.com

پیروں اور پیغمبروں کی ذات پر کئے جاتے ہیں۔ اور جن کی ابتدا بالعموم بعض بعض قومی "راہ نمایان" کے اشارہ یا عندیہ سے ہوا کرتی ہے۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں پیغمبر اسلام کی زندگی کے حالات پڑھوں اور جو جو باتیں میں نے سنی ہیں۔ اُن کی تصدیق یا تردید کی جستجو کروں۔ پہلی دفعہ جب میں نے اس مضمون پر ایک کتاب دیکھی تو اس کے پڑھنے سے مجھے از خود دلچسپی پیدا ہوئی۔ جوں جوں میرا مطالعہ بڑھتا گیا۔ اتنی ہی آنحضرت کی عظمت میرے دل میں بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ میرے دل میں ایک آرزو پیدا ہو گئی۔ کہ میں ان سب خیالات کو ایک جگہ اکٹھا کروں۔ طرح طرح کی کتابوں کے مطالعہ نے جو میں نے اس مضمون پر پڑھی تھیں۔ میرے عالم خیال میں ایک پھلواری سی پیدا کر دی۔ پنجابی، ہندی اردو، فارسی عربی کے پھول جہاں جہاں سے مجھے دستیاب ہوئے میں نے اپنے گلدستہ کے لیے چن لئے۔ اور نام اس کا "رسول عربی" رکھ کر قوم کی خدمت میں نذر کیا۔

بیس سال ہوئے۔ جب میں لاہور سے لنڈن آ رہا تھا۔ تو مسودہ اوّل اس کتاب کا میرے پاس تیار موجود تھا۔ جیسے جیسے مجھے یہاں وقت ملتا رہا میں اسمیں کچھ نہ کچھ ترمیم تغیر کرتا رہا۔ حسن اتفاق سے جب جناب سید سلیمان ندوی خلافت ڈیلیگیشن کے ہمراہ انگلینڈ تشریف لائے۔ تو انھوں نے اس کو ملاحظہ فرمایا۔ اور اس کا دیباچہ لکھ کر مجھے شرفِ عزت بخشا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے وہ مسودہ ہندوستان روانہ کیا اور اس کی پہلی اشاعت نکلی۔ اب نظر ثانی کر کے اس کی

www.taemeernews.com

جدید اشاعت کی تجویز درپیش ہے جن احباب نے گذشتہ دس گیارہ سالوں میں اس کتاب کو پڑھا۔ ان میں سے چند ایک نے مجھے اپنی رائے سے مطلع بھی کیا ان میں اکثر تو وہ تھے جنھوں نے مجھ پر کرمفرمائی کی۔ اور میری محنت کی تعریف فرمائی اس کے لئے مجھے نہ دل سے یہاں ان کی شکر گذاری کا اظہار کرنا ہے۔

دوسری طرف وہ اصحاب تھے جن کو میری تحریر سے اتفاق نہ تھا۔ یا جو کسی اور وجہ سے اختلاف رکھتے تھے لہٰذا اُن کا ذکر کرنا بھی یہاں بے محل نہ ہوگا۔

چند ایک غیر مسلم دوستوں نے (جن میں سے بعض تو ایسے ہیں جو انگلینڈ سے تعلیم حاصل کرکے وطن چلے گئے ہیں) مجھے لکھا۔

"آپ کا دین مذہب وہی ہوا کرتا ہے جو آپ کے حبیبوں کا ہو اکثر مسلم نوجوانوں نے آپ کے دل پر عمر بھر قابو ڈالے رکھا... لازم تھا کہ ان کی محبت آپ کی طبیعت کو ایک نئے سانچہ میں ڈھال دیتی۔ اور ایک اور ہی نمونہ دکھا دیتی۔ ہم تو وہی نمونہ اس کتاب میں پڑھتے ہیں حقیقت تو یہ ہے جناب داراکہ :۔

بات کہنے کی نہیں تو بھی تو ہرجائی ہے"

دوسری نوع کے اعتراض جو مجھے بتائے گئے ہیں۔ وہ بھی غیر مسلم اصحاب ہی سے ہیں۔ کتاب کی تحریر یا مضمون سے ان کو کچھ نسبت نہیں۔ وہ رائے زنی میری نیت پر ہے۔

مفہوم یہ ہے کہ اس طرح کی کتابیں... مصنف لکھا کرتے ہیں جن کو ضرورت زر و زن کی ہو۔ مطالب دنیاوی کو سامنے رکھ کر وہ قلم اٹھاتے ہیں۔

www.taemeernews.com

قلم اُن کا چلنا ہی اس رخ کو ہے۔ جدھر سے ان کو کچھ نفع کی امید ہو۔
یہ ذکر کر دینا مناسب ہوگا۔ کہ یہاں نہ زر ہے نہ زن۔ نہ گھر ہے نہ گھاٹ
نفع منافع تو دور کنار رہا۔ گھر کی بھٹیارن سے کمرہ کے کرایہ کا اگر ہر ہفتہ تقاضہ
نہ ہو تو دوسرے تیسرے ہفتہ تو ضرور ہی ہو جایا کرتا ہے۔ بنیے سے آٹا دال
گھی کے ادھار کے لیے آئے دن ایک ہنگامہ برپا رہتا ہے۔ غیر سے

تنگدستی اگر نہ ہو غالب تندرستی ہزار نعمت ہے

باوجود اس بے سروسامانی کے یار لوگوں کا تعصب برابر موجود ہے
لیکن وہ موجود ہے تو میرا خیال بھی ویسے ہی موجود ہے باوصف ان حملوں کے
جو میری نیت پر کیے گئے ہیں میں اپنے خیال میں کچھ تبدیلی نہیں دیکھتا۔ خیال
وہی ہے جس کا اظہار میں نے بیس سال ہوئے مسودہ میں کیا تھا۔ اب بھی
وہی ہے اور اسی پر قائم ہوں۔

گذشتہ سال حفیظ صاحب جالندھری حسنِ اتفاق سے انگلینڈ میں رونق
افروز تھے۔ ان کی خوش کلامی اور خوش الحانی نے لنڈن کے جنگل میں لاہور کا
منگل بنا دکھایا۔ میں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور ان سے ذکر کیا۔ کہ میں
"رسول عربی پر" نظر ثانی کرنا چاہتا ہوں۔ اور جو دقتیں حائل تھیں ان کا اظہار
بھی کیا۔ وہ کہنے لگے۔ گنگا تمہارے گھر میں بہے اور اس پر بھی یہ تفکرات "جناب
شیخ سر عبد القادر کا دروازہ اور اُدھر کی بہتی ہوئی گنگا مجھے دکھا دی۔ اور
خود واپس وطن چلتے ہوئے۔

جناب شیخ کی خدمت میں میں نے اپنی آرزو ظاہر کی۔ اور ساتھ ہی

www.taemeernews.com

"یارانِ این زمانہ مثلِ گل انار اند" والا قصّہ اور "آپ بیتی" کہانی بھی کہہ سنائی آپ نے سرپرستی کا وعدہ فرمایا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان کی جانب سے اگر متواتر حوصلہ افزائی نہ ہوتی رہتی تو یہ کام اب پھر ادھورا ہی رہ چلا تھا۔ تکمیل کار کی خوشی تو ہر کارکن کو ہوا کرتی ہے۔ مگر میری خوش نصیبی اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کام کے سبب آپ سے ملاقات کے موقع بکثرت ملے اور طبیعت کو دلی وابستگی آپ سے پیدا ہو گئی ہے

آں دل کہ رم نمودے از خوبرو جواناں
دیرینہ سال پیرے بردش بیک نگاہے

خادمِ قوم

۷ر مارچ ۱۹۳۹ء — جی۔ ایس۔ دارا

۱

رسولِ عربیؐ

www.taemeernews.com

تقریب

از: آنریبل شیخ سر عبدالقادر صاحب (ممبر انڈیا آفس لندن)

دس گیارہ برس ہوئے۔ ایک کتاب بنام "رسول عربی" انگلستان میں لکھی گئی اور ہندوستان میں چھپی تھی۔ اب دوبارہ چھپ رہی ہے۔ اس کے مصنف مسٹر جی ایس۔ دارا صاحب بیرسٹر ایٹ لا ایڈوکیٹ ہائی کورٹ پنجاب کے ایک معزز اور علم دوست سکھ گھرانے سے ہیں۔ ان کو جو سچی ارادت اپنے بزرگ گرو بابا نانک جی سے ہے۔ غالباً وہی اس کتاب کے لکھنے کی محرک ہوئی ہوگی کہ وہ نانک جی شمع توحید کے پروانے تھے۔ اور پیغمبر کے پیغام کی دل سے قدر کرنے والے تھے۔ مسٹر دارا کوئی بیس سال سے انگلستان میں مقیم ہیں اور انگریزی میں اخبار نویسی کرتے ہیں۔ ان کا ایک رسالہ "انڈیا" نامی نکلتا ہے۔ جسے انھوں نے بڑی محنت اور بہت ایثار کے ساتھ جاری رکھا ہے۔ انہیں ہندوستان کی آزادی کی تحریک سے زیادہ تعلق رہا ہے۔ وہ کانگرس کے بہت سے اصولوں کے موافق ہیں۔ مگر بہت سی باتوں میں خاص کر طریق کار میں وہ کبھی کبھی اس سے اختلاف بھی رکھتے ہیں۔ وہ سکھ مذہب کے ماننے والے ہیں اور ہندوؤں کے بھی ہمدرد ہیں۔ اور مسلمانوں کے بھی دوست ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان قوموں کے باہمی تعلقات دوستانہ رہیں اس آزاد روش کے سبب ان کو بہت سی مشکلات پیش آئیں۔ جن کا انھوں نے

www.taemeernews.com

مردانہ مقابلہ کیا۔

دارا صاحب جب پنجاب میں اپنی تعلیم سے فارغ ہوئے۔ تو انھوں نے گورنمنٹ کے محکمۂ مال میں ملازمت اختیار کی۔ ان کے والد تحصیلدار تھے اور ان کی اپنی ملازمت نائب تحصیلداری سے شروع ہوئی۔ مگر ان کی طبع آزاد پسند ملازمت کا بار دیر تک برداشت نہ کر سکی۔ اگر یہ معمولی طور پر اپنے محکمہ میں رہتے تو اب تک کسی بڑے عہدہ تک پہنچ کر اور ابھی پنشن پا کر خانہ نشین ہوتے کیونکہ اب ان کی عمر ساٹھ (۶۰) سال کے قریب ہے لیکن مسٹر دارا نے نوکری چھوڑ دی اور بیرسٹری کا قصد کیا۔ ۱۹۱۴ء میں انگلستان آئے اور یہاں سے آئرلینڈ میں گئے۔ تاکہ ڈبلن سے بیرسٹری پاس کریں ۱۹۱۷ء میں کامیاب ہو کر وطن کو واپس گئے۔ اور لاہور ہائی کورٹ کے ایڈوکیٹ ہو گئے۔ تجربہ نے بتایا کہ وکالت کے لئے بھی جسے وہ آزاد پیشہ سمجھتے تھے اور لوگ بھی جسے مغالطۃً آزاد سمجھتے تھے کئی ایسی پابندیاں ہیں۔ جیسی ملازمت میں ہیں۔ اس وقت جوانی میں سیاسی خدمت کے شوق کا بھی غلبہ تھا۔ انھوں نے وکالت کا خیال ترک کر کے انگلستان میں آ کر اپنا انگریزی رسالہ جاری کیا۔ مالی اعتبار سے اس میں ہمیشہ نقصان رہا مگر یہ اس کو چلاتے رہے۔

دارا صاحب نہایت درویشانہ اور سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے کبھی کبھی کچھ ہندوستانی کھانا پکا لیتے ہیں کبھی کبھی کسی ارزاں ہوٹل میں کھانا کھا لیتے ہیں۔ ایک کمرہ رہنے کو ہے۔ اسی میں لکھنا اسی میں سونا۔ اسی میں کوئی ملنے آئے تو اُسے مل لینا۔ اخبارات

www.taemeernews.com

پڑھتے ہیں اور ان میں جو مضمون اپنے کام کا ہو۔ اس کا تراشہ کاٹ کر رکھ لیتے ہیں انگریزی میں ہندوستان کی موجودہ سیاسیات پر ایک کتاب لکھ رہے ہیں۔ مگر وہ دیر سے ان کی مشکل پسند طبیعت کی کٹھالی میں صاف کی جارہی ہے۔ اگر اس کٹھالی سے نکل آئی تو امید ہے کام کی چیز ہو گی۔

یہ وہ شخص ہے جسے خیال آیا کہ حضرت محمدؐ کے حالات لکھے اور اس محبت کا اظہار کرے جو اُسے آنحضرت کی ذات بابرکات سے ہے۔ اس نے اپنی عقیدت کے پھول بارگاہ رسالت پر چڑھائے ہیں۔ اور غالباً قبول ہوئے ہوں گے یہ نذرانہ دوبارہ پیش کرنے کا موقعہ انہیں مل رہا ہے۔

جب یہ کتاب پہلے شائع ہوئی۔ تو مولینا سلیمان ندوی نے سے پسند کیا تھا۔ اور اس کے لیے ایک مختصر سا دیباچہ لکھا تھا۔ جو اب طبع ثانی کے ساتھ بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس اشاعت میں دارا صاحب نے خود بھی ایک تمہیدی مضمون لکھا ہے جس میں بتایا ہے کہ انہیں کس طرح آنحضرتؐ کے حالات پڑھنے کا شوق ہوا۔ اور اس مطالعہ کا ان پر کیا اثر ہوا۔ ان کے بعض مسلمان دوستوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اس کتاب کو پھر چھپائیں میں نے بھی اس تجویز کی تائید کی۔

اس زمانہ میں جب بعض کوتاہ اندیش لوگ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کی تعظیم کرنے کے بجائے اُن پر ناجائز اور نامناسب حملے کرتے ہیں۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہر قوم کے دُور اندیش اور وسیع خیال صاحبان دوسری قوم کے واجب تعظیم بزرگ کی خوبیوں کا اعتراف کریں اور اپنے بھائیوں کو انسے

www.taemeernews.com

آگاہ کریں۔ خود مسلمان کے لئے ایسی کتاب کی اشاعت اس لئے خاص دلچسپی رکھتی ہے کہ ان کی بحث اپنے پیغمبر سے اور مضبوط ہوتی ہے۔ جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ دوسرے بھی اُن کے احسانات کو مانتے ہیں۔ فطرتِ انسانی کے اس جذبہ کو غالب نے کس خوبی سے بیان کیا ہے ؎

سب رقیبوں سے ہوں ناخوش پر زنانِ مصر سے
ہے زلیخا خوش۔ کہ محوِ ماہِ کنعاں ہوگئیں

میں بھی اپنے دوست دارا صاحب سے خوش ہوں۔ کہ وہ "ماہِ عرب" کی تعریف میں ہم نوا ہیں اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ میرے بہت سے مسلمان بھائی بھی ان کی انصاف پسندی اور عقیدت مندی کی داد دینگے۔

عبد القادر
(از لندن)
۲۶ مارچ ۱۹۳۹ء

www.taemeernews.com

جی۔ ایس دارا

بحضورِ رسولِ عربیؐ

ایک صاحبِ کمال آیا۔ جس نے جلوہ حق دکھایا۔ جس کسی نے اسے پریم کی آنکھوں سے دیکھا۔ اس کی تمنائے زندگی پوری ہو گئی۔ جس کی نگاہِ شوق اس پر پڑی اسے منہ مانگی مراد مل گئی۔ جس بشر کو اس من موہن نے اپنا درشن دیا۔ اس کے جنم بھر کا پاپ کٹ گیا۔

آناں کہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند　　آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

اے عرب۔ کیا ہی عجب ہوں گے تیرے بھاگ جو تو نے نورِ خدا اپنی آنکھوں دیکھا۔ کیا ہی اچھے ہوں گے تیرے بخت جو تو نے حبیب خدا کے اپنی آنکھوں درشن کئے

اے ولایتِ عرب! اے بن اور بیابان کے باسی۔ اے درندوں چرندوں کی بھوم۔ اے چوروں ڈاکوؤں کے ماوٰی اے رہزنوں اور لٹیروں کے مسکن۔ اے اُجڈ گنواروں کے ٹھکانے اے ازلی بادہ نوشوں کے خم خانہ۔ اے وحشی عرب۔ تجھ میں بھرے تھے۔ دنیا کے بدکار اور جگت کے مکار۔ نام نہاد کے انسان۔ مگر کرتوت کے شیطان۔ سچ ہے۔

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ　　ہر اک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ

فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ　　نہ تھا کوئی قانوں کا تازیانہ

وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بیباک جیسے

www.taemeernews.com

اے سرزمین عرب، آج وہ دن ہے، کہ تیرا نام وردِ زبانِ جہاں ہے اور خلقِ خدا تیرا ذکرِ خیر کرتی ہے، کون آنکھ ہے۔ جو تیرے درشن کو نہیں ترستی، وہ کون دل ہے، جو تیری دید کی تمنا نہیں رکھتا۔ وہ کون ملک ہے۔ جس نے تیرے شاہ کا سکہ نہیں مانا اور وہ کون فرمانروا ہے جس نے تیری حشمت اور دبدبہ کو نہیں جانا اے خطۂ عرب تو نے اب پُرانا جامہ اُتارا، تو نے نیا لونا روپ دھارا، اے عرب تو نے نیا جنم پایا کیونکہ تجھے رسولِ خدا ہاتھ آیا، اے عرب! رب کے رنگ نیارے ہیں، داتا جسے چاہے دیدے، ورنہ تیرے ہاتھ آئے یہ دولتِ محمدیؐ! تجھے نصیب ہو یہ جمالِ احمدیؐ!

اے ہمالہ کی بلند چوٹیو، تم ہی کچھ کہو! سینکڑوں رشیوں نے تمہاری شفقت اور پیار کی گود میں نواس کئے، صدہا جوگیوں نے تمہارے پہلو کے محبت میں جوگ کمائے، ہزاروں تپیشروں نے تمہاری آغوشِ اُلفت میں تپ دھارے لاکھوں گوروں سدھوں نے تمہاری ہاں چرن کنول ڈالے۔

اے کوہ ہمالہ! مگر سچ کہنا، کہیں دیکھا ہے تو نے وہ مکہ کا راج دُلارا، کہیں نظر پڑا ہے تجھے بھی وہ مدینہ کا پیارا۔

اے رودبارِ گنگا، تیرے پوتر جل نے پجاریوں کو رام نام جپایا، تیری شیتل لہروں نے مسافرانِ عدم کو تھپک تھپک کر ابد کی نیند سلایا۔ تیرے پاک پانی نے پریم کے جوت کا دیا ہر یوگی کے من میں جلایا، تیرے میٹھے میٹھے گھونٹوں نے معرفت کے تشنہ لبوں کو آبِ کوثر کا مزہ چکھایا۔

اے موجِ گنگا۔ جس کسی کی آنکھیں تجھ سے دوچار ہوئیں، تو نے اُسے گنگا جل

www.taemeernews.com

پلا کے چھوڑا۔

اے آبِ گنگا! آخر یہ تو کہہ کہیں اس آب زمزم والے سے بھی تیری آنکھ لڑی۔ کہیں اس مکی مدنی نے بھی تجھ سے کوئی گنگا جل بھری۔

اے تاجدار عرب! سنتے ہیں۔ تیری چھب عجب موہنی تھی اور تیرا روپ انوپ تھا۔ اے دلدار عرب! کہتے ہیں تیری پریت کی جوت جس من میں جگی وہ بجھائے نہ بجھی۔ جس آنکھ پر تیری نگاہ پڑی۔ وہ پھر تیری ہی ہو رہی۔

چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
بہتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگِ کوئے تو شد بے ادبی

ذاتِ پاک تو دریں ملک عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

نخل بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام
زاں شدا شہرۂ آفاق بشیریں رطبی

بردر فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی یمنی و حلبی

ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گذشت
بہ مقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

www.taemeernews.com

حصہ اوّل

باب ۱

آنحضرتؐ کی اوائلِ عمری

عرب میں ہر قبیلے کے لوگ جدا جدا رہا کرتے تھے، ملک ریگستان تھا اور علاقہ پہاڑی بھاری قصبہ یا شہر ہونا تو درکنار بڑی آبادی ہی ایک جگہ ہونی محال تھی، جہاں تھوڑا بہت پانی نظر آیا۔ ذرا سبزہ نے منہ دکھایا، وہیں بیٹھ گئے۔ اور خیمے ڈیرے ڈال دئے۔ اسی جگہ اپنا ٹھکانہ بنا لیا۔ یہی روش مکہ والوں کی تھی، اور یہی رویہ گرد و نواح کے لوگوں کا تھا۔

مکہ میں کوئی راج راجہ نہ تھا، بڑے بڑے قبیلوں سے دس آدمی چن لئے جاتے تھے۔ وہی راج نیتی کا کام کرتے تھے۔ اور انہیں لوگوں میں سے خانۂ کعبہ کے متولی بھی ہوا کرتے تھے۔ مدتوں یہی عملدرآمد رہا اسی طریق پر وہ لوگ کاربند رہے۔

ایک دفعہ ایسا واقعہ پیش آیا کہ غنیم نے باہر سے آکر مکہ پر ایک زبردست دھاوا کیا، آنحضرت صلعم کے پردادا نے مردانہ وار مقابلہ کیا اور ایسا جان توڑ کر لڑے۔ کہ دشمن کو شکست فاش ہوئی۔ اور اُسے بھاگتے ہی بنی، اس نمایاں کام کے صلہ میں لوگوں نے اس بزرگ کو سردار مکہ مقرر کر دیا، اور یہ

www.taemeernews.com

عہدۂ سرداری میراث میں دیدیا۔

آنحضرت کے والدین

آنحضرت صلعم کے والد ماجد حضرت عبداللہ کی عمر کا چوبیسواں سال تھا، جب بی بی آمنہ سے اُن کی مناکحت ہوئی۔ آغازِ مسرت ہوا ہی تھا، کہ اختتام خوشی بھی ساتھ ہی شروع ہوگیا یک لخت کوہِ غم آمنہ کے سر پہ آ ٹوٹا، عبداللہ تجارت کے لئے سفر کو گئے تھے۔ واپسی پر جب مدینہ پہنچے تو بیمار ہو گئے، پیغامِ اجل آ پہنچا اور روح پرواز کر گئی، ابھی عمر کا پچیسواں سال بھی ختم نہ ہونے پایا تھا کہ قضا وقدر نے آپ کی زندگی کا خاتمہ کر دیا، بی بی آمنہ کا نخلِ مراد ابھی باروَر ہوا ہی تھا، کہ یہ باغبانِ چمن عالم سے رخصت ہو گیا، عبداللہ کو وہ نونہال دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا، جسے جگت کو نہال کرنا تھا۔

جو رنج و صدمہ شوہر کی وفات سے بی بی کے دل پر گذرا اس کا تو کیا ٹھکانہ مگر آنحضرت صلعم کے دادا عبدالمطلب کی جو جانکاہ حالت تھی، وہ تو حدِ بیان سے باہر ہے، اُدھر سو سال کی عمر، ادھر سب سے چھوٹے لختِ جگر اور سب سے پیارے سپوت کا عین عالمِ شباب میں رحلت کر جانا، خدا امان دے اور دشمن کو بھی اس صدمہ سے محفوظ رکھے۔

بزرگ عبدالمطلب بیٹے کے دردِ وفات سے بےبس و بےقرار ہو جاتے اور بار بار یہی کلمہ زبان پر لاتے۔

اے راحتِ جان۔ کیا میں نے اسی لئے پالا پوسا تھا کہ تو خود تو چل بسے اور اس بڑھاپے میں دکھڑوں کا ورثہ باپ کے لئے چھوڑتا جائے۔ اے اجل!

www.taemeernews.com

جو تو نے میرے دن اس دنیا پر کاٹ دیئے ہوتے۔ تو میں آج اس عذاب زندگی سے بچ گیا ہوتا۔

ادھر بیکسی اور بے بسی کا یہ عالم تھا، اُدھر فرشتۂ غیب ندا دے رہا تھا۔

صدائے غیب کہ اے ہمت کے ہیٹے! اور حوصلہ کے پست! اس وسعتِ خیال کے میدان میں تو اس تنگ خیالی سے کام نہ لے، اور عقل کی باگ ہاتھ سے نہ دے۔ جس نصیب سے تو بہرہ ور ہے، اس کی تجھے کیا خبر بھگوان نے جو بھاگ تیرے لئے لکھے ہیں ان کا تجھے کیا علم۔ کہاں ہے تیرا دھیان اور تو ہے کس سوچ میں، ذرا ہوش کی لے، اور عقل کی آنکھ کھول جس پریتم کو مکہ کے پریم نگر میں اپنی چھب دکھانی ہے، وہ ابھی تیری آغوشِ الفت میں آ کر نہیں بیٹھا، جس شمع کو اپنی اچنبہ روشنی سے عرب کا اندھیرا اجالا کر دینا ہے، وہ ابھی روشن نہیں ہوئی جس چندرما کو بھارت میں چودھویں کا چاند بن کر چمکنا ہے۔ وہ ابھی نہیں نکلا جس مہرِ انور کو اپنے نور سے عالم کو بقعۂ نور بنا دینا ہے۔ وہ ابھی نمودار نہیں ہوا۔ جس مؤذن کی آواز کو عرب کے کھنڈروں سے نکل کر ہمالہ کی چوٹیوں پر جا گونجنا ہے، وہ ابھی منبر پر نہیں چڑھا۔ جس نامور کو تیرا نام نامی شہر بہ شہر رشک عالم بنانا ہے وہ شہرۂ آفاق ابھی تیرے ہاں پیدا نہیں ہوا۔

اشارہ آمد ابھی یہ الفاظ اس فرشتہ کی زبان ہی پر تھے کہ۔

یکایک ہوئی غیب حق کو حرکت ۔۔۔ بڑھا جانب بو قبیس ابر رحمت
ادا خاک بطحا نے کی وہ ودیعت ۔۔۔ چلے آتے تھے جس کی دیتے شہادت

www.taemeernews.com

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دُعائے خلیل و نوید مسیحا

سورۂ بقر کے رکوع پندرہ میں رقم ہے۔ کہ حضرت ابراہیم نے دعا کی تھی۔ کہ اے خدا۔ مکہ والوں میں ایک نبی انہیں میں سے بھیج۔ ایسا ہی سورۂ صف کے پہلے رکوع میں بھی مندرج ہے اور انجیل یوحنا کے سولھویں باب میں بھی مرقوم ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنی قوم کو بشارت دی تھی کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا نام اس کا احمد ہوگا۔ آنحضرتؐ نے خود بھی کہا ہے۔ کہ میں اپنے دادا حضرت ابراہیمؑ کی دعا اور اپنے بھائی عیسیٰؑ کی بشارت ہوں آخر وہ نیک ساعت آئی۔ جس کا اشارہ ہو چکا تھا۔ لگا وہ شبہ لگن جس کی منتظر ایک خلق خدا تھی۔ چڑھا وہ سورج بھگوان جس کی سنہری کرنوں سے مشرق میں جگمگ ہونے لگی۔ نکلا وہ چودھویں کا چاند جس کی چاندنی سے مغرب کی تاریکی شعاع نور بن گئی۔ خدا کا نور ایک خاکی پیرہن زیب تن کئے۔ بزم عالم میں جلوہ گر ہوا ؎

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبین نیاز میں

بی بی آمنہ کے ہاں پوت ہوا۔ پوت۔ وہ سپوت کہ جس کی آمد سے عرش و فرش پر اس کی مہمان نوازی ہونے لگی۔

بطحا کا باشی من موہن جب فرش پہ آیو آن میں
تب کاسے کہوں میں اے ری سکھی جو دھوم تھی کون مکان میں

www.taemeernews.com

سب حور وملائک جن وبشر سالوں ہی فلک اور سارے نبی
تھی عرش علیٰ کی دھوم مچی ۔ آتی تھی صدا یہی کانن میں

صانع نے اپنی صنعت کے بارہا کرشمہ دکھائے۔ گوناگوں شمع روبنائے اور عجیب وغریب ماہ رو دکھائے۔ مگر ذاتِ حق نے اب کے وہ کانِ خوبی بنائی جہاں سے عالم بھر کے خوبان نے اپنی اپنی ملاحت پائی ۔

جب حسنِ ازل پردۂ امکان میں آیا ہر رنگ بہر رنگ ہر اک شان میں آیا
حرمت سے ملائک نے اُسے سجدہ کیا ہے جس وقت کہ وہ صورتِ انسان میں آیا
گل ہے وہی سنبل ہے وہی نرگس حیران اپنے ہی تماشہ کو گلستان میں آیا
قانون وہی ساز وہی طبلہ وہی ہے ہر تار میں بولا وہ ہر اک تان میں آیا

اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن
مذکور یہی آیت قرآن میں آیا

جب پوتے کی پیدائش کی خبر بزرگ عبدالمطلب نے سنی تو مارے خوشی کے مسرت کے آنسو ان کی آنکھوں سے بہہ نکلے۔ بیٹے کی جدائی کا زخم پوتے کی ولادت کے مرہم سے بھر گیا غم کی جگہ مسرت نے لی ۔ اور دل میں امنگوں اور آرزوؤں نے ہجوم کیا ۔

اس خوشی میں دادا نے جگہ جگہ مجلسیں کیں، گھر گھر جشن کئے پُن دان دیئے بوڑھے دادا کو اپنا مرحوم بیٹا پھر دوبارہ نظر آنے لگا ۔ اُن کے لئے تو گویا عبداللہ نے از سرِ نو جنم لیا ۔ انہیں کیا معلوم تھا ۔ کہ یہ اس سرورِ کائنات نے جنم لیا ہے ۔ جس کے نام کا ڈنکا چاروں اطراف عالم میں بجے گا ۔ اور

www.taemeernews.com

جس کا جھنڈا میدان ہستی پر اتنی مضبوطی سے گڑے گا۔ کہ نہ اسے مشرق کی ہوا گرا سکے گی اور نہ مغرب کی تیز آندھی متزلزل کر سکے گی۔ ادھر ماں کی یہ کیفیت تھی۔ کہ کہاں تو ہر وقت دامن آنسوؤں سے بھرا رہتا تھا۔ اٹھتے بیٹھتے جاگتے سوتے آہیں بھرا کرتی تھی۔ اور کہاں اب یہ عالم کہ ہر غم مبدل بہ راحت ہو گیا۔ دنیا سے از سرِ نو وابستگی پیدا ہو گئی اور عالم سے ٹوٹا ہوا رشتہ پھر بندھ گیا۔

وہ احمدؐ جس کی آمد کی بشارت بی بی آمنہ کو فرشتہ نے خواب میں دی تھی۔ اب وہ نورِ مجسم بن کر آنکھوں کے سامنے تھا۔ بھولی پیاری ننھی سی صورت جس کسی نے اس کے لبِ لعلین و چشم جادو دیکھے۔ حیرت کے سکتہ میں رہ گیا۔

اے چہرۂ زیبائے تو رشکِ بتانِ آذری — ہر چند وصفت می کنم در حسن زان بالاتری
تو از پری چابکتری و ز برگِ گل نازکتری — و ز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری
آفاق ہا گردیدہ ام مہرِ بتان ورزیدہ ام — بسیار خوباں دیدہ ام اما تو چیزے دیگری
تا نقش می بندد فلک کس را نداد ایں نمک — حوری ندانم یا ملک فرزندِ آدم یا پری

ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوبتر
شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ یا مشتری

بچہ کو طواف کرانا

عرب کے رسم و رواج کے مطابق بزرگ عبدالمطلب کو طواف کے لئے خانہ کعبہ میں لے گئے۔ حرم محترم میں پہنچ کر انھوں نے حسب معمول ہبلوں پتھروں کو سجدہ کیا۔ اور بتوں کے سامنے سر جھکایا۔ اور ان کے حضور میں دعا مانگی۔ کہ اے بتو: میرا جیسے میرا

www.taemeernews.com

بختِ خفتہ بیدار ہوا ۔ میرا بھولا بھٹکا نصیب یاور ہوا ۔ جو میرے بیٹے کے گھر بیٹا ہوا ۔ اے مندروں کی مورتیوں میرے بچہ کو زندگی بخشیو اور اس کی عمر دراز کیجیو ۔

وائے حسرت! عبدالمطلب کی بھلا وہ کہاں آنکھ ۔ جو وہ یہ دیکھ سکتے کہ میرے بچہ کے دستِ قدرت میں تو اِن بتوں کی مرگِ دوام ہے ۔ وہ تو بت پرستی کا خاتمہ کر دے گا میں بھلا اس بتکدہ میں یہ کیا دعا مانگ رہا ہوں اور اس صنم خانہ میں دست بدعا کس سے ہو رہا ہوں مگر وہ ایک سو سال کا بڈھا بزرگ ۔ اس کی تمام عمر گذری مورتی پوجن میں اس نے سینکڑوں پجاریوں کو ان کی پوجا کرتے اور جاتریوں کو ان کی آستین چومتے تو دیکھا مگر یہ نہ دیکھ سکا کہ بھلا اِن سے تسکین قلب کسی کو بھی ہوئی ، پھر بھی اسکا اعتقاد کامل تھا ۔ کہ جو کچھ ملے گا ان ہی کے در سے ۔ اور جب کبھی بگڑی بنیگی تو ان ہی کی جناب سے ۔ لیکن کون اس بزرگ کو سمجھاتا کہ اس کے لات و ہبل محض اینٹ اور پتھر ہیں اور اگر کوئی سمجھاتا بھی تو کب کسی کی سنتا اس نے وہی کچھ کیا ۔ جو اس کے آبا و اجداد پشت ہا پشت سے کرتے چلے آتے تھے ۔ آخر بت پرست بزرگ اس بت شکن بچہ کو طواف کرا کر اور خود بتوں کے سامنے دُعا مانگ کر گھر واپس لے آیا ۔ کنبہ قبیلہ کو اکٹھا کیا ۔ راگ رنگ کی محفل رچائی اور دھوم دھام سے خوشی منائی بچہ کا نامِ نامی اسمِ گرامی محمدؐ رکھا گیا ؎

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا ۔۔۔۔۔۔ کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کیلئے

www.taemeernews.com

یہ پیارا بچہ اپنی دودھ پلائی ماں حلیمہ کے ساتھ قریباً چار سال رہا اس کے بعد ابھی تقریباً دو ہی سال اس نے اپنے گھر اپنی ماں کے ساتھ گذارے تھے۔ کہ قضا و قدر نے پردۂ مفارقت درمیان میں حائل کر دیا ماں کے نصیب میں یہ لکھا نہ تھا کہ وہ اپنی محبت کے پودے کو پھولتا پھلتا دیکھتی۔ بی بی آمنہ راہی ملک عدم ہو گئیں۔ اور چھ سال کا یتیم پیچھے چھوڑ گئیں تھوڑا عرصہ ہی گذرنے پایا تھا کہ ایک نئی آفت سر پہ آپڑی۔ ماں کی وفات کے بعد یتیم بچہ کو صرف دادا کا آسرا رہ گیا تھا۔ اب وہ بھی چل بسے اور محمد آٹھ سال کا یتیم بچہ یکہ و تنہا رہ گیا۔ لاچار تو ماں کی موت نے ہی کر دیا تھا۔ اب دادا کی رحلت نے بالکل ہی عاجز کر دیا مرضی مولی اشرف گھرانے کا لڑکا اور شریف مکہ کا پوتا آن کی آن میں [illegible] خانماں ہو گیا۔

مگر یہاں ایک راز الہٰی پنہاں تھا۔ قدرت کو یہ منظور تھا کہ اس یتیم بچہ کو وہ منصب عطا کرے جس کے سرانجام دینے کے لیے ذاتی تجربے، صبر و تحمل اور قوت برداشت کی غیر معمولی ضرورت تھی۔ اس لئے قدرت نے اسے دنیا میں یکہ و تنہا چھوڑ دیا تاکہ وہ ہر آنے والی مصیبت کو بچشم خود دیکھ سکے دکھ درد کو سمجھ سکے۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ زمین عرب کا یہ لاچار و بیکس، یتیم مفلسوں اور یتیموں کا والی اور ہر دکھ اور ہر درد کا درماں بنا۔ ؎

مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا — وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ — یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

www.taemeernews.com

باب ۲

امین و صادق

اب آگے پیچھے کوئی نہ تھا۔ جو اس یتیم بچہ کی پرورش کرتا۔ ظاہر ہے ماں باپ کے سوا کون کسی کو پالتا ہے لیکن قدرت خداوندی اس معصوم کی پرورش کا انتظام اس طرح کرتی ہے کہ آپ کے چچا ابو طالب جو ایک بڑے کنبہ پرور شخص تھے آگے بڑھے اور انھوں نے پرورش اپنے ذمہ لی۔ پالا پوسا اور اپنے ساتھ تجارتی کاروبار میں بھی شریک کر لیا۔ ایام طفولیت سے لیکر قریباً پچیس برس کی عمر تک چچا بھتیجا دونوں شراکت میں تجارت کا کام کرتے رہے۔ آپ نے اپنی صداقت و سچائی اور خوش معاملگی سے کاروبار میں بڑی شہرت حاصل کی۔ یہاں تک کہ لوگ آپ کو "امین" اور "صادق" کے خطاب سے مخاطب کرنے لگے۔ تجارت و صداقت ہر دو ضدین ہیں۔ ان کا ساتھ ساتھ نبھانا گویا آگ پانی کو ملانا ہے۔ تجارت وہ پیشہ ہے کہ جس کے اشتیاق کی اگنی کو اگر حسد و حرص کے بھوت ساتھ ساتھ دھونکتے نہ جائیں، تو نِج بیوپار کا گرم بازار آناً فاناً ٹھنڈا ہو جائے۔ خواہ کوئی کتنی ہی جنس بے بہا کیوں نہ رکھے، جب تک اسے دھوکے کا رنگ نہ دے اور اسے فریب کے شیشے میں نہ اتارے۔ بھلا کوئی گاہک کیونکر پھنسے جس جگ میں محبت کا معیار زر اور پریت کی پرکھ پیسہ ہو گیا ہو وہاں مال و متاع کے خریداروں کی

www.taemeernews.com

دلداری بھلا بجز ریاکاری کس طرح ہوگی۔ جس جگ میں حرص و ذہن کا اس قدر زور ہو۔ اور محبت کا عالمگیر قحط۔ وہاں مکروفریب سے دور بھاگنا۔ راستی پر چلنا، جھوٹ سے کنارہ کرنا اور "صادق" "امین" کہلانا یہ کس کا کام ہے۔

پھر سچ بولنا کس روئے زمین پر؟ عرب کے اندھیرے میں۔ جہاں نہ عقل کی روشنی نہ تمیز کا اجالا۔ جسے دیکھو اندر باہر سے کالا جہاں لوگ ہر بُرے فن میں ماہر ہوں۔ اور ہر سیاہ ہنر میں طاق، وہاں راستی برتنا ہی منہ کالا کرنا ہے۔ ایسے بدکاروں میں نیکوکار ہوکر رہنا یہ کس کا کام ہے!

پھر سچ بولنا کس عمر میں، جب سن ہو چوبیس پچیس، عین جوانی اور آندھی ستانی، اس وقت جوانی کی امنگیں اور شباب کے ولولے اپنی دھن میں بشر کو ایسا اندھا اور بے لگام بنا دیتے ہیں کہ وہ دائیں بائیں نگاہ تک نہیں کرتا کہ کہاں ہے راہ راست اور کدھر ہے کجروی، اسے خبط ہوتا ہے تو بس اک اپنے خیال سے کہ جس طرح بھی ہو۔ یہ خبط پورا ہو۔ جھوٹ موٹ جو بھی بن آئے بناؤ۔ مگر اپنا جنون نبھاؤ۔ جوانی ایک بُری بلا ہے۔ جوانی کے ندی نالے جب طغیانی پر آجائیں۔ تو بڑے بڑے گنی پنڈتوں اور دھرم وان کیشروں کو اُن کے سبھی گیان گوشت سمیت آگے بہا لیجائیں جوانی کے اس عالم میں صادق القول رہنا بشر کے مقدور سے باہر ہے۔ اور انسان کی طاقت سے بعید مگر یہاں تو بات ہی کچھ اور ہے۔

آؤ سوچو۔ دیکھو یہ طلسم حق ہے۔ اے آنکھوں والو۔ دیکھو، تربیت کے سلسلہ کو درہم برہم نہ کرو۔ اور نرنکار کے نور کو اجسام خاک میں نہ

www.taemeernews.com

بلاؤ۔ یہ آؤ لوگو۔ اس "امین" کو دیکھو۔ یہ امی ہی تو پہ ہے یہ بہت بڑا بہروپ ہے۔ اے کالوں والو۔ آؤ۔ اس "صادق" کو سنو۔ یہ قرآن ہے۔ یہ صداقت کا پیغام ہے۔

حضرت خدیجہؓ

ان دنوں مکہ میں ایک بیوہ بڑے شریف خاندان کی رہا کرتی تھیں۔ ان کا نام خدیجہؓ تھا۔ عمر تقریباً چالیس برس کی تھی ان کے پاس مال و اسباب اور سامانِ تجارت کی کافی بہتات تھی۔ انہیں ضرورت تھی ایک ایسے لائق منتظم کی جو کاروبار کو خوش اسلوبی سے سنبھال سکے۔

اُن کے کانوں تک بھی آپ کی تعریف و توصیف پہنچی کہ ایک نوجوان محمدؐ نامی بڑا ہونہار ہے۔ قول کا سچا اور زبان کا پورا ہے۔ لقب اس کا "امین" اور خطاب اس کا "صادق" ہے خدیجہؓ کہنے لگی کہ اگر ایسا آدمی میرے ہاتھ آجائے تو میرا بھی بگڑا کام بن جائے۔

خدیجہؓ نے آپ کو پیغام بھیجا کہ اگر تم میری ملازمت اختیار کر لو اور میرے کام کو دیانت داری کے ساتھ چلاؤ تو میں تمہیں اس آمدنی سے دو چند دیا کروں گی جو اب تمہیں ہوا کرتی ہے۔ مجھے دیانتدار اور راست گفتار آدمی کی بڑی ضرورت ہے۔ اگر تم میرے مال کو اپنا مال سمجھو اور میرے نقصان کو اپنا نقصان تو پھر جو حق خدمت بھی تم مانگو۔ مجھے دینے میں دریغ نہ ہوگا۔

www.taemeernews.com

خدیجہؓ کی ملازمت جب آپ کو یہ پیغام ملا تو آپ نے اپنے چچا سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ جو خدمت صداقت و دیانتداری کے نام پر پیش کی جائے اُسے قبول کر لینا چاہیئے، چنانچہ آپ خدیجہ کے کاروبار میں چلے گئے۔ اور اُن کے کام کاج کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

ابھی تک تو خدیجہؓ نے سُنی سنائی تعریف پر آپ کو بلوایا تھا اور کام آپ کے سپرد کر دیا تھا۔ اب اپنی آنکھوں دیکھا کہ محمد کو نہ دکھاوے سے غرض ہے نہ نمود و نمائش سے کام نہ انہیں دن کو چین ہے نہ رات کو آرام۔ بس انہیں ایک ہی دھن ہے صداقت اور سچائی کی۔ اور ایک ہی خیال ہے اپنے فرائض کی ادائیگی کا۔

جب بی بی خدیجہؓ کو محمدؐ کی صداقت و دیانتداری، اور حسن انتظام کا پوری یقین ہو گیا اور تجارتی کاروبار میں خاصی ترقی ہونے لگی تو ایک دن محمدؐ کی غیر معمولی اور ہمہ گیر خوبیوں سے متاثر ہو کر خدیجہؓ کے دل میں یہ خیال آیا کہ ایسا شخص جو تجارتی دنیا کی کٹھن و دشوار گذار گھاٹیوں میں بھی صداقت وسچائی کا دامن نہیں چھوڑتا یقیناً غیر معمولی انسان ہے، اگر یہ رفیق کار ہونے کے ساتھ ساتھ میرا رفیق حیات ہونا بھی قبول کر لے تو زہے نصیب!

رفتہ رفتہ یہ خیال بی بی خدیجہ کے دل میں جگہ حاصل کرنے لگا۔ لیکن ان کو جرأت نہ ہوتی تھی کہ اپنی درخواست پیش کریں بالآخر انھوں نے ایک معتبر قاصد کے ذریعہ اپنا پیغام اس پیکر صداقت و امانت کی خدمت میں بھجوایا۔ اور نکاح کی تمنا ظاہر کی۔

www.taemeernews.com

اس وقت تک محمدؐ کو خدیجہ کی تجارتی ذمہ داریاں لئے ہوئے کافی دن گذر چکے تھے اور اس اثنا میں انہیں خدیجہؓ کی حق شناسی و طبعی سعادت کے مطالعہ کا پورا موقعہ مل چکا تھا۔ لیکن پھر بھی انھوں نے کوئی فوری فیصلہ نہیں کیا۔ اپنے بزرگ چچا ابوطالب کو خدیجہ کے اس پیغام سے وساطتہً مطلع کیا۔ خود بھی غور و فکر کیا۔ چچا نے اپنی رضامندی ظاہر کی۔ اس کے بعد آپ نے پیغام شادی کو منظور فرمایا۔ اور آپ کا عقد بی بی خدیجہ کے ساتھ ہو گیا۔ یہاں یہ حقیقت بالکل نمایاں ہے کہ آپؐ نے خدیجہ کے پیش کردہ پیغام شادی کو منظور کرنا اُن عام بشری خواہشات کی بنا پر نہ تھا جو ہم انسانوں کی دنیا میں اکثر و بیشتر پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اس وقت خدیجہ کی عمر چالیس برس کی تھی۔ اور محمدؐ پچیس برس کے جوان تھے۔ محض خدیجہ کی وہ صاف اور ستھری فطرت اور حق شناسی و راست پسندی تھی جس نے محمدؐ کی رفاقت کا شرف حاصل کر لیا۔

خدیجہ ایک نہایت ہی معاملہ فہم خاتون تھیں اور حد درجہ وفا شعار انھوں نے اپنا تن من دھن سبھی کچھ اپنے پیارے پتی پر قربان کر دیا اور کسی چیز کو بھی دنیا میں ان سے زیادہ عزیز نہ سمجھا آپ کو آسودہ حال بنایا۔ آپ کی دشمنوں سے جان بچائی۔ آپ کی نبوت پر سب سے اوّل ایمان لائیں۔ نکاح کے بعد پندرہ برس تک زندہ رہیں۔ اور اپنے دھرم پتی سے اس طرح پریم پریت کی زندگی نباہی کہ وفاداری اور جاں نثاری کا نقش آپ کے دل پر ہمیشہ قایم رہا جسے نہ تو وقت ہی مٹا سکا

www.taemeernews.com

نہ کسی کا رشک ہی مٹا سکا۔ آپ خدیجہ کی وفات کے بعد جب کبھی انہیں یاد کرتے تو آہ سرد بھرتے، ایک دفعہ جو آپ نے اُن کی یاد میں ٹھنڈا سانس بھرا تو عائشہ جو آپ [illegible] کہنے لگیں کہ اے رسول اللہ کیا خدیجہ بوڑھی نہ [illegible] اور [illegible] اس کی بجائے بہتر عورت نہیں عطا کی، آپ نے فرمایا "جب میں غریب تھا تو اس نے مجھ سے شادی کر کے آسودہ حال بنایا۔ جب مجھے سب لوگ جھوٹا کہتے تھے تو اس نے مجھے سچا جانا، جب کل عرب میرے خلاف تھا تو اس نے میرا ساتھ دیا۔

واقعات قبل از رسالت

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات جس شخص کو پیغمبری کی مسند پہ بیٹھنا تھا اور جس پر وحی نازل ہونی تھی۔ اس کی زندگی کے واقعات قبل از نزول وحی خود ہی ایک قوی شہادت اس امر کی دے رہے تھے۔ کہ یہ بشر عوام الناس سے نہیں ہے۔ یہ انسان کسی اور ہی طبقہ سے ہے۔ واقعات صریحاً جتلا رہے تھے۔ کہ اس کے اقبال کے ستارہ کو کس عرش بریں پہ جا کے چمکنا ہے اور اس کے جمال کی شمع کو کس محفل کا سنگار بننا ہے۔

غلام زید کی رہائی ایک شخص زید نامی غلام خدیجہ کے بھتیجے کے پاس رہا کرتا تھا۔ اس نے خدیجہ رض کو بطور تحفہ یہ غلام نذر کر دیا

www.taemeernews.com

تھا۔ آپ کی نگاہ جو اس غلام کی غلامی پر پڑتی، تو غیرت انسانی کی ایک لہر سی دل میں جوش مارتی۔ طرح طرح کے خیالات دل میں پیدا ہو جاتے۔ اور کئی قسم کے ارادے دل میں اٹھ کھڑے ہو جاتے۔ آخر آپ نے ایک دن اُسے خدیجہ سے مانگ ہی لیا، اور بازروے بندہ پروری اس بندۂ خدا کو آزاد کر دیا۔ خدا کی شان، وہ بندگی اس بندہ کو ایسی بھا گئی کہ اس نے مخلصی پاکر بھی اپنے آقا کا دروازہ نہ چھوڑا۔

محبت پر آپ فریفتہ تھے اور وفا پر فدا۔ اس وفاداری نے زید کی قدر وقیمت آپ کی نگاہ میں اور بھی زیادہ کر دی۔

قدرِ زر زرگر شناسد۔ قدر جوہر جوہری
قدرِ گل بُلبل شناسد قدر عنبر را علی

آپ نے اپنے ہی خاندان میں زید کی شادی کا انتظام بھی کر دیا۔ کہاں وہ کل کا غلام۔ کہاں اسے آج برابر کا بھائی بند بنا سامنے بٹھایا۔ اس فرشتہ خصلت کا یہ وہ کرشمہ تھا کہ جس کی نظیر اس زمانہ کی تاریخ میں کسی جگہ نہ ملے گی۔

بھلا کون برداشت کر سکتا ہے کہ اس کا غلام اس کے پہلو بہ پہلو آ بیٹھے۔ اور غلام بھی اس زمرہ کا۔ جس کی حیات و موت اس کے مالک کی تابع مرضی ہو۔ جہاں مالک نے چاہا اپنے غلام کو مچھر کھٹمل کی طرح کچل دیا۔ اور کیڑے مکوڑے کی طرح پاؤں تلے روند دیا۔ ایسے بیکس بندہ پر عرب کے اندھے اندھیرے میں رحم کرنا اور ترس کھانا اور پھر اپنے خاندان

www.taemeernews.com

میں ہی غلام کی شادی کر کے اس بندہ نوازی کو بدرجہ ہا بری پہنچا نا بشر کے مقدور سے دور ہے۔ یہ غلام پروری اسی بندہ پرور کے لیے ہی مخصوص تھی۔ جس کو رسالت کی عدالت پر بیٹھنا تھا۔ یہ معدلت گستری وہی کرسکتا تھا جس کو حق نے حق پہچاننے کو بھیجا تھا۔ کہ وہ انسان میں کوئی امتیاز نہ رکھے اور خالق کی سب مخلوق کو یکساں جانے۔

سنگ اسود ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کی عمارت کی از سر نو تعمیر درپیش تھی۔ ہر ایک کنبہ یہ عزت اپنے لئے چاہتا تھا۔ کہ وہ خود سنگ اسود اٹھا کر اس جگہ پر لیجا کے رکھے۔ بحث مباحثہ اس بات پر بہت ہوا، مگر نتیجہ بجز فساد کچھ نہ نکلا آخر ان لوگوں نے یہ تجویز ٹھہرائی کہ یہ معاملہ تقدیر پر رہنے دو۔ اور جو شخص کل صبح دم سب سے اوّل خانہ کعبہ کے دروازے میں داخل ہو اس کے فیصلہ پر یہ معاملہ چھوڑ دو۔ خدا کی شان سب سے اوّل جو شخص وہاں سے گذرا۔ وہ آپ کی ذات با برکات تھی۔ چنانچہ یہ ثالثی آپؐ پر چھوڑ دی گئی۔ آپ نے کہا کہ ایسا کرو کہ ایک چادر بچھا دو۔ اس پر میں خود سنگ اسود رکھ دیتا ہوں تم اپنے اپنے قبیلہ سے ایک ایک آدمی چن لو۔ یہ سب چاروں کنارے سے چادر کے پکڑ لیں، اور جہاں اسے لیجا کے رکھنا ہے۔ وہاں لے جائیں اس جگہ میں چادر سے اٹھا کر اسے اوپر رکھ دوں گا۔ یہ فیصلہ چونکہ ثالثی تھا سب کے دل کو بھا گیا عدل اور انصاف کے ترازو میں تلے ہوئے ایسے فیصلہ جات اور اس رام رنگ میں رنگے ہوئے کے عجیب وغریب حالات

www.taemeernews.com

ایک سمجھدار کی سمجھ کو تو گردابِ فکر کے ایسے "ملاطم" میں لئے جا رہے تھے کہ وہ ششدر و حیران ہوا جاتا تھا، کہ عالم کی ہوا کس رُخ چل رہی ہے، اور یہ ناخدا اپنی ناؤ کس جانب لیے جا رہا ہے۔

معرفت اور گیان کی لو

آپ کی طبیعت میں لڑکپن ہی سے یہ بات موجود تھی کہ آپ کافی دور آبادی سے تنہائی میں جا بیٹھتے اور من بچار کرتے رہتے۔ بالعموم غارِ حرا میں آپ کا جانا ہوا کرتا تھا، یہ غار مکہ سے خاصی دُور، ایک سنسان سی جگہ واقع تھی تقریباً سارا ماہ رمضان کا آپ خلوت میں اس غار میں بسر کیا کرتے تھے۔ اور آنکھیں بند کئے دل کی گہرائی اور طبیعت کی بلندی بھی ساتھ ساتھ زیادہ ہوتی گئی طرح طرح کے خیالات آپ کے دل میں اٹھتے۔

کہ میں کون ہوں اور کہاں سے آیا ہوں؟ کیا مقصد ہے میرا یہاں اور کہاں ہے میری منزلِ مقصود؟ یہ پرند، چرند اور انسان حیوان، یہ گل و گلزار اور اشجار و انہار ہیں کس کے؟ کوئی آخر مالک بھی تو ہے ان کا، یہ کھیل کس نے ہے بنائی اور یہ رام لیلا کس نے رچائی؟ آخر ان کعبہ کی مورتیوں کو یہ طاقت کہاں کہ یہ بے جان بت نظام دنیا کا سنبھالیں نہ ان ہبل کے پتھروں کی یہ طاقت کہ یہ عنانِ عالم ہاتھ میں لیں۔ تو پھر ہے کس صانع کی یہ صنعت ساری اور کس کی کلک قدرت کی ہے یہ قلمکاری؟ ان ہوا کے طفلوں میں یہ تحریک کس کے اشارہ سے ہے؟ اور اس جل تھل پانی میں یہ حرکت کس کے ایما سے ہے؟ اور کوئی فرمانروا اس مملکت کا ہوگا مگر وہ کدھر ہے

www.taemeernews.com

مجھے کیوں نظر نہیں آتا؟ اور میرے من کی ترشنا نہیں بجھاتا؟ یہ بھڑک دل کی دن دونی رات چوگنی ہوتی چلی گئی اور سوچ بچار کے مٹائے نہ مٹ سکی۔ ہر فکر کا غواص جو عقل کے سمندر میں غوطہ لگاتا تو بجائے درِ تسلی بیسوں تفکرات اور ساتھ لے آتا۔

جب کہ تجھ بن نہیں کوئی موجود
پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے
سبزہ و گل کہاں سے آئے ہیں
ابر کیا چیز ہے۔ ہوا کیا ہے
یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں
غمزۂ و عشوۂ و ادا کیا ہے
شکنِ زلفِ عنبریں کیوں ہے۔
نگہِ چشمِ سرمہ سا کیا ہے

عالم ہیں اندھیر

ادھر طبیعت جو آنی اونچی پرواز کر رہی تھی اب ذرا نچلے عالم پر کہیں نگاہ ڈالی تو دنیا اسے ایک ایسے راجا کی پرجا دکھائی دیتی، جسے رعیت کی خوشحالی اور خلق کی فارغ البالی سے کچھ سروکار ہی نہیں ہوتا، کوئی لڑے، بھڑے، جیئے، مرے کسی کی بلا سے ہر طرف ریا کاری کا بازار گرم نظر آتا، اور بدکاری کی اجناس رذیل پر الجھے، گنڈے کی تو ہر طرف پہ جیہ بد نیت بھلے پرش کی کوئی پرسش نہیں۔ جو ایک کو شر سے کام ہے تو دوسرا کوئی فتنہ پر تلا ہے۔ کوئی فساد پر آمادہ، کوئی گداگر بھوک سے لاچار ایک لوالہ روٹی کے لئے جان سے لاچار ہوا جلا رہا ہے۔ زرداروں میں تو کسی کو اس کا درد نہیں۔ جو کوئی مکار ریاکار مفلس کا مال چھین دنیا کی دولت لوٹ اپنے انبار پہ انبار بھرتا چلا جا رہا ہے۔ تو کسی حاکم کو اس کی فکر نہیں۔ یہ خیلات ایسے

www.taemeernews.com

دامن گیر ہوئے کہ آپ کی طبیعت بار ہا یہی حجت پیدا کرتی کہ کون ہے فرمانروائے عالم اور کہاں ہے اس جگت کا پرت پالن؟ یہاں راج ہے تو کام کرودھ کا۔ یہاں ڈنکا بجے ہے تو لوبھ موہ ہنکار کا۔ یہ کیا رچنا رچی ہے۔ آخر اور یہ کیا کھیل ہے کرتار کا!

این چہ شوریست کہ در دورِ قمر می بینم
ہمہ آفاق پُر از فتنہ و شر می بینم

اسپِ تازی شدہ مجروح بزیرِ پالاں
طوقِ زرّیں ہمہ در گردنِ خر می بینم

ہیچ شفقت نہ برادر بہ برادر دارد
ہیچ مہرے نہ پدر را بہ پسر می بینم

دختراں را ہمہ جنگ است و جدل با مادر
پسراں را ہمہ بدخواہِ پدر می بینم

www.taemeernews.com

حصہ دوم

باب ۳

نزولِ وحی

آخر ان سوالات کے جوابات کا وقت بھی آپہنچا، اب ہر ساعت من کے گیان میں کٹنے لگی۔ ہر گھڑی معرفت کے دھیان میں گذرنے لگی! غرض ذات سے ذات اور حق کے نور سے اندر لو ہو گئی سہ

ہوئے محوِ عالم سے آثار ظلمت کہ طالع ہوا ماہِ برجِ سعادت
نہ چھٹکی مگر چاندنی ایک مدت کہ تھا ابر میں ماہتابِ رسالت

یہ چالیسویں سال لطفِ خدا سے
کیا چاند نے کھیت غارِ حرا سے

ایک دن آپ غار حرا میں بیٹھے سوچ میں محو تھے، کہ ناگاہ ایک آواز غیب سے آئی کہ "اے محمدؐ پڑھ" آپ نے جونہی آواز سنی گھبرا اٹھے کہ یہاں نہ آدمی نہ آدم زاد، یہ کیا ماجرا ہے۔ مدتوں میں یہاں آتا رہا، ایسا واقعہ کبھی پہلے پیش نہیں آیا۔ آپؐ ابھی اسی خیال میں تھے کہ دوبارہ ندا آئی، کہ "اے محمد پڑھ" اس پر آپ نے کہا کہ میں کیسے پڑھوں، میں امی ہوں، مجھے پڑھنا نہیں آتا۔"

اتنے میں پھر آواز آئی کہ :-

پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جو خالق ہے جس نے جمے ہوئے

www.taemeernews.com

خون سے انسان جیسی پرحکمت مخلوق پیدا کی۔ پڑھ اپنے
پروردگار کے نام سے جو بہت کرم کرنے والا ہے جس نے قلم
کے ذریعہ علم سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا

ستارۂ بدرخشید و ماہِ مجلس شد ۔۔۔ دل رمیدۂ مارا انیس و مونس شد
نگار من کہ بہ مکتب نرفت و خط ننوشت ۔۔۔ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

نزول آیت ہونا ہی تھا کہ آپ کی طبیعت پر حیرت سی چھا گئی۔ آپ نے غار سے نکل کر فوراً گھر کی راہ لی۔ اور آپ بیتی اپنی جیونی کو آ سنائی۔

اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا ۔۔۔ اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

خدیجہؓ مسلمہ اول

خدیجہؓ ایک مدت سے دیکھ رہی تھی کہ میرا شوہر شاہدوں کی شوکت اور فرشتوں کی خصلت رکھتا ہے۔ نہ اسے کوئی اور انسان آپ کے پایہ کا عرب میں نظر آتا تھا، نہ اُسے کوئی اور انسان اس خوبی کا بشر کہیں قریب و جوار میں۔ جونہی کہ اس نے غار کا واقعہ سنا، فوراً ہی بات کو پا گئی اور کہنے لگی۔

کہ اے میرے سر کے تاج، تجھے تاج سروری عالم مبارک ہو،
فی الحقیقت یہ وحی ہے، جو تجھ پر نازل ہوئی ہے۔ یہ پیغام الٰہی
جبریل تیرے لئے لایا ہے۔ تو رسول خدا ہے تو نبی اللہ ہے۔ اور
میں تجھ پر ایمان لاتی ہوں۔

سبحان اللہ! وہ خدیجہ جس نے آپ پر اپنا زر و مال قربان کیا وہ خدیجہ جس نے آپ کی صداقت و استبازی سے متاثر ہو کر اپنا دل آپ کو

www.taemeernews.com

نذرانے میں دیا۔ وہی خدیجہ آج اپنے باپ دادا کا دین بھی آپ پر نچھاور کئے جا رہی ہے۔ رفیق سے رفاقت ہو تو اس طرح کی، اور دوست سے دلی صداقت ہو تو اس نوع کی۔ بھلا ایسے بے نظیر بشر سے بڑھ کر کون اس لائق تھا جو مسلم اول کا منصب پائے، چنانچہ خدائے برحق نے حق والے کو اس کا حق دیا، اور حضرت خدیجہ کو مسلم اول کیا ابھی تھوڑا ہی وقت گذرنے پایا تھا کہ حضرت خدیجہ کے چچا زاد بھائی ورقہ بھی ایمان لے آئے اور آپ کے چچا زاد بھائی علی اور زید (ربانی یافتہ غلام) بھی ایمان لائے گھر کے ان آدمیوں کے ساتھ ہی ابو بکر جو مکہ کے بہت عالی نظر آدمی اور آپ کے عزیز دوست تھے اسلام سے مشرف ہو گئے۔ یہ سب آپ کے ساتھ ویرانوں میں جاتے اور خلوت میں رحمان نام کا سمرن کیا کرتے کچھ وقت تو اسی طرح گذرا اور چند ایک اشخاص اور بھی ساتھ شامل ہو گئے مگر تین برس کے عرصہ میں صرف تیرہ افراد ایسے نکلے، جن کی آنکھ کھلی، اور جن کی نگاہ نور حق پر پڑی۔

اعلان نبوت

آنحضرت صلعم نے جب دیکھا۔ کہ اب وقت آگیا ہے کہ اس کام کو برملا کیا جائے۔ اور پیغام حق ڈنکے کی چوٹ پر سنایا جائے، تو آپ نے یہ تجویز کی کہ چالیس اشخاص کنبہ سے اکٹھے کئے اور ان کو دعوت کے لئے بلایا۔ اور اثنار گفتگو میں اُن سے اپنی نبوت کا ذکر بھی کرنا چاہا۔ مگر کسی نے توجہ نہ کی، نہ کسی نے رغبت ہی ظاہر کی بلکہ بعض بیہودوں نے تو اس معاملہ کو ہی محض بیہودہ جانا۔ اسی محفل میں علی بھی موجود تھے اُن سے نہ رہا گیا وہ بول اٹھے اور کہنے لگے۔ یا نبی اللہ

www.taemeernews.com

اگرچہ سب سے خورد سال اس جماعت میں میں ہی ہوں، اور مجھے بولنا بھی نہیں آتا، مگر میں یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا، کہ میں آپ کی منزلت خوب سمجھتا ہوں، اور آپ کے کلام کی وقعت بہت اچھی طرح پہچانتا ہوں، میں ہر طرح جیسا آپ کا ارشاد ہوگا، اس کے مطابق آپ کی خدمت بسر و چشم کرنے کو تیار ہوں سب کو ایک ادھیڑ عمر کے ان پڑھ (محمدؐ) اور ایک سولہ برس کے لڑکے (علی) کا یہ فیصلہ کر لینا کہ وہ دونوں مل کر تمام دنیا کے خیالات کے خلاف کوشش کریں گے۔ ایک مضحک کی بات معلوم ہوئی اور لوگ قہقہہ لگا کر منتشر ہو گئے، مگر ان ہنسی کرنے والوں کو یہ کہاں علم تھا کہ وہ وقت بھی آنے والا ہے، جب ان ہنسنے والوں کی حماقت پر خود ایک آدھ آدمی نہیں بلکہ ایک زمانہ ہنسے گا۔

www.taemeernews.com

باب ۴

اعلانِ نبوّت

مشرکوں کی دھمکی جوں جوں توحید کا اعلان آنحضرت کرتے تھے اور اپنی نبوت کا اظہار کرتے تھے اتنی ہی مخالفت بڑھتی جاتی تھی یہ لوگ خدا اسلام سنتے ہی آگ بگولہ ہو جاتے، اور جب بتوں کے خلاف کوئی کلمہ سن پاتے تو پھر تو اپنے آپ سے باہر ہو جاتے ایک دن چند ایک سرکردہ لوگوں نے مل کر آنحضرت کے چچا سے جا کے شکایت کی، بلکہ طیش میں آ کے لعن طعن کی بوچھاڑ آپ پر باندھ دی۔ بزرگ ابوطالب سے یہ لوگ کہنے لگے کہ تیرا مجنوں برادر زادہ اب کہتا پھرتا ہے کہ میں خدا کا پیغام لایا ہوں اور میں اس کا پیغمبر ہوں کون ہے اس کا خدا اور کہاں کہ یہ ہیں پیغام اس کے دماغ میں کچھ خلل معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے بتوں کے خلاف جن کی پوجا پرستش ہم سب اور خود اس کے آبا و اجداد آج تک کرتے چلے آئے ہیں۔ یہ شخص زبان درازی کرتا ہے۔ اور ان مورتیوں کو یہ برا بھلا کہتا ہے ہم بھلا یہ کب گوارا کر سکتے ہیں، ہم تو صرف تمہاری خاطر اب تک چپ رہے ہیں۔ اگر ہم کو تمہارا پاس خاطر نہ ہوتا۔ تو ہم نے کبھی کا اسے ٹھنڈا کر دیا ہوتا۔ اور ایسا سبق سکھایا ہوتا کہ آئندہ اس نے ایسی حرکت کرنے کی جرأت نہ کی ہوتی اگر تم اس کو ان حرکات سے روک سکتے ہو۔ تو روکو، یہ درست ہے ورنہ ہم اس کا سر قلم

www.taemeernews.com

کر دیں گے۔ اگر تم اس کا اور اپنا بھلا چاہتے ہو، تو اُس کے منہ کو بند کرو، اور اس کی زبان کو قفل لگاؤ۔

بزرگ کی رسالت پر گفتگو

بزرگ نے آپ کو بہت کچھ کہا سنا، اور سمجھایا بجھایا۔ کہ بیٹا۔ آخر کل نیرہ تو آدمی ہیں تمہاری جماعت کے اور ان کے حوصلہ پر تم نے عرب کے لوگوں سے مخالفت کی کمر باندھ لی ہے۔ اس پونجی پر یہ دعویٰ اور اس بے سرو سامانی پر اتنا بیڑا۔ یہ تمہارا خیال خام ہے۔ اسے دور کرو۔ اور اس خبط کو سر سے نکال ڈالو۔ اپنی جان کی سلامتی مانگو۔ اور مجھے بھی دو۔ دن آرام سے دو، میں نے تم سے کہیں زیادہ دنیا دیکھی ہے۔ اور عرب والوں کے خصائل سے زیادہ واقف ہوں۔ یہ بات اگر بڑھ گئی تو میری تمہاری ہر دو کی خیر نہیں، عرب کے لوگ ہیں بیٹا جی نہیں چھوڑیں گے بیٹا تم کو واسطہ ہے اسی خدا کا، جس پر تم کو اتنا بھروسہ ہے۔ کہ اپنی جان کی خیر مناؤ۔ اور ان لوگوں سے جھگڑا نہ پیدا کرو۔

آنحضرت نے جب اِدھر اپنے چچا کی یہ کیفیت سنی۔ اور اُدھر لوگوں کی وہ سر توڑ مخالفت دیکھی تو خیال تو یہ تھا۔ کہ آپ کا ارادہ سست پڑ جاتا۔ اور حوصلہ پست۔ مگر عرب کا ہونہار فرمانروا اور دینِ اسلام کا علم بردار یہ گفتگو سن کر ایسے جوش میں آیا۔ کہ اس کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ اور بزرگ سے مخاطب ہو کر یوں کہنے لگا۔

آنحضرتؐ کا جواب

اے میرے چچا۔ آپ نے مجھے پالا پوسا اور میری پرورش کی ہر طرح سے نگہبانی اور نگرانی کی، اس لیے ہر بات میں آپ کی رضامندی میرے لیے سعادت مندی ہے اور آپ کی خوشنودی

694
HARDAYAL PUBLIC LIBRARY
Acc. No. 14772 — 1981

www.taemeernews.com

یری بہبودی ہے مگر اے بزرگوار میں دین کے عوض دنیا کا خریدار بننا نہیں چاہتا۔ اور نہ اسلام ترک کر کے اپنی جان بچانا نہیں چاہتا۔ اگر آسمان سے آفتاب اور مہتاب اتر کر میرے دائیں اور بائیں آجائیں جب بھی میں یہ ارادہ ترک نہیں کر سکتا۔ آپ مجھے چھوڑ جائیں، یہ تیرہ افراد بھی مجھ سے منہ موڑ جائیں۔ خلقِ خدا مجھ سے تعلق نہ رکھے مگر میں اپنے خدا سے تعلق نہیں چھوڑوں گا۔ مجھے بھوک پیاس کا مقابلہ کرنا پڑے، دنیا کی تمام ذلت و اذیت اٹھانی پڑے، ہر دکھ اور درد سے واسطہ پڑے۔ مجھے موت کے منہ میں بھی اگر جانا پڑ جائے۔ تو بخوشی جاؤں گا مگر اپنے خدائے برحق کے حکم سے منہ نہیں موڑوں گا۔ مجھے اس حاکم کا حکم ہے کہ میں توحید پھیلاؤں اور حقیقت کو بتوں کے پنجے سے چھڑاؤں۔ اس کے پیغام کا اعلان مجھ پر عین فرض ہے۔ کیوں کہ میں اس کا پیغامبر ہوں۔ جب تک میرے دم میں دم ہے، حق کی یاد میرے دل میں رہیگی، اور اس کا نام میری زبان پر۔ کوئی بشر اسے ہٹا نہیں سکتا ہے۔ اور کوئی انسان اسے مٹا نہیں سکتا اس بارے میں آپکی سب کوشش لاحاصل ہے، اور تمام سعی بے سود ہے، میرا اور آپ کا اصول اختلاف ہے اور یہ اتفاق ہو ہی نہیں سکتا۔

بزرگ نے جب یہ سنا، تو پانی پانی ہو گیا، بے ساختہ کہنے لگا۔ کہ بیٹا میں نے آٹھ سال کی عمر سے تجھے پالا ہے، اب تو چالیس برس کا ہے، اب تک ہماری اچھی نبھ گئی، اب تھوڑا وقت باقی ہے۔ یہ بھی جوں توں کر کے گذر جائے گا۔

www.taemeernews.com

بیشک ہماری رائے ایک دوسرے سے جدا ہے، مگر ہم خود تو ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہوں گے۔ مجھے یہ بھلا معلوم ہوتا ہے تو کہ اور جو تیرے خدا نے کہا ہے تو کہہ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور ساتھ رہوں گا۔ جو تیرا دشمن ہو گا، وہ میرا کہاں تک ہو سکتا ہے۔

کفار کی منصوبہ بازی

مشرکین کہ جب اس چال میں کامیاب نہ ہوئے، تو انھوں نے سوچا، کہ یہ وار تو ہمارا خالی گیا۔ اب کوئی اور داؤ چلائیں۔ اور نیا پیچ لڑائیں، صلاح مشورہ کرتے رہے۔ آخر تجویز یہ ٹھہری کہ زر کے زور سے اسے قابو میں کیا جائے۔ رشوت کا دام پھیلایا جائے اور کسی حیلے حجت سے محمدؐ کو اس میں پھنسایا جائے، چنانچہ ایک شخص کو تعینات کیا گیا۔ جو آپ کے پاس جائے اور آپ کو سمجھائے اور یہ کہے کہ تم کعبہ کے بتوں اور ہمارے معبودوں کے خلاف سخت کلمات استعمال نہ کیا کرو اور نہ خدا پرستی کا چرچا کیا کرو۔ اگر تم اس بات کو مان جاؤ۔ تو ہم اس کے عوض میں جو منصب تم چاہتے ہو، تمہیں اس پر سرفراز کر دیں گے۔ مگر ہم چاہتے یہ ہیں کہ تم زبان درازی بند کرو۔ اور ہر وقت یہ خدا خدا نہ کیا کرو۔

قاصد یہ پیغام مشرکین کا لے کر آپ کے پاس آیا۔ اور سب معاملہ بالتفصیل آپ کو کہہ سنایا۔ آنحضرتؐ نے جواب میں فرمایا۔

میں پیغمبر خدا ہوں۔ اور اس کا پیغام دنیا کے لئے لایا ہوں۔ مجھ پر لازم ہے کہ میں تم کو اللہ کی عبادت کا راستہ بتاؤں۔ تم سے رام نام جپاؤں اور مندر کی مورتیوں کی پوجن چھڑاؤں۔ نہ تمہارے مال کی طمع مجھے اس کام سے ہٹا سکتی ہے

www.taemeernews.com

نہ تمہارے منصب کا لالچ میرے دل سے یہ خیال مٹا سکتا ہے۔ اے بھولے بھٹکے لوگو! کیا تم مجھے آتنا ہمت کا ہیٹا اور حوصلہ کا پست جانتے ہو، جب تک دم میں دم ہے اللہ کے نام کا ڈنکا بجاؤں گا، اور توحید کا پرچار کروں گا بتوں کی پوجا تمہارا ایمان ہے۔ اور رام کا نام تمہارے لئے کفر مجھے یہ کفر تمہارے ایمان سے افضل ہے، اور سدا رہے گا۔

من لذتِ دردِ تو بدرماں نفروشم — کفرِ سرِ زلفِ تو بایماں نفروشم
صد جاں بستانم کہ دہد دامنت از دست — دشوار بدست آمدہ آساں نفروشم
در دل نہ خیال گلِ روئے تو خلیدہ — خارے کہ بصد گلشنِ رضواں نفروشم
کامِ دو جہاں در عوضِ غم نہ ستانم — ایں جنس گرامی بکس ارزاں نفروشم

قاصد یہ جواب سن کر اپنا سا منہ لے کر واپس ہو آیا۔ اور آکے سب حال احوال انہیں سنایا کہ بھائی، وہ محمدؐ تو تمہاری ایک نہیں مانتا، لات مارتا ہے تمہاری دولت پر اور لعنت بھیجتا ہے تمہاری منزلت پر، کوئی دولت خدا ہی آئے ایسی ہاتھ لگی ہے کہ نہ اُسے پرواہے۔ تمہاری جاہ کی، نہ اُسے فکر ہے تمہاری حشمت کی اب جو تم سے بن سکتا ہے بنالو، وہ خدا کو نہیں چھوڑنے کا، چاہے تم اس سے ساری دنیا چھوڑ الو۔

یہ واقعہ سن کر مشرکین بڑے طیش میں آئے اور آگ بگولہ ہو گئے، قبیلہ قبیلہ کے آدمیوں کو بلوایا۔ کہ مل کر باہمی کوئی ایسی تجویز ٹھیرائی جائے جس سے ہمارا چھٹکارا محمدؐ کے ہاتھوں ہو جائے۔

آنحضرتؐ کے قتل کا منصوبہ یہ شخص بڑا قادر الکلام ہے۔ بات کرتا ہے، اور

www.taemeernews.com

آدمی کو موہ لیتا ہے، سوال اس ڈھب پہ لاتا ہے کہ انسان لاجواب ہو جاتا ہے، مگر اس کے سر پہ کوئی جن بھوت ضرور سوار ہے اور یہ اس مرض سے لاچار ہے کوئی کاہن یا ... بلاؤ اور اس کا علاج کراؤ، اس کے دماغ میں ضرور خلل ہے کیوں کہ بت ہماری پوجن ہے۔ اور یہ بتوں کی نندیا کرتا ہے اور ہر وقت خدا خدا کرتا رہتا ہے۔ اسی نوع اور ڈھنگ کی تدبیریں پیش ہوتی رہیں اور ہر ایک اپنی اپنی بساط کے مطابق اپنی جہالت و حماقت کا نمونہ دکھلاتا رہا، آخر ایک شخص جو نسبتاً ذرا عقل کا زیادہ ہی دھنی تھا۔ رہ نہ سکا، اور جھنجھلا کے کہنے لگا کہ بھایا اس طرح اس شخص سے چھٹکارا نہیں ہوگا، جب تک یہ زندہ ہے ہمیں زندہ درگور کئے رکھے گا۔ جو میری سنو، تو کوئی نہ کوئی حیلہ حجت سامنے رکھو اور اس کا قلع قمع کر دو، یہ دردِ سر دور ہو جائے اور روز روز کا جھگڑا ختم ہو جائے تم یہ کیا لمبی لمبی تجویزیں روز گڑھتے رہتے ہو۔ اور یہ بہار داستان کھول دیا کرتے ہو۔ بھلا تمہاری ان باتوں سے اس کو باز آجانا ہے، وہ بڑا جادوگر ہے۔ تم نے اُسے سمجھ ہی کیا رکھا ہے۔ اس "دور اندیشی" کی سب نے داد دی اور اس کی عقلمندی پر واہ واہ کی۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

سب نے باتفاق اس رائے کو پسند کیا اور ارادہ پختہ کر دیا پھر کیا تھا آخر بد اعمالوں نے حرکات ناشایستہ پر کمر باندھی بڑھتے بڑھتے نوبت بانیجا رسید کہ جہاں سے آنحضرت صلعم کو رات کو گذرنا ہوتا، وہاں یہ بدکردار جا کر راستہ میں کانٹے اور خاردار جھاڑیاں بچھا آتے، جہاں کہیں آپ کو وعظ کے لئے جانا ہوتا

www.taemeernews.com

یہ پہلے ہی پہنچ جاتے، اور لوگوں کو بہکاتے، اور اس قدر شور و شر مچاتے کہ حاضرین کچھ سن نہ سکتے اور آپ تنگ ہو کے واپس چلے آتے، جہاں دیکھا کہ آپ نے کھانے کو کچھ چیز سامنے لا کے رکھی ہے۔ فوراً ہی آ گئے، اور کوڑا کرکٹ بلا بتر۔ جو بھی اس وقت ہاتھ چڑھا۔ اٹھایا۔ اور پھینک دے مارا اور غلاظت سے کھانا بیکار کر دیا۔ جہاں کہیں بر سر راہ یہ باطن آنحضرت کو مل جاتے تو اس طرح بے تحاشہ اینٹ پتھر ڈھیلے آپ پر چلاتے۔ کہ بعض اوقات آپ کے ٹخنوں ٹانگوں سے خون بہہ نکلتا۔ الغرض کوئی اذیت نہ تھی۔ جو مشرکان نے سامنے نہ لا دکھائی ہو غیروں سے تو بھلا کوئی کیا گلہ کرے خویش و اقارب بھی دشمن جاں ہو گئے۔ ایک ایسی ہوائے تند خوئی چلی کہ جہاں کہیں بھی کسی نے آپ کو اکیلا دوکیلا پایا۔ پکڑا کھینچا مارا گھسیٹا۔ اور کسی نہ کسی نوع کا دکھ دیئے بغیر نہ چھوڑا۔

ایک دن ایسا واقعہ پیش آیا کہ اگر خوش قسمتی سے ابوبکر وہاں نہ پہنچ جاتے اور پنجہ سے نہ چھوڑاتے تو انھوں نے کھینچ کھینچ کر اور زمین پر گھسیٹ گھسیٹ کر جان ہی سے مار ڈالا ہوتا۔ آپ کی جان بخشی تو ابوبکر نے خدا خدا کر کے کرائی مگر ان کی اپنی جان ظالموں کے پنجہ میں ایسی آپھنسی کہ بڑی مشکل سے ہی انھوں نے خود رہائی پائی۔ آپ کی جماعت میں یک جان نثار بنام عمار تھا ایک دن ان بد طینتوں نے اُسے اور اس کے لڑکے کو پکڑ لیا اور زمین پہ گرم گرم ریت بچھا کے ان دونوں کو اوپر لٹا دیا، اور پتھر کی سلیں ان کی چھاتی پہ رکھ دیں اور ان سے یہ مطالبہ کیا کہ تم محمدؐ کو فحش گالیاں دو، ورنہ تم یہیں ان پتھروں کے نیچے دب کے مر جاؤ گے۔ عمار کی بیوی نے جب شوہر اور پسر ہر دو کو اجل کے

www.taemeernews.com

منہ میں شکار ہوتے ہوئے دیکھا، تو چلا اٹھی، زار زار رونے لگی۔ اور ان ظالموں کو بددعا دینے لگی، اِس جرم کی پاداش میں اس کو بھی پکڑ لیا گیا۔ اس کے کپڑے چیر پھاڑ کے پھینک دیئے، اُسے تن برہنہ کر دیا۔ اور پھر کیا کچھ اس کے ساتھ نہ کیا۔ وہ بیگناہ بچاری مصیبت کی ماری محمد صلعم کے دین پیداری وہیں جاں بحق ہوگئی۔

عشق است کہ بر آتش سوزاں بنشاند | عشق است کہ بر خاک مذلت غلطاند
کس بہر کسے سر ندہد جاں نگداند | عشق است کہ ایں کار بصد صدق کناند

www.taemeernews.com

باب ۵

عہد نامہ عدم تعلق

بنی ہاشم کے قبیلے کے لوگ جن میں سے کہ آپ خود بھی تھے۔ آپ کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اگرچہ صرف چند ہی شخص ان میں سے تھے۔ جنہوں نے اس وقت تک اسلام قبول کیا تھا۔ مگر وہ یہ برداشت نہ کر سکے تھے کہ دوسرے قبیلے کے لوگ اُن کے قبیلے کے ایک شخص کو تیز نگاہ سے دیکھیں، یہ تقاضا بھائی بندی کا تھا۔ اور حمیت خاندانی اس پر مجبور کرتی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جھگڑا بجائے شخصی کے اب خاندانی ہو گیا۔ قریش نے اب اعلانیہ مخالفت پر کمر باندھ لی۔ اور قسم کھائی، بلکہ ایک اقرار نامہ بنایا کہ جب تک بنی ہاشم کے لوگ محمدؐ کو ہمارے حوالہ بغرض قتل نہ کر دیں گے، تب تک ان سے قطع تعلق رہے گا۔ باہمی قول و اقرار کروائے کہ نہ کوئی ان کے ساتھ کھائے پیئے۔ نہ رشتہ ناطہ کرے۔ نہ ان کے ساتھ کاروبار کرے۔ اور نہ ان کے ساتھ کوئی خرید و فروخت کرے جو خلاف ورزی ان شرائط کی کرے گا اُسے ذات برادری سے خارج کر دیا جائیگا اس عہد نامہ پر سرکردہ اشخاص کے دستخط ثبت کرائے گئے۔ اصل کاغذ خانہ کعبہ میں آویزاں کیا گیا۔ اور نقل اس کی ابوجہل کی خالہ کی تفویض میں رکھی گئی۔ تاکہ اس جدید حرکت کو بھی اُسی جاہل کے خاندان سے ہی نسبت رہے، شعب کی یہ شرارت مدتوں چلتی رہی۔ اور اس سے کیا کیا اذیت بچارے مسلمانوں

www.taemeernews.com

نے نہ سہی اور تو اور رہا۔ چاہ جنتوں سے اللہ کے لئے پانی لینا مصیبت ہوگیا، الغرض شعب کی بستی میں قریش نے قحط ڈالدیا۔ اور ہر طرف سے ان ناکہ بند کر دیا، بعض رحم دل اشخاص جو بنی ہاشم کے بچوں کی بھوک پیاس سے لاچار دیکھتے اور شب کو ان کا بلبلانا پڑوس میں سنتے، تو ان کے کلیجے اُبل اٹھتے آخر قریش کے چند اشخاص کو ان کی گری گنوائی عقل نے پھر شکل آدکھائی، تین سال کے بعد ایک بندۂ خدا نامی ہشام مردِ میدان بن کر سامنے آیا۔ اور اس نے ان سب کو خوب ڈانٹا۔ کہنے لگا۔ کیا یہی تمہاری انسانیت ہے۔ کہ یہ بچے تمہاری آنکھوں کے سامنے بھوک مرا کریں، اور تم عیش و آرام سے رہا کرو آخر جرم ہی ان کا کیا ہے، اور کس تقصیر کے یہ لوگ مجرم ہوئے ہیں یہ کیفیت سن کر چند ایک اور آدمی بھی اس رائے کی تصدیق میں اس کے ساتھ شامل ہوگئے لاچار ایک دن بزرگ ابوطالب نے خود ان لوگوں سے کہا کہ بھائی "تم وہ کاغذ منگواؤ، جس پر یہ عہدنامہ لکھا گیا تھا۔ اور جس میں محمد کا اور اس کے خدا کا اور باقی سب کا چرچا رقم ہے میں سنتا ہوں کہ جو عہدنامہ تم لوگوں نے لکھا ہے اس کے کاغذ کو کیڑے لگ گئے ہیں۔ نام خدا کے سوائے اور کوئی حرف پڑھا نہیں جاتا، محمدؐ نے مجھ سے ایسا بیان کیا ہے، اس پرچہ کو طلب کرو۔ اگر یہ بیان سچ نکلے تو تم لوگوں کو اس زحمت سے خلاصی دو اور اگر غلط نکلے تو محمد کو ہلاک کرو" عہدنامہ منگوایا گیا اور دیکھا گیا تو آنحضرت صلعم کا کہنا صحیح پایا گیا، اس پر بہادر ہشام اور چار جوانمرد جو اس کے ہمخیال تھے، بول اٹھے۔ کہ یہ تمام کاغذ لچر تھا۔ اور یہ سب تحریر لغو تھی۔ ہم کوئی پابند اس تحریر کے نہیں ہیں کاغذ ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا، اور تین سال گذر جانے کے بعد ان لوگوں کو اپنی لعنت تو تحریر کی لغویت سمجھ میں آئی، اور بے گناہ بے تقصیر مسلمانوں کے بچوں نے عذاب سے نجات پائی۔

www.taemeernews.com

باب ۴

ہجرتِ حبشہ

جب دکھ کے دن طول پر طول پکڑتے گئے اور درد کی راتوں کا خاتمہ دیکھنے کو آنکھیں ترس گئیں۔ تو رسول اللہ صلعم نے اپنی مٹھی بھر جماعت اسلام کو اکٹھا کیا اور یہ مشورہ دیا کہ تم یہاں سے ہجرت کر جاؤ۔ آپ نے ان سے مخاطب ہوکے کہا کہ :۔

اے دین الٰہی کے نگہبان اور شجر اسلام کے باغبانو۔ تمہارا اب یہاں ٹھیرنا نامناسب ہے۔ مشرکان کی تعدی حد سے بڑھ گئی ہے۔ اور ہر مسلم کی جان عذاب میں پھنس گئی ہے۔ اب مناسب تربیت یہی ہے کہ تم مع عیال اطفال ان دشٹ لوگوں کی صحبت سے کنارہ اختیار کرو اور نجاشی بادشاہ حبشہ کی بادشاہی میں جا پناہ لو کہ وہ خدا ترس سنا جاتا ہے، اگرچہ میری طبیعت کو بڑا قلق ہے کہ مجھے تم سے علیحدگی اختیار کرنی پڑے گی۔ اور تم کو مجھ سے مگر اے مسلمانو، تم کو علم رہے کہ ایک عالم کی امیدیں تم سے وابستہ ہیں اور ایک دنیا کی نظریں تم پہ لگی ہوئی ہیں۔ اس لئے اگر تم خلق خدا کا بھلا چاہتے ہو اور روز قیامت کو اپنی سرخروئی تو یہاں سے نکلنے کی فکر کرو۔ تاکہ یہ نونہال اسلام مکہ کی مشرک ہوا سے بچ جائے اور ان آندھیوں سے محفوظ رہ کر نشوونما پا جائے، اے مومنوں کمر ہمت باندھو اور چلنے کی تدبیر کرو مولا بھلا کرے گا۔

مسلم بچارے اسلام کے پیارے حکم نبی اللہ کا سننا تھا کہ فوراً تیار ہوگئے۔ ان غریبوں نے مسکن و مکان چھوڑا۔ گھربار چھوڑا، باپ دادا کا وطن چھوڑا مگر رسول

www.taemeernews.com

اللہ صلعم کے حکم سے منہ نہ موڑا ہجرت کا مقام ہے کہ آپ کی امت کے اس وقت آدمی بھی صرف یہی ہوں پچیس سے زیادہ بھی نہ ہوں ، اور ہوں بھی اس قدر جانثار کہ پل بھر میں سبھی کچھ چھوڑنے کو تیار ہو جائیں ۔ آفریں ہے ایسے دلدادوں پر اور صد آفرین ایسے دلدار پر ، ان بچاروں نے تھوڑا بہت زاد راہ ساتھ لے لیا ۔ اور بال بچہ کو ہمراہ لے ، اللہ کی آس اور رسول کے آسرے پر چل پڑے کہ شاید ہمیں وہاں کوئی دن آرام سے سانس لینا ملے اور چند دن زندگی کے ان کفاروں کے ظلم سے نجات ملے اس امید پر افتاں و خیزاں راستہ کی تکالیف اٹھاتے سفر کے دکھ جھیلتے شاہ حبش کی سلطنت میں آخر آ ہی پہنچے

مشرکان کا تعاقب

ان خوش نصیبوں کے بخت ان سے بھی زیادہ تیز تر نکلے ، وہ ان سے قبل ہی آ موجود ہوئے ، مشرکین مکہ بھلا کہاں برداشت کر سکتے تھے ۔ کہ مسلم کوئی گھڑی سکھ کی گذاریں ، ان کا آرام ہی تو ان کا درد تھا ۔ مسلمانوں کے حبش میں وارد ہونے ہی یہ بھی پہنچ گئے ۔ یہ لوگ بہت سے تحفہ تحائف ساتھ لائے تھے ۔ انھوں نے امیروں کو نذریں پیش کیں ، اور انکو رشوت دیکر خوب پہلے ہی سے گانٹھ لیا تو جب یہ سب تانا بانا انھوں نے کر لیا تو کفار مکہ نے پھر بادشاہ حبش کے روبرو اپنی حاضری دے کر عرضی پیش کی ۔ کہ یہ مسلمان ہمارے غلام ہیں ، اور مکہ سے بھاگ کے آئے ہیں ۔ اس لئے ان کی گرفتاری کا حق ہمیں حاصل ہے ۔ ہمیں شاہ کے دربار سے مدد ملے ۔ تاکہ ہم ان کو واپس گھر لیجائیں ۔ ساتھ ہی یہ بھی عرض داشت ہے کہ ان لوگوں نے اپنا ایک نیا مذہب گھڑا کر لیا ہے ۔ اور خانۂ کعبہ کے معبودوں یہ عوام کو برانگیختہ کرتے رہتے ہیں نہ کوئی

www.taemeernews.com

اللہ کا دھرم ہے نہ ایمان ہے، شر شرارت سے ہر وقت ان کو کام ہے۔ بادشاہ یہ نالش سُن کر کہنے لگا۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ مذہبی اعتقاد ہو۔ جب وہ وہاں سے بھاگ کر آئے ہیں، اور میرے ملک میں پناہ کے لئے آئے ہیں، تو میں ان کو تمہارے حوالے کس طرح کر دوں، جب تک کہ ان کے خلاف کوئی جرم عائد نہ ہو ضرور ان لوگوں پر وہاں کوئی نہ کوئی سختی عائد کی گئی ہوگی۔ ورنہ اپنا گھر بار چھوڑ کر دیس سے پردیس کون آتا ہے۔ ایک تو یہ پہلے ہی مظلوم ہیں۔ اب تم چاہتے ہو کہ میں ان پر اور ظلم کروں کہ اُن کو یہاں سے نکال دوں، اور تمہارے حوالہ کر دوں میں یہ نہیں کرنے کا، میں ان کو اپنے سامنے بلا لیتا ہوں اور ان کا جواب دعوے لیتا ہوں، دیکھوں تو وہ کیا کہتے ہیں ان کا عذر بھی تو سنوں۔

مسلمانوں کا بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہونا

مسلمانوں کو جب حکم طلبی کا ملا تو بیچارے بڑے گھبرائے اور کہنے لگے کہ خدایا اب یہ نئی کیا آفت ہم پر نازل ہونے لگی۔ اگر ہم یہاں سے بھی نکالے گئے تو پھر جائینگے کہاں، یا اللہ کوئی جگہ آخر تیری خدائی میں ہے بھی ہمارے لئے ہم در بدر خاک چھانتے پھرتے ہیں، اور ٹھکانا نہیں ملتا یا اللہ ہم تیرے خطا کار بندے ہیں مگر اسوقت تو ہمارا گناہ یہی ہے کہ تیرے نام پر جان نثار ہیں تو اپنے نام کی لاج رکھ اور ہمیں پناہ دے، یہ ہمارے چھوٹے چھوٹے بال بچے اور یہ ہماری بے سروسامانی دیکھ ہم وطن سے بے وطن ہوئے گھر سے بے گھر۔ اب نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے ہوئے۔

غرض درویش، بہ جان درویش، آخر یہ غریب کر ہی کیا سکتے تھے چل پڑے

www.taemeernews.com

اور شاہ کے دربار میں حاضر ہوئے۔ جب دونوں فریق سامنے دربار میں پیش ہوئے تو کفار مکہ تو رسم و رواج کے مطابق بادشاہ کے سامنے سجدہ کر کے بڑے ادب اور قرینہ سے ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ لیکن جب مسلمانوں کی باری آئی تو انھوں نے سلام تو کیا مگر سجدہ کو سر نہ جھکایا۔ یہ بات وزیروں کبیروں نے اخذ کر لی، اس معاملہ کو خوب رنگ آمیزی سے بڑھایا اور حاشیہ بہ حاشیہ چڑھایا۔ مسلمانوں سے مخاطب ہو کہنے لگے۔ کہ تم لوگ فی الواقع بڑے شوخ معلوم ہوتے ہو جب تم بادشاہ کے روبرو ایسی بیباکی اور گستاخی سے پیش آئے ہو، جب تم میں اتنی شوخی اور شرارت موجود ہے کہ شاہ جہاں پناہ کو تم نے سجدہ نہیں کیا جس سے تم پناہ چاہتے ہو۔ تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ کہ تم نے مکہ والوں کا قافیہ بھی تنگ کر رکھا ہو۔ تم پہلے اس نامعقول حرکت و شرارت کا جواب دو۔ اس طرح کی بہت باتیں بنا کر بادشاہ کو بھڑکانے کی کوشش درباریوں نے کی، مگر ان کی کچھ پیش نہ چل سکی۔ بادشاہ نے مسلمانوں سے دریافت اصل واقعہ کی شروع کی اُن سے پوچھا کہ بتاؤ تمہارا جواب دعوے کیا ہے؟

مسلم گروہ کے سرکردہ جعفر (حضرت علی کے بھائی) تھے۔ وہ جواب کو آگے بڑھے، اور کہنے لگے۔ کہ اے بادشاہ سلامت امیروں نے جو سجدہ کا اعتراض ہم پر کیا ہے یہ درست نہیں گستاخی ہمارے نزدیک نہیں آئی، نہ بے ادبی ہماری نیت میں ہے۔ مگر ہمارا مذہب ہم کو یہ تعلیم دیتا ہے، کہ سجدہ کرنا لازم ہے صرف خدا کو اور سوائے خدا کے کوئی بندہ سزاوار سجدہ نہیں ہے۔ ہم کو یہ فرمان رسول اللہ صلعم کا ہے۔ اور ہم اس کے خلاف نہیں چل سکتے۔

www.taemeernews.com

یہ گفتگو سن کر نجاشی بادشاہ جو کہ خود عیسائی تھا، کہنے لگا مسلمانوں تمہارا رسول خدا کون ہے۔ جس کا تم حوالہ دے رہے ہو، وہ کون شخص ہے، جس نے تم کو یہ تعلیم دی ہے۔ اور تم یہ بھی مجھے بتاؤ کہ تم مکہ سے بھاگ کر یہاں کیوں آئے، اور کیا واقعی تم ان لوگوں کے غلام ہو۔ یہ فرمان شہ کا سن کر جعفرؓ پھر آگے بڑھے اور یوں عرض کی۔

جعفرؓ کی معجزہ بیانی

اے بادشاہ سلامت، ہم لوگ مسلمان کہلاتے ہیں۔ ہم امت نبی اللہ کی ہیں جس کا نام محمد ہے اور جو رسول خدا ہے اس نے ہم پر بڑے کرم فرمائے ہیں۔ پہلے ہم مردار کھایا کرتے تھے۔ پتھر کے بُت پوجتے تھے۔ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا کرتے تھے، ہر وقت ہمیں جھوٹ سے کام تھا۔ اور فریب سے غرض، خدائے ایزد نے ہمارے لئے اب ابر رحمت بھیجا جس نے رحمت کی برکھا برسائی ہے

رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی ہری ہو گئی ساری کھیتی خدا کی

اب ہمارا ایمان خدائے واحد پر ہے، بت پرستی کو ہم کفر سمجھتے ہیں، عورت ذات کی عزت کرتے ہیں۔ دنگہ فساد سے گریز کرتے ہیں یتیموں کے مال سے سخت پرہیز کرتے ہیں، اور تمام مولا مفلسوں کو زکوٰۃ دیتے ہیں۔ یہ تمام اللہ کی برکت ہم کو رسول صلعم کے فضل سے نصیب ہوئی ہے۔ اے حاکم وقت! یہ ہے ہمارا جرم جس کی پاداش میں ہم مکہ سے نکلے۔ اور یہی ہے ہماری تقصیر، اے حبش کے حاکم ہم نے تیرا شہرہ سنا ہے۔ کہ تو ایک عادل بادشاہ ہے اور عاجزوں کی پناہ ہے تیرے در پہ ہم دور سے چل کے آئے ہیں۔ اور بڑی امیدیں باندھ کر

www.taemeernews.com

آئے ہیں۔ ہم بھی کیا یاد رکھیں گے۔ کہ تیری اس عظیم الشان سلطنت میں ایک دس بیس آنا نخھوں کے مسکن کے لئے دو چار جھونپڑیوں کی جگہ نہیں رہی۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

مسلمانوں کے غم کی داستان اور ان کے قبولِ اسلام کا تذکرہ سن کر بادشاہ کا دِل بھر آیا۔ اُن سے مخاطب ہو کہنے لگا۔

مسلمانو! تم پر اور تمہارے رسول پر آفرین۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ محمدؐ وہی رسول ہے۔ جس کا ذکر میں نے انجیل میں پڑھا ہے۔ اور عیسیٰ ابن مریم نے جس کی بشارت انجیل میں دی ہے۔" یہ اُسی نور کی شعاعیں ہیں جس کا جلوہ موسیٰ پر ہوا تھا۔"

ادھر مشرکین مکہ کی سفارت کو بادشاہ نے یہ حکم سنایا کہ میں ان مسلمانوں کو ہرگز تمہارے حوالہ نہیں کرونگا۔ کوئی جرم ان پر عائد نہیں ہوا تمہارا دعوےٰ باطل ہے اور خارج ہے یہ مسلم لوگ جو میرے ملک میں پناہ گزیں ہونے کے لئے آئے ہیں۔ ان کو عام اجازت ہے۔ جہاں یہ چاہیں۔ آباد ہو جائیں۔ کوئی ممانعت ان کے لئے نہ ہوگی۔

www.taemeernews.com

باب ۵

مشرکین کی چالبازیاں

مشرکینِ مکہ نے جب آپ کو اب بالکل اکیلا پایا۔ تو اس وقت کو مفید جانا اور طرح طرح کی چالبازیوں پر آمادہ ہو گئے۔ ہر چند آپ نے حوصلہ و ہمت سے کام لیا۔ مگر مخالفت ہر جانب سے روز افزوں ہوتی ہی گئی۔ آخر آپ نے ارادہ کر لیا کہ اس جگہ کا قیام ترک کر دیا جائے اور اپنا ٹھکانا کہیں اور بنایا جائے

ہمصفیرانِ چمن ہم سے چمن چھوٹے ہے
ہائے اے شامِ غریباں کہ وطن چھوٹے ہے

نبی اللہ ﷺ کا طائف جانا

پہلے آپ نے اب شہر طائف کا رُخ کیا۔ کہ وہاں چلیں اور چل کر توحید کی تبلیغ کریں۔ دل میں سوچا کہ اس وقت مکہ کی پتھریلی زمین میں وحدانیت کی تخم ریزی رائیگاں ہے، یہاں اب ٹھیرنا بھی ناممکن ہوا جا رہا ہے، طائف کو چلیں۔ اُن لوگوں کو کلامِ الٰہی سنائیں اور چار دن مکہ سے باہر گذر جائیں گے۔ وہی غنیمت ہیں، ان ظالموں کے پنجہ سے کچھ تو نجات ملے گی، مگر مشرکین مکہ نے پہلے سے ہی طائف میں خبر پہنچا دی۔ کہ فلاں فلاں شخص آرہا ہے، تم خبردار رہنا اگر تم کو اپنی اور اپنے معبودوں کی کوئی عزت و توقیر منظور ہے تو اس شخص کو نزدیک نہ آنے دینا، اگر تم کو ہم سے باہمی اتفاق رکھنے کی غرض ہے۔ تو محمد کو داخل شہر نہ ہونے

www.taemeernews.com

دینا یہ شخص بڑا فصیح البیان ہے، اور سحر جادو ہے اسے ہر وقت کام ہے جو کوئی اسکی بات سن لیگا وہ اسی کا ہو رہے گا۔ خبردار رہنا اور پاس نہ آئے دینا یہ خبر کیا پہنچی کہ وہاں تو لڑائی کی تیاریاں شروع ہو گئیں، ہر کسی نے یہی سمجھا کہ یہ تو کوئی ان پر بلا لوٹ پڑی ہے۔ سب اکٹھے ہو گئے، اور لڑائی کے لئے ڈٹ گئے، ایک رسول خدا ایک طرف، اور تمام طائف دوسری طرف ایک کا علاج دو ہوتا ہے۔ بھلا جہاں دو تو کیا، اکٹھے دو ہزار انسان اٹھ کھڑے ہوں، وہاں بھلا کوئی کیا کرے۔

یہ لوگ اونچے ٹیلوں پر چڑھ گئے۔ اور اینٹ پتھر۔ تیر کمان ساتھ لیکر مورچہ بنا کر بیٹھ گئے آنحضرت کے شہر میں داخل ہونے پر ان بدکاروں نے ایسی بارش برسائی اور طائف کے طفلوں سے ذلت کرائی۔ کہ آپ لہو لہان ہو گئے۔ اور اسی حال میں چلے اور بمشکل تمام شہر کے باہر نکل ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔

یہ سب کچھ ہوا مگر آپ کا خدا پر ایمان اور اپنی کامیابی پر یقین اور بھی بڑھتا جاتا تھا۔ آپ کا آزاد کردہ غلام آپ کی تلاش میں یہاں پہونچا۔ آپ کو اس حالت میں دیکھ کر اس کا دل خون ہو گیا۔ اس نے کہا آپ طائف والوں کے حق میں بددعا کیوں نہیں کرتے تاکہ طائف کے درختوں اور باغوں پر پتھر برسیں اور یہ بستی برباد ہو جائے جس نے خدا کے سچے پیغمبر کو محض اس لئے دکھ پہنچایا ہے۔ کہ وہ ان کو گمراہی سے نکلنے کی تلقین کرتا ہے۔

زید کی یہ بات سن کر آپ مسکرائے اور جواب دیا کہ میں اس دنیا میں خدا کا قہر بن کر نازل نہیں ہوا۔ میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ کیا ہوا اگر یہ لوگ آج گمراہ ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ انکی نسلیں ضرور خدا پر ایمان لے آئیں گی۔

www.taemeernews.com

یہ فرما کر آپ نے خدا سے دعا مانگی۔ اور پھر مکہ کی جانب جانے کا ارادہ کیا۔
آنحضرتؐ کو بخوبی علم تھا کہ مکہ جانا بھی اب کوئی سہل امر نہیں ہے بڑی بے عزتی کا سامنا ہے۔ دشمنوں کی نظروں میں بے حرمتی ہے تو قریبی عزیز اور واقفوں آشناؤں کی طرف سے بے رخی و بے اعتنائی جدا۔ مگر آپ نے ٹھان لی، کہ اب جانا مکہ کو ہے چاہے کچھ بھی ہو۔ چلنا پریم نگر کو ہے، جانا دیار دلبر کو ہے خواہ کسی بلا سے بھی معاملہ پڑے۔

کفار مکہ بھی ادھر پھر مخالفت پر تل گئے۔ انھوں نے بھی ٹھان لی کہ جو کچھ بھی ہو اب محمد کو شہر میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ جب آپ طائف سے واپس آتے ہوئے مکہ کے قرب و جوار میں آپہنچے اور آپ کو مکہ والوں کے اس منصوبہ کا پتہ لگا تو آپ نے یہی مناسب خیال کیا کہ قبل اس کے شہر میں وارد ہو جائیں، ان لوگوں سے ایک معاملہ کیا جائے، ممکن ہے کہ اس سے یہ تنازعہ رفع دفع ہو جائے آپ نے ایک مسافر کے ہاتھ شہر والوں کو یہ کہلا بھیجا، کہ میں اس شہر کا باشندہ ہوں، اور باپ دادا سے یہ میرا مسکن ہے، میں امید کرتا ہوں کہ کوئی نہ کوئی شریف آدمی مجھے اپنی ذمہ داری میں لے لیگا اور میرا ضامن ہو جائے گا۔ مصیبت میں بھلا کون کسی کا ساتھ دیتا ہے۔ مخالف تو در کنار رہے، خویش و اقارب کا لہو بھی سفید ہو گیا۔ واقف آشنا سبھی منہ موڑ گئے، اور اپنے پرائے سبھی چھوڑ گئے۔

معطم کی پناہ بھلے آدمی کی قلت تو دنیا میں ہر جگہ رہتی ہے، اور عرب میں تو قحط الرجال تھا، مگر اللہ کارساز ہے، ایک شخص معطم نام مرد میدان بن کر سامنے نکلا، اور شتی پر چڑھ کر اس نے مکہ میں کوچہ بکوچہ منادی کرادی

www.taemeernews.com

کہ دیکھو لوگو سنو، محمدؐ بن عبداللہ آج سے میری ذمے داری میں آئے ہیں، خبردار کوئی اُسے اب سے بُرا بھلا نہ کہے، میں اُس کا ضامن ہوں، یہ بھی کسی کو کچھ نہیں کہے گا، مذہب اس کا اپنا ہے، ہمارا دین اپنا، نہ اُسے ہمارے بتوں سے کچھ تعلق ہے، نہ ہم کو اس کے خدا سے، مگر یہ سن لو، جو شخص اس کو ناحق دکھائے گا، وہ مُنہ کی کھائے گا اس ذمہ داری پر آنحضرت صلعم مکہ تو آگئے، مگر بدشعار اور بدکردار لوگ اب معطم کے در پے ہو گئے، اور بات بات میں آپ سے نوک جھوک کرنے لگے، آئے دن ایک نیا جھگڑا اور ہر روز ایک نیا فساد، ضامن غریب کا انہوں نے ناک میں دم کر دیا۔ رسولؐ کی رسالت بھلا یہ کب برداشت کرے، اور نبیؐ کی نبوت کہاں گوارا کرے کہ معطم سا ایک محسن ناکردہ فی الزام میں روز گردانا جائے، اور یہ سب کچھ ہوا کرے، آپؐ کی خاطر، آپؐ نے ایک دن صبح کجر دم نور کے تڑکے بر سر راہ کھڑے ہو بلند آواز سے کہنا شروع کر دیا کہ بھائی دیکھو کوئی معطم سے میری خاطر آئندہ جھگڑا نہ کرے۔

معطم کا کچھ قصور نہیں ہے، جو بھی ہے میرا اپنا ہے، میں اب اُس کی ذمہ داری سے نکل آیا ہوں، میں ہمیشہ اُس خدائے واحد کی پناہ میں ہوں، جس کے لئے تم میری جان کے دشمن بنے ہو، تم کو اب واضح رہے، کہ میں ہمیشہ صرف اُسی کے زیر سایہ ہوں، وہی میرا اور تمہارا پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہی ہم سب کی جان لینے والا ہے، اور اپنا اپنا حساب کتاب دینا ہے، جب تک حکم ربی نہ ہوگا، تم میرا کچھ کر نہیں سکتے۔ جب تک مرضی مولا نہ ہوگی تم میرا بال تک

www.taemeernews.com

بیکا نہیں کر سکتے، اب میں نے تم کو اچھی طرح آگاہ کر دیا ہے، مطلع رہو۔

اس دلیرانہ کلام اور جرأت مندانہ گفتگو کا اثر بے مثل ہوا۔ لوگ دہشت کھا گئے، اور دب گئے۔ اکثر تو اُٹھ کر ان گھر بیٹھے سمجھ بوجھ رکھتے تھے مگر بعض بعض اشخاص اب وقتاً فوقتاً اس سوچ میں بھی پڑ جاتے تھے، کہ محمد کا خدا کیا شے ہے۔ جس کا اتنا بھروسہ اس شخص کو ہے، یہ لڑکا یتیم سا ہوا کرتا تھا، نہ اس کی کوئی پوچھ تھی نہ پرتیت، نہ اسے پڑھنا آتا تھا نہ لکھنا، اب یہ کیا سے کیا ہوا جا رہا ہے، آئے دن نئے مسئلہ نکالتا ہے، عالم فاضل بنتا چلا جاتا ہے، اب اس کی بات دیکھو کس وضع کی ہے، اور یہ گفتگو کس ڈھنگ کی کرتا ہے، آخر یہ کیا عجیب و غریب واقعہ ہے۔

یتیمے کہ نا کردہ قرآں درست
کتب خانہ ہفت ملت بشست

www.taemeernews.com

باب ۵

عمرؓ و حمزہؓ اور طفیلؓ

قتل کا دوسرا منصوبہ مسلمان اب حبش کو ہجرت کر گئے تھے۔ آنحضرت پیچھے اکیلے تھے۔ کفار نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور اپنی کارستانیوں میں اور بھی اضافہ کرنے لگے۔ ایک دن یہ بدباطن لوگ جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ لعنت ہے ہماری غیرت پر جہاں ہم سے "ایک کج فہم محمدؐ" (نعوذباللہ) سیدھا نہ ہوسکا، وہاں ہمارا جینا موت سے بدتر ہے کیا ایک آدمی بھی ہم میں ایسا نہیں جو ہمارے معبودوں کو اس جادوگر کے پنجہ سے بچائے، کیا کوئی منچلا جوان بھی ایسا نہیں رہا ہے جو اس کے مقابلہ کو سامنے آئے، کیا کوئی جانباز عرب ایسا نہیں ہے، جو قوم کی خاطر اپنا خون بہائے، یہ جوشیلی تقریریں جب لوگوں نے سنیں، تو اُن بے غیرتوں کی "غیرت" نے جوش مارا، ابوجہل نامی ایک اجہل اس مجلس میں شریک تھا، کہنے لگا کہ میں ایک سو اونٹ اور ایک ہزار سکہ چاندی اس شخص کو انعام میں دوں گا، جو اُس محمدؐ کا سر کاٹ کر لا پیش کرے گا اس پر ایک شخص نوعمر باسم گرامی عمرؓ شجاعت کے جوش سے معمور اور دلاوری کے نشہ میں چور گھٹنا ٹیک کر اُٹھا اور للکار کر اے مکہ والو! سب میں

www.taemeernews.com

اب تمہارے روبرو منہ دکھاؤں گا، اگر مَدَّ کا سر کاٹ کر بلاؤں گا اب نیا وہ نہیں یا نیت نہیں۔

قتل کے لئے حلف اٹھانا یہ بات سن کر وہ سب شوریدہ لوگ بڑے خوش وخرم ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے۔

کہ اب محمد سے ہماری مخلصی ہوئی، عمرؓ بڑا اسود ماجرا ان ہے، محمدؐ اُس کے روبرو کیا جان ہے یہ ایک وار سے اُس کے دو ٹکڑے کر آئے گا، اور اپنا اور اپنی قوم کا نام قائم کرجائے گا، جاہل ابوجہل اپنے زر کے زعم میں اور عمرؓ اپنی نو عمری کے نشہ میں دونوں مرد میدان بن کر اس کام کو نکلے، قول وقرار تو بھری مجلس میں ہی ہوچکا تھا، اور آنحضرت صلعم کے سر کی قیمت ایک صد اونٹ اور ہزار سکہ مقرر ہوچکی تھی، اور شہرہ شجاعت علیحدہ، مگر مزید بخت وغیرہ کے لئے یہ ہردو بشر کعبہ کے بتوں کے سامنے آحاضر ہوئے، وہاں ابوجہل نے قسم کھائی، اور اپنی جہالت وشرارت کو اس طرح مزید پکا کیا، عمرؓ نے حرم سے نکلتے ہی تلوار نیام سے کھینچ لی، اور شمشیر العف کئے نبی اللہؐ کے خون کی پیاس میں تشنہ لب آپؐ کے گھر کی طرف دوڑا،

بجرم عشق تو مارا اکشند و غوغا ئیست — تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست

عمرؓ کا اپنی بہن کو قتل کرنے کا قصد اتفاقاً عمرؓ کو راستہ میں ایک دوست ملا، اور اُس سے یہ سارا حال ہوا،

کہ بھائی یہ کیا ماجرا ہے۔ تو چلا کہاں ہے، سچ بتا یہ کس کی جان پہ آ بنی ہے، اور تو نے کہاں کی ٹھانی ہے، عمرؓ نے اسے ابوجہل کی جہالت کی کل داستان

www.taemeernews.com

سُنائی اور ساتھ ہی اپنے ایک صد اونٹ اور ایک ہزار سکہ انعام کی بات بتائی، یہ سُن کر کہنے لگا۔ کہ یہ تو سب کچھ درست ہے اور بجا، مگر محمدؐ تو پھر بھی ایک غیر شخص ہے۔ اُس سے تو چار دن ٹھہر کر بھگت لینا، تو بات کر پہلے اپنے بہن بہنوئی کی جن کا اسلام تیرے خاندان کے نام پر دھبہ ہے، پہلے اپنے گھر والوں کا بند و بست تو کر جو ہر وقت محمدؐ کا کلمہ پڑھتے ہیں، اور خدا کا حبیب کیا کرتے ہیں مگر تم کو یہ کام کرنا ہی ہے تو کیوں نہیں پہلے ان دونوں کا کام تمام کرتا تمہارے اپنے کنبہ قبیلہ کی عزت بھی رہ جائے اور مسلمانوں کو بھی عبرت آجائے، عمرؓ نے جب یہ بات سُنی تو اُس کے تن بدن میں ایک نئی آگ بھڑک اُٹھی، اُنہیں قدموں لوٹا، اور سیدھا بہن کے گھر کا رُخ کیا، دوڑا آگیا اور زور سے آگے دروازہ کھٹکھٹایا بہن اُس کی آواز پہچان گئی، اُس نے جھٹ سے خبابؓ کو جو اُس وقت سورہ طٰہٰ پڑھ رہے تھے، اندر چھپا دیا۔ کیوں کہ وہ سمجھتی تھی کہ عمرؓ تند مزاج ہے، اور ہمارے ترک کفر کا بھی مخالف ہے ایسا نہ ہو کہ اسے قرآن پڑھتا یہاں دیکھ کر طیش میں آجائے اور خبابؓ مفت میں زیر عتاب آجائے۔ ہم سے تو پھر بھی بوجہ بھائی بندی شاید دریغ کر جائے، مگر اس کو کلام اللہ پڑھتا دیکھ کر جیتا نہ چھوڑے گا، چنانچہ خبابؓ کو چھپا کے بہن نے آکر دروازہ کھولا، اور عمرؓ کی نظروں سے خون ٹپکتا چہرہ دیکھا اور اُدھر نظر ننگی تلوار پر پڑی تو تاڑ گئی کہ اجل آئی۔ عمرؓ غصے میں بھرے ہوئے اندر آئے۔ اور بہنوئی سے پوچھا۔ تم کیا کہہ رہے تھے۔ انہوں نے کہا تمہیں کیا مطلب عمرؓ نے بہنوئی کو مارنا شروع کیا۔ بہن نے آگے بڑھ کر روکنا چاہا۔ عمرؓ نے بہن کو بھی زور سے طمانچے مارے

www.taemeernews.com

اور کہا تم قوم میں فساد ڈالنا چاہتے ہو۔ بہن آنکھوں میں آنسو بھر کر بولی۔ بھائی یہ کیا جھگڑا لایا جنگ و جدال کا سوال ہی نہیں ہے۔ تو میرا بھائی ہے۔ میں تیری بہن۔ جو بھائی کی شمشیر کو بہن کے سر سے غرض ہے، تو لے۔ یہ تیرے حوالہ ہے۔ یہ کہا اور سر جھکا دیا۔ اور جو مجھے میرا عذر سننے کی خواہش ہے۔ تو پل بھر بس تلوار کے نیچے نہ میل۔ اپنی عقل کی رہنمائی میں چل کر تو عقلمند ہے۔ تجھے چاہیئے کہ تو ذرا غور سے میرا عذر سماعت کرے اگر وہ قابل پذیرائی نہ ہوا۔ تو پھر جو تیرا دل چاہے کرنا۔

عمرؓ نے جب یہ بات بہن سے سُنی تو ذرا جھجھک گیا، تلوار نیچے کر لی، اور کہا کہ پھر بتا جلدی تو کیا کہتی ہے، وہ کہنے لگی کہ آخر تو بہن کے آیا ہے، کسی دشمن کے پاس تو نہیں آیا، ذرا تامل کر، یہاں بیٹھ اور حوصلہ سے سب بات سُن میری جان جاتی ہے تو جائے، مگر مجھے یہ افسوس تو نہ رہے کہ تم نے مجھ سے منصفی نہ کی، یہ سُن کر عمرؓ کا غصہ ذرا اور بھی ٹھنڈا ہو گیا اور بیٹھ گیا۔

بھائی بہن کی گفتگو

بہن بولی کہ بھائی عمرؓ، تقصیر تو میری یہی ہے کہ میں خدا اور اُس رسول پر کیوں ایمان لائی ہوں، میں نے بتوں سے کیوں منہ موڑا ہے، بھائی اگر یہی میرا جرم ہے تو مجھے اس کا اقبال ہے یہ درست ہے۔ میں نے ضرور ایسا کیا، اور کفر سے توبہ کی، بھائی جان، تو اگر اپنے تعصب کو ذرا دور کرے اور دل کے کانوں سے سُنے، تو میں تجھے ایک چھوٹی سی بات کہوں وہ یہ کہ اے جان خواہر اگر وہ کلام جس سے میں اتنی متاثر ہوئی ہوں کہ مجھ سے موت کا ڈر ہٹ گیا ہے، اگر تجھے سنایا جائے اور تیرے دل پر بھی ایسا ہی اثر پیدا کرے، جیسا کہ اُس نے مجھ پر کیا، تو پھر تو ہی بتا کہ تو

www.taemeernews.com

اپنے لئے کیا سزا تجویز کرے گا:

کیا سمجھی تو میرے قتل کا خونِ ناحق اپنی گردن پر لے گا؟ میں خدا کے نام پر جان دینے کو تیار ہوں اور مجھے مطلقاً موت کا ڈر نہیں ہے۔ مگر تو بھی ذرا دل میں اتنا ضرور سوچ لے کہ خدا کے حضور میں اس گناہ کبیرہ کا تو کیا جواب دے گا، جس کا مرتکب تو آج لوگوں کے بھڑکانے سے ہوا جا رہا ہے۔ تجھے بھی خدا کو جان دینی ہے۔ آخر تیرا بھی حساب کتاب ایک دن ہونا ہے، تو اتنا غافل نہ ہو۔ اور ناحق ظلم روا نہ رکھ۔ اے میرے پالوں سے پیارے بھائی اگر تو روزِ قیامت اپنی رہائی چاہتا ہے۔ تو خدا کے کلام کو سن۔ مانا کہ تو بڑا بہادر ہے اور زن بیر ہے۔ مگر میں مانوں تب اگر تو ایک مرتبہ کلام اللہ کو گوشِ ہوش سے سنے اور پھر بھی آمادہ بہ قتل رہے۔

اگر تجھے اس کے سننے میں کوئی تامل ہو رہا ہو۔ تو کم از کم اپنی پیاری بہن کی خاطر جس کی جان کے قصد میں تو شمشیر برہنہ لئے کھڑا ہے۔ ذرا دو گھڑی اس کلام کو سن تو لے۔ اگر اور نہیں۔ تو اسے یہ تسکین تو ہو جائے گی کہ اس نے کلام اللہ اس شخص کو سنایا جو کلام اللہ پر ایمان لانے کے "گناہ" میں اس کی جان لینے آیا تھا۔

میرے پیارے عمرؓ بس میری یہی آرزو ہے۔ کہ تو میری حیات کی خاطر اور اپنی عاقبت کی خاطر کلام الٰہی سن اور دل میں کچھ خوفِ خدا پیدا کر جس خدا نے تجھے انسان کے مرتبہ کو پہنچایا ہے۔

غرض آدمی اس کو نہ جانے گا۔ وہ ہو کیسا ہی صاحبِ فہم و ذکا

www.taemeernews.com

جیسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جیسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا۔

عمرؓ نے جب یہ گفتگو سنی تو دنگ رہ گیا۔ اُس کے جسم و جان پر حیرت سی چھا گئی اور وہ سوچ بچار کے بھنور میں پھنس گیا۔ کہ آخر یہ ماجرا کیا ہے۔ اجل اس کے سامنے کھڑی ہے۔ مگر اسے اندیشہ نہیں۔ میں اس کا قتل کرنے آیا ہوں۔ یہ پند و نصیحت کے سبق دیئے جا رہی ہے۔ کبھی اللہ کا نام لیتی ہے۔ کبھی کلام اللہ کا ذکر کرتی ہے۔ وہ آخر ہے کیا۔ جس چیز نے اسے اتنا اطمینان قلب دے رکھا ہے۔ اور اتنا دلیر بنا دیا ہے۔ بھلا وہ ہے کیا۔ دیکھوں تو سہی۔ بہن سے کہنے لگا اچھا لاؤ۔ مجھے وہ سنا دو۔ جو تم سنانا چاہتی ہو بہن اندر گئی۔ اور خبابؓ کو وہاں سے باہر لے آئی۔ اور آ سے سورۂ طٰہٰ پڑھ کر سنانے کو کہا:۔

"...... یہ قرآن اُس کے پاس سے اترا ہے۔ جس نے یہ زمین اور اونچے آسمان پیدا کئے ہیں۔ وہ رحمت والی ذات جس کا عرش بریں پر راج ہے، وہی خالق اور وہی مالک ہے ہر چیز کا، جو آسمانوں پر ہے اور جو اِن کے درمیان ہے اور جو کرۂ خاک کے تلے ہے، اے انسان تو منہ سے بول یا نہ بول، وہ بھیدوں کو اور بھیدوں سے بھی زیادہ چھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے، وہ تمام کائنات کا خدا ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، دنیا میں ہر ایک خوبی اور نیکی اُسی کے نام سے ہے.......... وہ گھڑی آنے کو ہے جیسے

www.taemeernews.com

ہیں نے سب لوگوں سے پوشیدہ رکھا ہے، وہ جزا کی گھڑی ہے، جب کہ ہر روح جیسا کرے گی، ویسا بھرے گی دیکھ وہ شخص جو اس پہ یقین نہیں لاتا، اور جو اپنی دنیا کی خواہش کا غلام بن رہا ہے، کہیں تجھے راہِ حق سے نہ روک دے، اور تیری تباہی کا باعث نہ ہو جائے........"

جوں جوں عمرؓ یہ سنتا گیا۔ اُس کا غصہ ٹھنڈا پڑتا گیا آخر اس نے تلوار میان میں ڈال لی۔ اور بے اختیار کہنے لگا:۔

پیاری بہن۔ یہ کیا حقیقت ہے۔ اس میں کوئی بھید ضرور ہے۔ ان بتوں سے تو اپنا ثابت نہیں بنتا، یہ زمین و آسمان یہ بنی نوع انسان کس نے بنائے، یہ کلام انسانی نہیں ہے، یہ کچھ اور ہی ہے، میری بہن تو میری خطا معاف کر۔ اور میرے قصور سے درگزر کر۔ مجھے اب کچھ ہوا جا رہا ہے، میں کیا جانوں یہ کیا ہے۔ میں کیا کرنے کو تھا، توبہ میری، میری توبہ، بہن اُٹھ چل اور مجھے لے چل اُسی کے پاس جس نے یہ کلام تم کو بتایا ہے۔ اور یہ روشنی تم کو دکھائی ہے۔

عمرؓ کا مشرف بہ اسلام ہونا

اس پہ یہ لوگ آنحضرتؐ کے گھر کی طرف روانہ ہو پڑے وہاں پہنچے، اور جا دروازہ کھٹکھٹایا چند ایک اور آدمی بھی یہاں موجود تھے، ان کو علم تھا، کہ عمرؓ آج سرورِ دو عالمؐ کا سر کاٹنے کو تلوار لئے نکلا ہوا ہے۔ بس گھڑی ہے کہ پل، آیا کہ آیا، جونہی کہ اُنہوں نے آہٹ سنی، سبھی چپ ہو کے رہ گئے، آنحضرتؐ خود اُٹھے۔ اور جا کے دروازہ کھولا، اور عمرؓ کو دیکھتے ہی بے ساختہ کہا کہ عمرؓ آخر کب تک تم

www.taemeernews.com

میری جان کے قصد میں رہو گے "

ادھر عمرؓ کو دیکھو۔ تو وہ گویا ایک تصویر بے جان ہے۔ دونوں ہاتھ باندھے، سر جھکائے آنکھیں زمین پر لگائے کھڑا ہے، بولنا چاہتا ہے۔ مگر لب پہ سکوت طاری ہے :-

عمرؓ اب آنحضرت کے قدموں پر گر پڑنے کو ہی تھا کہ آپؐ نے جھٹ سے اُسے گلے لگا لیا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ اب جو عمرؓ نے آپؐ کو روشن نگاہ سے دیکھا۔ تو حیرتِ حُسن اور رُعب رسالت سے اُس پر ایک سکتہ کا عالم طاری ہو گیا۔ جو جو حرکات اُس نے کی تھیں یا دوسروں کی انگیخت سے جن کا وہ موجب ہوا تھا یکے بعد دیگرے اُس کی آنکھوں کے سامنے آموجود ہوئیں پشیمانی نے شرم کے پسینے پر پسینے اُس کی پیشانی پر بہائے اور دیر تک اُس کے حوصلہ و ہمت جگہ پر نہ آئے، آخر جب دل نے ذرا قرار پکڑا اور طبیعت ٹھکانے پر آنے لگی، تو عمرؓ نے آپ سے مخاطب ہو کے کہا، کہ یا محمدؐ تو نے مجھے کیا کر دیا، تیرے کلام میں کیا اعجاز ہے، اور تیری زبان میں کیا تاثیر، مجھے آج وہ آنکھ نصیب ہوئی ہے، جس سے میں تیرا حُسن و جمال دیکھوں، اے شاہِ حُسن تو نے تو میرا دل لوٹ لیا، مجھ میں اب وہ تاب و تواں کہاں کہ میں کچھ کہہ سکوں جو کہوں تو یہ کہ مجھ پر نگاہِ کرم کر۔

بے حجابانہ درآ از در کاشانۂ ما	کہ کسے نیست بجز دردِ تو در خانۂ ما
فتنہ انگیز مشو کاکلِ مشکین بکشائے	تاب زنجیر ندارد دلِ دیوانۂ ما
گر بکبر آید و پرسد کہ بگو نسبت تو کیست	گر بہ انکس کہ ربود ایں دلِ دیوانۂ ما

www.taemeernews.com

آپ نے عمرؓ کو داخل اسلام کیا۔ عمرؓ کے بیعت کرنے سے مسلمانوں کا رسوخ اور بھی بڑھنا شروع ہوگیا۔

حمزہؓ کا مشرف باسلام ہونا

ان ہی ایام میں ایک اور واقعہ بھی ایسا ہی پیش آیا تھا حمزہؓ آنحضرتؐ کے رشتہ میں چچا تھے۔ اور آپؐ سے بہت مانوس تھے، ایک دن حمزہؓ شکار کھیل کر جو واپس آئے، تو لونڈی نے کہا، صاحب آج ابوجہل نے ایسے ایسے نازیبا کلمات محمدؐ کو کہے ہیں کہ مجھ سے تو سنا بھی نہ جاتا تھا وہ بچارا بولا تک نہیں، اس نے زبان تک نہ ہلائی۔ آفرین ہے اس کے حوصلہ پر، اس نے اف تک نہیں کی میں تو مرکھپی ہوگئی۔ کہ ہمارے محمدؐ کو یہ اتنا ذلیل و رسوا کریں، اور ہم منہ دیکھا کریں، بھلا اس غریب کا قصور ہی کیا تھا۔ اور اس نے ابوجہل کا بگاڑا ہی کیا تھا، حمزہؓ کو یہ بات سن کر بڑا رنج پیدا ہوا۔ اور انہیں اس قدر طیش آیا، کہ غصہ انتقام بن کر سر پر سوار ہوگیا۔ اس نے نہ حیلہ کیا نہ حجت، سیدھے ابوجہل کے گھر کی راہ لی ہاتھ میں صرف کمان تھی، یہی کمان اس نے ابوجہل کے سر پہ دے ماری اور اسے زخمی کر کے چھوڑا، اور اس سے کہا کہ تو نے کیا گھمنڈ اپنے دل میں بنا رکھا ہے، تجھے خبر نہیں۔ کہ محمدؐ میرا برادر زادہ ہے، حمزہؓ نے وہاں سے واپس آکر تمام واقعہ آنحضرت صلعم کو سنایا اور مشرف باسلام ہوگئے۔ عمرؓ اور حمزہؓ کی شمولیت سے جماعت اسلام کو بڑی تقویت پہنچی، کیوں کہ یہ دونوں بڑے رعب و رسوخ والے شخص تھے۔

www.taemeernews.com

سردار طفیل کا ایمان لانا اسی اثنار میں ایک بڑا بھاری ذی عزت رئیس طفیل نامی اپنے کام کاج کے لئے مکہ میں آیا، لوگوں نے اُس کا بڑا استقبال کیا، اور اُس کی بڑی خاطر تواضع کی، باتوں ہی باتوں میں اُس سے یہ تذکرہ بھی ہوا کہ یہاں ہم میں ایک شخص محمد نام ایسا پیدا ہوگیا ہے، کہ اُس نے اپنے باپ دادا کا نام بدنام کردیا ہے، اور ہمارے آباد اجداد کی عزت خاک میں ملادی ہے، خانۂ کعبہ کے بت جن کا دیا ہم کھاتے ہیں اور جن کے سایۂ تلے ہم رہتے ہیں اُن کی یہ توہین کرتا ہے، اور اپنے پرائے کسی کی نہیں سنتا، طفیل نے کہا، کہ آخر اُس کا اعتقاد کس پر ہے، لوگوں نے کہا، کہ وہ کسی ایک کا ذکر کیا کرتا ہے، کہ یہ تمام دنیا اُس نے بنائی ہے، مگر ہم لوگ تو کان بند کرلیتے ہیں، اور حتی الامکان اُس کی آواز اپنے تک پہنچنے ہی نہیں دیتے، آپ ہمارے شہر میں تشریف لائے ہیں، ذرا محتاط رہنا، وہ بڑا جادوگر ہے، اور اُس کا کلام سحر سامری ہے، جو ایک دفعہ سن پاتا ہے وہ اُسی کا ہو جاتا ہے۔ ایک دن ایسا سبب ہوا کہ آنحضرتؐ قرآن پڑھ رہے تھے کہ طفیل پاس سے گذرا، وہ ہٹ دھرم آدمی نہ تھا، ہر چند مشرکین نے اُسے اُسے ہدایت کردی تھی، مگر وہ سنتا ہی رہا، کچھ ایسا متاثر کلام اللہ سے ہوا، کہ جب آنحضرتؐ نماز وظیفہ سے فارغ ہوکر گھر کو چلے، تو یہ بھی پیچھے پیچھے چلا گیا، آپ بہت تیز رفتار تھے، اسے راستہ میں تو موقع ہی بات کا نہ ملا، جب آپ گھر پہنچے تو طفیل حضورؐ کے سامنے آکے دوزانو بیٹھ گیا، وہ ایک بڑا صاحب جاہ و جلال تھا، مگر اُسے اپنے رتبہ کی کچھ بھی پرواہ اُس وقت نہ رہی۔

www.taemeernews.com

اُسے آئی دھن پریم کی اور لگی لگن پریتم کی ۔ عشق اللہ نے اُس کے اندر ایک ایسا جوش مارا کہ اُس کا من محبت کی مستی سے مسرور ہو گیا،

دلم کز بادۂ جبار شد مست — تنم از صحبت دلدار شد مست
بہ مے خانہ گذر کردم چو دیدم — خطیب و قاضی و خمار شد مست
ازیں مے جرعۂ پاکاں چشیدند — جنید و شبلی و عطار شد مست
گلستان ارم را سیر کردم — نجو دیدم سر بسر گلزار شد مست
ازیں مے جرعۂ دادند بمنصور — انا الحق میزد و بر دار شد مست
بروح پاک شمس الدین تبریز — کہ ملا بر سر بازار شد مست

طفیل نے حضور میں عرض کی کہ :۔

یا محمد تیری آواز جو میرے کانوں پڑی ۔ وہ میرے ہوش و خرد لے گئی۔ میں اسی لئے تیرے قدم بقدم چلا آیا ہوں ۔ اب میں تیرا دروازہ چھوڑنے کا نہیں ۔ لوگ کہتے تھے جو تجھ سے ملتا ہے ۔ وہ تیرا ہی ہو جاتا ہے ۔ بس مجھ سے وہی ہوئی ۔ یہ کلام جو پڑھ رہا تھا ۔ میں نے سُنا ۔ وہ میرے دل میں گھر کر گیا۔ مجھے بتائیے یہ کیا ہے ۔ مجھے سب کچھ سمجھائیے مجھے اپنا خدا دکھلائیے۔ ضرور کوئی خدا ہے اور بالضرور تو اُس کا پیغمبر ہے ۔ یا محمدؐ! مجھے تیری روشنی میں نور نظر آرہا ہے ۔ میری آنکھ اب کھلی ہے ۔ اے شہنشہ خوبروں تیری خوبی کی جناب میں ایک ہے نوا گدا دستِ سوال دراز کئے کھڑا ہے ۔ دے اُسے زکوٰۃ حُسن اپنے نام کی اور اپنے خدا کے نام کی ۔ یا محمدؐ کر ایک نگاہِ مہر ادھر بھی۔

www.taemeernews.com

سیمیں ذقنا سنگدلا لالہ عذارا ۔۔۔ خوش کن بنگاہے دل غمدیدۂ مارا

من چوں گذرم از سر کوئے تو کہ آنجا ۔۔۔ یارائے گذشتن بنود باد صبارا

جامی نکند جز ہوس بزم تو لیکن ۔۔۔ در حضرت سلطاں کہ دہد بار گدارا

بھلا طفیل رضؓ جیسا نامی گرامی شخص، بارعب و بارسوخ سردار مشرف باسلام ہو، اور مشرکین، کہ خاموش رہیں، یہ کہاں ممکن تھا، اُن کے تو تن بدن میں آگ لگ گئی۔

www.taemeernews.com

باب ۷

مصیبت پر مصیبت

خدیجہ کی رحلت ان ہی ایام میں آپؐ کو ایک بھاری مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت خدیجہؓ دفعتاً بیمار ہو گئیں۔ ان کا آخر وقت آپہنچا، اور طائر روح جسم خاکی سے پرواز کر گیا۔ مومنین کو ام المومنینؓ کی وفات کا بڑا بھاری صدمہ گذرا، مگر سید المسلمینؐ کے دل پر جو صدمہ صدمۂ اول کے گذر جانے سے ہوا، اُس کا رقم کرنا قدرتِ قلم سے باہر ہے۔ جو چوٹ نبی اللہؐ کے دل پر اس پاک روح کے گذر جانے سے پہنچی، جس نے تمام عالم میں سب سے پہلے آپ کی نبوت تسلیم کی تھی، اُس کا بیان طاقت انسان سے بعید ہے۔ جس حبیب خدا کا خدیجہؓ جیسا محب اُس کے پہلو سے کنارہ کر گیا ہو، اُس کے غم واندوہ کا تذکرہ بشر کے مقدور سے دور ہے۔

اس موت سے یک قلم آپ کے سر پر ایک کوہِ غم آٹوٹا، اور یہ لازم تھا، کیونکہ خدیجہؓ بڑے پایہ کی رفیق اور بڑی خوبی کی بی بی تھیں، خدیجہ وہ تھیں جس نے اپنا زر ومال اپنا جاہ وجلال اُس ماہِ جمال پر تصدق کر دیا تھا، اپنے پر یتیم بچی کے چین کو اپنا سکھ اور اُس کے درد کو اپنا دُکھ بنا لیا تھا، اور اپنے

www.taemeernews.com

پرانوں سے پیارے پیا کی پوجا اپنا دھارن دھارلیا تھا، ایسی روح کی دنیا سے رحلت اگر آنحضرت صلعم کی خوشی کی رحلت نہ ہوئی تو اور کیا ہوئی رفیقہ حیاتؓ کی یاد اس شہ دوعالمؐ کے صفحہ دل پر ایسی نقش ہوئی کہ پھر اپنی زندگی کے ساتھ ہی گئی، آپؐ خدیجہ کو بڑی ... نگاہ سے دیکھتے تھے، اور اور فرماتے تھے، کہ دنیا میں چار عورتیں نہایت اعلیٰ درجہ پا چکی ہیں، حضرت عیسیٰ کی ماں مریمؑ فرعون کی بیوی آسیہؑ آنحضرت صلعم کی زوجہ خدیجہؓ اور آنحضرتؐ کی لڑکی (خدیجہ کے بطن سے) فاطمہؓ ۔

ابوطالب کی وفات

خدا کی قدرت، مصیبت پر مصیبت نے آپ کو دکھایا، اسی سال بزرگ ابوطالب بھی راہی ملک عدم ہوگئے، وہ دادا کا جانشین اور باپ کا قائم مقام چلتا ہوا، وہ یتیم کا والی اور نابالغ کا سرپرست چل بسا، یکایک آپؐ کے دل کو درد نے آگھیرا اور طبیعت پہ قلق نے قابو پالیا، دل میں بار بار یہی خیال آتا، کہ میرے لئے میری دلدار خدیجہ اور میرے جاں نثار چچا نے کیا کچھ نہ کیا، کیا جان کی راحت اور کیا تن کا آرام، سب ہی کچھ انہوں نے چھوڑا، مگر عمر بھر وفا سے منہ نہ موڑا، کیا آج میں اس دنیا میں بغیر ان دلداروں کے ہوں انسان مدد ارمان، اب میرے دکھ میں کوئی روئے گا، اور کون میرے درد میں شریک حال ہوگا، ایک زمانہ میرے ساتھ جنگ و جدل پر ہے، اور ایک دنیا میرے قتل پر آمادہ، اب کون میرے دکھے دل کو سہارا دے گا، اور کون اس آتما کی ڈھارس بنے گا۔

www.taemeernews.com

دعا بدرگاہ مولیٰ اے میرے مولا میری مدد کر، میرے کارساز، میرا بگڑا کام بنا، مجھے فتنہ سے بچا، کہ میں بہت ذلیل ہو چکا ہوں، تو بندہ نوازی کر، کہ میں تیرے کمتر بندوں سے ہوں اے پاک ذات تو میرے گناہوں پر چشم پوشی کر کہ میں مستحق چشم پوشی ہوں، اے کریم مجھ پہ نظر کرم کر کہ میں ملتجی کرم ہوں" اے خداوند میں اپنے ضعف و ناتوانی اور مصیبت و پریشانی کا حال تیرے سوا کس سے کہوں، مجھ میں صبر کی طاقت اب تھوڑی رہ گئی ہے مجھے اپنی مشکل حل کرنے کی کوئی تدبیر نظر نہیں آتی، میں اب سب لوگوں میں ذلیل و رسوا ہو گیا ہوں، اے خداوند عالم، تیرا نام ارحم الراحمین ہے، عاجزوں کی عذر پذیری اور مظلوموں کی دستگیری تیری خاص صفت ہے، اے پروردگار تو ہی ہر شکستہ حال کا مددگار رہے، اور یہ عاجز تیری عنایت اور مدد کا ہر دم اُمیدوار ہے، نہایت کمزور ہوں، لیکن اے رحیم تیرا رحم میری اُمیدوں سے بہت زیادہ وسیع ہے، تیری رحمت کا نور دین و دنیا کی تاریکیوں کا دُور کرنے والا ہے، یہ طاقت تیرے سوائے اور کسی میں نہیں۔"

تا ابد یا رب ز تو من لطف ہا دارم اُمید
از تو گر اُمید بُرم از کجا دارم اُمید

ز لینم عمرے بسے چوں دشمناں دشمن بگیر
بیوفائی کردہ ام از تو وفا دارم اُمید

ہم فقیرم ہم غریبم بیکس و بیمار و زار — یک قدح زاں شربت لا اشفا دارم امید

نا امیدم از خود و از جملۂ خلق جہاں — از ہمہ نومیدم اما از تو میدارم امید

منتہائے کار تو دائم کہ آمرزیدن است — زانکہ من از رحمت بے منتہا دارم امید

ہر کسے امید دارد از خدا و جز خدا — لیک عمرے شد کہ از تو من ترا دارم امید

ہم تو میدانی من چہا کردم تو پوشیدی بلطف — ہم تو میدانی کہ از تو من چہا دارم امید

روشنی چشم من از گریہ کم شد اے حبیب — ایں زماں از خاک کوئے تو توتیا دارم امید

www.taemeernews.com

باب ۸

ہجرتِ مدینہ

طفیلؓ تو اپنے کام کاج سے فارغ ہوکر اور اسلام کا سہرہ اور رنگٹ ماتھے پہ باندھ کر واپس اپنے وطن کو چلے گئے۔ مگر آنحضرتؐ کے لئے نئی اذیتیں مصیبتیں پیچھے چھوڑ گئے مکہ والے پہلے ہی سے جلے بھنے بیٹھے تھے۔ اب طفیل کے قبولِ اسلام سے ان کے اندر آگ اور بھی بھڑک اٹھی۔ کفار نے آپؐ پر لعن کرنے میں کوئی حد نہ چھوڑی اور ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ آنحضرتؐ کے دردوں کی حقیقت اب ناگفتہ بہ تھی۔ نہ بزرگ ابوطالب سا دردمند چچا پاس تھا۔ نہ حضرت خدیجہؓ سا غمگسار پہلو میں۔ اس پر آگے۔ دن نیا عذاب اور روز نیا عتاب۔ جوں جوں دنیا کے دکھ بڑھتے گئے۔ عشقِ الٰہی کا درد بھی ساتھ ساتھ بڑھتا گیا۔ محبتِ مولا اور ہجرِ حق نے دنیا کی منزلیں اب اور بھی دشوار کر دیں۔

مکانِ یار دور و من ندارم طاقتے در دِل
عجب در مشکل فتادم چساں طے سازم ایں منزل
کیا کہوں کس سے کہوں دیس پیا کا دُور
اُڑ نہ سکوں گر گر پڑوں رہوں ٹھور کی ٹھور

www.taemeernews.com

جب ان ظالموں کا ظلم برداشت کی حد سے بہت بڑھ گیا تو آپؐ نے اُمت کو حکم دیا کہ جو بھی اپنے برادران دین کی جو حبشہ ہجرت کر گئے تھے پیروی کریں مگر بجائے حبش کے یہ اب مدینہ کا رخ کریں، کیوں کہ اُس نگر کی دھرتی دھرم کے لیے دے کو اچھا مانتی ہے، چند ایک مدنی آنحضرتؐ کی بیعت بھی کر چکے تھے اور باہر سے بھی اب خالی خال مسلمان مدینہ آنے شروع ہو گئے تھے۔ اس لئے آپؐ نے حبش سے مدینہ منورہ کو ترجیح دی ؛۔

جدید منصوبہ آنحضرتؐ کے قتل کا — مومنوں نے ایک ایک دو دو کر کے مکہ سے نکلنا شروع کر دیا۔ اور رفتہ رفتہ سب کے سب ہی شہر سے باہر چلے آئے، باقی یہاں اب حضرت نبی اللہ محمدؐ علیؓ اور ابو بکرؓ مع اپنے اپنے عیال اطفال رہ گئے۔ قریش مکہ نے جب یہ حالت دیکھی تو انہوں نے صلاح ٹھیرائی کہ محمدؐ سرغنہ جو کہ اب اکیلا ہے۔ ہمرا ہی اس کے صرف دو تین ہی بکس ہیں۔ اُس کو یہاں سے جیتا جی نکلنے نہ دیا جائے۔ اب وقت ہے۔ اُس کا کام تمام کر دیا جائے اس نے اپنا ایک گروہ حبشہ بھیج دیا ہے۔ پس ماندگان کو اب اس نے مدینہ کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ اب بات ایسی کرو کہ یہ یہاں سے بچ کر نہ نکلنے پائے ؛۔

مگر جائے اُستاد خالی است۔ ابو جہل بول اُٹھا۔ کہ یہ صلاح سوشھ تو سب صحیح ہے لیکن محمدؐ کے قتل کرنے کے لئے ایک آدمی مخصوص کر دینا مناسب نہ ہوگا۔ بالکل ممکن ہے کہ اُس کے وارثوں سے کوئی

www.taemeernews.com

شخص ایسا نکل پڑے جو قاتل سے قتل کا انتقام لے یا "خوں بہا" کا مطالبہ کرے۔ اگر معاملہ یہ صورت پکڑ گیا۔ تو بات بگڑ جائے گی۔

. . . . یہ سے یہ تجویز پیش کی۔ بجائے اس کے کہ کوئی خاص آدمی اس قتل پر امور کیا جائے۔ بہت سے آدمی اکٹھے ہو کر محمد پر جا کے ٹوٹ پڑیں اور وہیں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں یہ رائے سب کو پسند آئی اور سب نے اس منصوبہ کی داد دی۔

جب یہ بحث ختم ہو گئی، اور صلاح قتل بے گناہ کی پک گئی تو ابوجہل چند ایک اپنے ہمراہی ساتھ لے کر قتل کی نیت سے گھات میں جا بیٹھا۔ یہ لوگ اب منتظر تھے کہ جب موقع پائیں محمد کی لہو کے پیاسے خنجر آپؐ کے خون سے سیراب کر لائیں، اور مکہ کے قتل کرنے میں عزت عام پائیں۔ شان ایزدی دیکھئے۔ کہ آنحضرت نے بھی ہجرت کے لئے یہی رات منتخب کی تھی۔ دشمنوں نے گھر گھیر رکھا تھا۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو جگایا اور فرمایا۔ کہ میرے بستر پر سو جاؤ۔ علیؓ نے بخندہ پیشانی اس حکم کی تعمیل کی۔ آپ نے وضو کیا۔ نماز پڑھی اور دروازہ کھولا۔ دیکھا تو بہت سے قاتل دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔ اس وقت ان میں سے نکلنے کا حوصلہ وہی کر سکتا تھا جس کو اپنے خدا پر پورا بھروسہ ہو۔ آپ نے قاتلوں کی کچھ پروا نہیں کی اور ان کے سامنے سے گذرتے ہوئے چلے گئے۔ اور ابوبکرؓ کے گھر جا پہنچے۔ وہاں سے ابوبکرؓ کو ساتھ لیا اور رات کی تاریکی میں طواف کیا۔ اور فرمایا اے واحد خدا کے عبادت گاہ میں تیرے قریب رہنا اور تیری خدمت کرنا چاہتا ہوں مگر یہ بت پرست مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔ اس لئے جدا

www.taemeernews.com

ہوتا ہوں انشاء اللہ پھر ملوں گا۔

یہاں سے آپ آگے بڑھتے گئے۔ اور مکے کے حدود سے آگے نکل گئے۔ اور جب صبح ہوئی۔ تو قاتلوں نے دروازہ توڑا۔ دیکھا تو علیؓ مزے کی نیند سوتے تھے۔ حیران رہ گئے۔ پوچھا محمدؐ کہاں ہیں۔ علیؓ نے جواب دیا مجھے کیا معلوم۔ وہاں سے وہ دوڑے ہوئے ابوبکرؓ کے گھر پہنچے۔ مگر وہاں کیا رکھا تھا۔ غصہ اور کدورت کا بھوت ان کے سر پر ایسا سوار ہو گیا کہ ان کی شکل ڈراؤنی اور صورت مہیب بن گئی۔ رنگ ان کا غصے سے کالے ناگ سا ہو گیا اور آنکھوں سے خون برسنے لگ گیا۔ اور کیوں نہ ہوتا ان کے ہاتھ سے ایک تو شکار ہو جاتا رہا، اور دوسرے خجالت وندامت شہر بھر کی ان کو اٹھانی پڑی، کہ یہ سب کچھ کیا بھی مگر پھر بھی ہاتھ کچھ نہ آیا، ان لوگوں نے دیوانہ وار مکہ میں شرق سے غرب اور شمال سے جنوب دوڑ دوڑ کر چپہ چپہ زمین چھان ماری، مگر وہ کامیاب ان کو حاصل نہ ہوا، اور نہ وہ صید ان صیادوں کے ہاتھ نہ چڑھا دشمنوں نے بڑے بڑے انعام واکرام رکھے، کہ جو بدکردار اس نیکوکار کی گردن کاٹ کر لائے گا، اسے بہت کچھ مال ومتاع دیا جائے گا، مگر کہاں رسول خدا کہاں بندہ کہتر کجا رام کجا ٹیں ٹیں۔

غار کے منہ پر عنکبوت کا جالا آنحضرتؐ نے غار ثور میں جو مکہ سے ڈھائی میل کے فاصلہ پر تھی۔ آپناہ لی۔ ابوجہل کا گروہ اس غار کے عین سامنے سے گذرا۔ مگر آپ کو ایسا دکھائی دیا۔ جیسا کہ غار کے منہ پر ایک عنکبوب نے جالا بن دیا ہے۔ بلکہ ایک تنزی نے اس پر

www.taemeernews.com

انڈے بھی دے دیئے ہیں۔ ان لوگوں نے یہ تصور کر لیا۔ کہ اگر یہاں کوئی آدمی اندر داخل ہوا ہوتا۔ تو اس غار کے منہ پر جالا کیسے بنا رہتا۔ اس لئے وہ اندر داخل ہی نہ ہوئے اور پاس سے گذر گئے۔

الغرض جو جو راستے اپنی بدعملی کو سرانجام دینے کے لئے ان بداعمالوں کو سوجھے۔ آن سبھی پر انہوں نے عمل کیا۔ مگر ان کو مرادِ دِل حاصل نہ ہوئی۔ خاتم النبیینؐ کا خاتمہ کرنے والے اپنی کرتوتوں کا آپ ہی خاتمہ کر کے آخر دست حسرت مل کے بیٹھ گئے۔ آنحضرتؐ تین روز کے بعد غار سے نکل کر مدینہ آ پہنچے، ادھر علیؓ بھی دشمنوں کے داؤ پیچ سے بچ کر آپؐ کے پاس مدینہ آ گئے۔

اے آمدنت باعث آبادیٔ ما

مدینہ میں آنحضرتؐ کی آمد مومنین مدینہ کو موہن کا مکھڑا دیکھ چاند چڑھ آیا، مسرت کی مدد سے مسرور ہوئے جاتے تھے اور کسی کے پریم میں چور۔ جگہ جگہ انہوں نے شادیانے بجائے، اور گھروں میں گھی کے چراغ جلائے، ہر شخص آپؐ سے یہی کہتا تھا کہ میرے ہی گھر چلئے اور قیام کا شرف مجھے ہی دیجئے اگر محبت میں رشک نہ ہو۔ اور عشق میں رقابت نہ ہو، تو پریم کی جوت کا دیا بھلا کیوں کر جلے۔ لوگ بے قرار ہوئے جاتے تھے کہ دیکھئے آج یہ محمدی مہمان کسے اپنا میزبان منتخب کرتا ہے اور کسے آج یہ عزت ابدی بخشتا ہے، آنحضرت صلعم امت کا یہ شوق و رغبت اور یہ جوش محبت دیکھ کر بڑے بشاش تھے، ساتھ ہی آپؐ کو یہ احساس بھی تھا کہ کسی کا دل نہ دکھے۔ جو شخص اپنے دشمن کی دل آزردگی برداشت نہ کر سکتا تھا، وہ بھلا اپنی امت کے کسی بشر کی

www.taemeernews.com

دل شکنی کب گوارا کرتا۔ آپ نے سب کو مخاطب ہو کے کہا۔ کہ بھائی مسلمانو۔ میں اپنی اونٹنی کی مہار چھوڑ دیتا ہوں، جہاں وہ جا کے ٹھیر جائے۔ بس وہی میرے ٹھکانے کی جگہ ہو گی، تم سب اس پر رضامندی ظاہر کرو، سب نے آمین کہی، اب ہر ایک منتظر تھا۔ کہ دیکھئے کس کی قسمت آج رنگ دکھاتی ہے۔ مگر ایوبؓ انصاری کے نصیب کا بھی تو کوئی ہی پیدا ہوا کرتا ہے، ذات حق کو اس کا نام عالم میں قائم رکھنا تھا: اونٹنی اس کے گھر کے آگے آ کے ٹھیر گئی، بیچارہ ایک مفلس مومن اور بیکس بشر تھا، مگر بھاگوں کا بڑا دھنی نکلا۔ اونٹنی کا وہاں ٹھیرنا تھا کہ لوگ اسے مبارک پر مبارک دینے لگے اور اس کے اپنے دل کی خوشی اور مسرت کی تو کوئی حد ہی نہ رہی۔ جس جگہ محمدیؐ ناقہ جا کے بیٹھا تھا وہاں اب تک مسجد نبوی موجود ہے، اسے آنحضرتؐ نے خود اپنے دست مبارک سے اور اپنے اصحاب کی شمولیت سے کچی اینٹوں اور کھجور کی لکڑیوں سے کھڑا کیا تھا۔

آغازِ اذان مسلمانوں کی تعداد جوں کہ اب بڑھ رہی تھی مسجد میں نماز کے لئے گھر گھر جا کے لوگوں کو بلانا کٹھن معلوم ہونے لگا، آنحضرت صلعم نے اصحاب سے صلاح پوچھی کہ کوئی ایسی تجویز بتائی جائے جس سے سب ہی کو نماز کے لئے ٹھیک وقت پہ اطلاع مل جایا کرے کسی نے کہا، گھنٹا بجاؤ کسی نے کہا آگ جلاؤ کسی نے کہا ناقوس کھنکاؤ، لیکن ہر کس بقدر ہمت اوست۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے کہ ان بیجان چیزوں سے جو بھلا کام لیتے ہو، کیوں نہ انسان خود انسان کو اور خدا کے نام سے بلائے، تاکہ لوگوں کو یہ علم بھی ہو جائے کہ خدا کی عبادت عبادت کے لئے بلایا جا رہا ہے، آنحضرتؐ نے یہ تجویز پسند کی۔ آغاز اذان اس طرح پر ہوئی

www.taemeernews.com

حصّہ سوم

سردارِ مدینہ
جنگِ اقمر
جنگِ بدر
جنگِ اُحد
جنگِ خندق
جنگِ خیبر
جنگِ موتہ
جنگِ ہوازن

باب ۹

حضورِ اکرمؐ کا سردارِ مدینہ ہونا

آنحضرتؐ نے مدینہ کے باشندوں میں قومیت کی ایک رُوح پھونک دی تھی، کیا مسلم کیا کفار اور کیا مہاجر کیا انصار، سبھی نے ایک دوسرے سے اتحاد اور اتفاق کا سبق سیکھ لیا، اور وہ پُرانی عرب عادت اور بُرے خصائل ترک

www.taemeernews.com

کردیجئے۔ آپ نے انہیں یہ بخوبی ذہن نشین کرایا کہ خواہ ہم میں اختلافات کچھ بھی ہوں مگر ہم لوگوں کو قومیت کا احساس رکھنا لازم ہے، بغیر اس کے کوئی قوم فلاح نہیں پا سکتی، اگر ہم لوگ باہمی تنازعات میں ہر وقت اُلجھے رہیں گے تو دائمی کسی نہ کسی غیر کی اطاعت میں ہی رہیں گے۔ ہر بشر کو چاہئیے کہ مقدم خیال وہ اپنی قوم کا دل میں رکھے، اور اپنی ذاتی خواہشات کو قومی خیالات پر کبھی ترجیح نہ دے، جو شخص ترجیح دیتا ہے وہ انسان کے درجہ سے اُتر کر حیوانوں کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ شیوہ حیوان کا ہے کہ وہ صرف اپنا ہی پیٹ پالن کر سکتا ہے، ہم جنسوں کا اسے کچھ فکر نہیں ہوا کرتا، کیونکہ اسے سوچ اور سمجھ کی طاقت اللہ نے اتنی ہی عطا کی ہے، مگر انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔ اس لئے کہ اسے فکر کی طاقت خدا نے دی ہے، لازم ہے کہ تم انسان کا جامہ پہن کر انسان کے خصائل اختیار کرو، اور اپنی قوم کا ہر وقت خیال مقدم رکھو، قومیت کا سب سے اول اصول یہ ہے، کہ قومی معاملات میں امتیاز فرقہ و جماعت بلاوجہ نہ رکھو، اسے تعصب کہتے ہیں، یہ ہٹ دھرمی ہے، اور اس نے اکثر قوموں کو دیمک کی طرح کھا لیا ہے اے مدینہ والو، یہ تعصب بُری بلا ہے، اس سے بچنا،

بارہا نالید و گفت اے قوم ما بیدار شو

لوگ اس نصیحت پر کاربند ہونے لگے، اور ان میں یکجہتی اور یگانگت کے آثار بھی نمودار ہونے لگ گئے۔ اب اُن کو خود بخود ایک ایسے شخص کی ضرورت محسوس ہونے لگی جو قوم کا راہ نما ہے، گری ہوئی قوم کا یہ خاصہ ہے کہ ہر یک اپنے آپ میں یہی سمجھتا ہے، کہ "ہم چو ما دیگرے نیست" ہر یک دوسرے کے عیب چھانتا رہتا ہے،

www.taemeernews.com

مگر اپنے عیوب کی اصلاح نہیں کرتا، ہر ایک دوسرے سے اختلاف رائے رکھتا ہے، مگر متفق الرائے ہونے کی کوئی سعی نہیں کرتا۔

سردار مدینہ

اہل مدینہ کی جب حالت شد مرنی شروع ہوئی تو انہوں نے فوراً ہی یہ اپنے آپ میں تاڑ لیا۔ کہ ان کا پرانا رویہ ایک شتر بے مہار کا سا تھا۔ جدھر جس کا منہ اٹھا۔ ادھر ہی چل دیا نہ کسی سے صلاح تھی نہ کسی کا مشورہ۔ تنظیم کی طاقت اُن پر پہلی دفعہ اب نمایاں ہونے لگی۔ جتھہ بندی کی خوبی اور جتھہ دار کی ضرورت اُنہیں پہلی مرتبہ اب محسوس ہوئی لیکن اب اُن کو ایک سردار مل گیا تھا۔ جس سے بڑھ کر سلیم الرائے۔ ہر ایک کی ضرورت کو سمجھنے والا۔ ہر ایک کی بھلائی کا خواہاں دنیا نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ یعنی دنیا بھر کے سرداروں کا سردار۔ "مہاجرت" محمدؐ ہی تھا۔ آپؐ کے اوصاف حمیدہ سرداروں سے بہتر تھے۔ اور صفاتِ ستودہ تاجداروں سے بڑھ کر مسلم و نا مسلم مدینہ کے بخت خفتہ بیدار ہوئے۔ اور سب نے بالاتفاق آنحضرتؐ کو اپنا سردار مان لیا۔ اب آپ حاکم مدینہ منورہ تھے۔ مگر ایسے حاکم جو دلوں پر حکومت کرتے تھے۔ جو نہ تخت رکھتے تھے نہ تاج۔ مگر جس کا حکم سینوں میں دلوں کو لرزا دیتا تھا۔ آپ کی اُمت پر جو تعدی نا مسلم لوگوں نے روا رکھی۔ وہ تو در کنار رہی مسلمانوں کی عورتوں اور بچوں کے ساتھ جو بداخلاقی اور بیرحمی کفار نے کی۔ اسے سن کر جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ عرصہ دراز تک یہ لوگ خاموش رہے۔ آخرش مجبور ہو گئے۔ جب جان پر آ بنے تو ظالم کے پنجہ سے اپنی اور اپنے بال بچہ کی جان بچانا انسان پر ایک فرض اعلیٰ ہو جاتا ہے دنیا میں آخر ہر چیز کی ایک حد ہوا کرتی ہے۔ یہاں معاملہ حد سے کہیں زیادہ بڑھ گیا

www.taemeernews.com

تھا۔ جل جس قدر بھی فیتل اور ٹھنڈا ہے مگر آگنی کی تپش سے وہ بھی اسی طرح تپ جاتا ہے اور ایسے ہی جلاتا ہے۔ جیسے کہ آگنی خود۔

اِن سِیتل سبھاؤ اور نیک خو مسلمانوں کو مشرکین مکہ نے آگ کے ایک جلتے جلتے تندور میں ڈال دیا تھا۔ اُن کی بے کسی کا یہ عالم تھا کہ اُن کے لئے اب نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن" تھی۔ جائیں تو کہاں۔ اور کریں تو کیا۔

تنگ آمد بجنگ آمد مسلمان آسودہ لڑائی سے بہت کتراتے تھے۔ دراصل وہ لڑائی کی طاقت بھی نہ رکھتے تھے۔ اُن کا ایک گروہ مکہ سے نکل کر حبشہ چلا گیا تھا۔ دوسرا مشرکان مکہ کی تعدی سے تنگ آکر مدینہ میں ہجرت کر آیا تھا۔ آنحضرتؐ نے خود غاروں میں جا پناہ لی۔ طرح طرح کی اذیت و مصیبت اُٹھائی۔ مگر لڑائی کا قصد نہ کیا

ایسے فرقہ پر یہ گمان لانا کہ وہ ملک گیری کی تمنا میں آمادہ جنگ رہا کرتا تھا۔ ایک امر نا واجب ہے۔ یہ خیال کہ ایک مٹھی بھر مسلم اُٹھ کر عرب کے وحشی و خونخوار کفار سے لڑائی پر تلے رہتے تھے۔ قرائن قیاس نہیں ہو سکتا۔ اتنی تھوڑی بساط سے ایک پہاڑ سے جا ٹکرانا یہ اُسی کا کام ہو سکتا ہے جس کا اپنا سر پھرا ہوا ہو۔ آنحضرتؐ جیسے "عقلِ کل" کی نسبت یہ خیال پیدا کر لینا کہ وہ اپنی جماعت کو ایسی مصیبت میں پھنسانے سے بھی گریز نہ کرتے تھے۔ ایک بے سمجھ مورکھ اور جاہل اجہل ہی کا کام ہو سکتا ہے قوی شہادت اس امر کی موجود ہے۔ کہ جہاں جہاں مسلمانوں نے ہتھیار اُٹھائے۔ یا تو اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو دشمنوں کے پنجہ سے چھڑائیں۔ اور یا اس لئے کہ دوسرے مظلوموں کو ظالموں سے نجات ملے۔ اور اسلام کا نام دنیا میں قائم رہ جائے

www.taemeernews.com

باب ۱۰

جنگِ بدر

ایک شخص عبداللہ بن اُبی مدینہ کا باشندہ جو شوقِ شاہی دماغ میں رکھتا تھا۔ اس کا خیال تھا۔ کہ وہ مدینہ والوں کا بادشاہ بن جائے گا۔ اُس نے ایک تاج بھی اپنے لئے تیار کرا لیا تھا۔ مگر آنحضرت کی تشریف آوری سے یہ تاج دھرا رہ گیا۔ آپ کے اقبال اور روز افزوں جلال کا حاسد ہو گیا۔ مکہ والے تو پہلے ہی آپ کی جان کے دشمن تھے، دشمن کا دشمن دوست ہوا کرتا ہے، اس لئے اُن سے گانٹھ لی اور اندر ہی اندر ساز باز کرتا رہا۔ اور جاسوس بن بیٹھا، مکہ والوں سے اس نے عہد و پیمان کر لیا کہ اگر تم مدینہ پر حملہ آور ہو گے تو میں تم کو ہر طرح کی مدد امداد دوں گا اور مکہ والوں نے یہ اقرار کیا کہ ہم مدینہ فتح ہو جانے پر تم کو حاکم مدینہ بنا دیں گے، مسلمانوں کی بھی کھٹک گئی، کہ ایک تو یہاں یہ مارِ آستین ہم میں موجود ہے، آڑے وقت پر ضرور کوئی نہ کوئی حرکت کرے گا دوم اُن کو یہ بھی علم تھا، کہ مکہ کے کفار تو صرف موقع ہی کی انتظار میں ہیں۔ جب بھی داؤ اُن کا لگ گیا، ضرور ہم پر حملہ کریں گے اتفاق ایسا پیش آیا، کہ ان دنوں ایک قافلہ قریش کا شام سے واپس آرہا تھا، اور اُس کو مدینہ کے قریب وجوار سے گذرنا تھا جس کی ڈاڑھی میں تنکا سردار قافلہ ابوسفیان کو کچھ شک گذرا کہ مکہ اور مدینہ کی مخالفت بہت بڑھ رہی ہے،

www.taemeernews.com

ایسا نہ ہو کہ مدینہ والے کچھ مقابلہ ہی کر بیٹھیں اور ہم لوگ اپنا مال و متاع نقصان کرا جائیں، سردار نے ایک قاصد مکہ دوڑایا اور مکہ والوں سے مدد مانگی، قاصد نے اپنے اونٹ کے کان کتر دیئے۔ کجاوہ اُلٹے رُخ لگا لیا، اور اپنا پیرہن چاک کر دیا۔ اور ایک نرالی شکل و وضع بنا کر داخل شہر ہوا، قاصد کو یہ خوب سوجھی، کیونکہ اس سے اُس کی آمد کی منحوس خبر چاروں طرف آناً فاناً پھیل گئی، لوگ سب اکٹھے ہو گئے، ماجرا پوچھا تو اُس نے کہا، کہ محمدؐ اور اُن کے ساتھی ہمارا مال لوٹنے پر آمادہ ہیں۔ تمہیں تو خبر ہے کہ جس نوع کے وہ انسان ہیں تم سے کچھ بن سکتا ہے تو بناؤ۔ ورنہ اپنے مال متاع سے ہاتھ دھو بیٹھو۔ یہ خبر ملنی تھی۔ کہ مکہ میں جنگ کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ جو لوگ سمجھ دار تھے۔ وہ آخری لمحہ تک لڑائی کے مخالف رہے۔ مگر سب کی عقل جتنی بھی اعلیٰ تھی۔ ابوجہل کی جہالت کے سامنے ہیچ تھی۔ اُس نے کسی کی بات چلنے نہ دی۔ سب پر غالب الرائے ہو گیا۔ لوگوں کو اُس نے آمادہ جنگ کر لیا۔ اور اپنا لاؤ لشکر لے کر مدینہ پر دعاوا کرنے کو نکل پڑا۔ اُدھر سردارِ قافلہ اپنا راستہ تبدیل کر کے صحیح سلامت مع اپنے کل مال و متاع مکہ بھی پہنچ گیا۔ اور اُس نے پہنچتے ہی ابوجہل کو بہت سمجھایا کہ مدینہ پر تمہارا حملہ کرنا مطلقاً لایعنی ہے۔ مگر وہ شخص اگر نام کا ابوجہل تھا۔ تو کرتوت کا بھی ایک مکمل اجہل تھا۔ آخر اپنی جہالت سے نہ ٹلا۔ اُس نے میدان کارزار گرم کر ہی دیا۔ آنحضرتؐ کو بھی یہ معلوم ہو گیا تھا۔ آپ مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت ساتھ لے کر مدینے سے نکلے تھے اور بدر کے مقام پر آ پہنچے تھے۔

www.taemeernews.com

ابوجہل ایک ہزار (۱۰۰۰) جوان ساتھ لایا تھا۔ آنحضرت کے ساتھ قریباً ۳۰۰ آدمی تھے، جن میں (۸۰) مہاجرین تھے، باقی انصار مگر سب کے سب لڑنے مرنے پر تیار اور ایک دوسرے سے بڑھ کے آپ کے جان نثار، دراصل مسلمانوں کو یہ علم نہ تھا کہ انہیں اتنی بھاری جمعیت سے مقابلہ پڑ جائے گا۔ مگر پھر بھی ہمت کے میدان میں یہ ذرا نہ گھبرائے اور ڈٹ کر جمے رہے، قدرت نے فتح کے سامان مسلمانوں کے لئے کچھ عجیب مہیا کر دیئے تھے ایک تو موقع ایسا تھا کہ سورج دشمن کے سامنے تھا، اور مسلمانوں کی پس پشت دوسرے مسلمان ایک اونچی جگہ پر ڈیرہ ڈالے تھے اور دشمن کا لشکر نشیب زمین پر تھا، اتفاقاً بارش آگئی اور آئی بھی بڑے زور شور سے اوپر کا پانی بہہ کر نیچے جا نکلا، اور غنیم کی صفوں میں تمام کیچڑ و دلدل ہو گیا۔ اس سے مکہ والوں کے دل ٹوٹ گئے۔ ادھر سے حمزہؓ۔ علیؓ اور عبیدہؓ میدان میں نکلے، اُدھر سے عتبہ اور اُس کے لڑکے سامنے آئے پھر لڑائی دونوں جانب سے زور شور سے شروع ہو گئی، دونوں لشکر ایک دوسرے پر لوٹ پڑے اور جو ہاتھ چڑھا۔ اُسے گاجر مولی کی طرح کاٹ ڈالا، نبی اللہ مع ابوبکرؓ میدان میں ایک طرف بیٹھے دعا مانگ رہے تھے کہ یا اللہ اپنی امت کی مدد کر اور سچ کا ساتھ دے" کہ اتنے میں وحی نازل ہوئی جس سے نصرت کی خبر ملی، آپؐ نے فتح کی خوشخبری لشکریوں کو سنائی، میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا، بہت سے کفار مارے گئے، اور باقی بھاگ نکلے، مسلمانوں نے تعاقب کیا اور بھاگتوں کو اسیر کر لیا۔

واقعات جنگ آنحضرت صلعم کی شخصیت اور مسلمانوں کی حسن عقیدت بھی

www.taemeernews.com

قابل غور تھی، ایک نوجوان مسلمان کی شہادت کی خبر سن کر اُس کی ضعیفہ ماں بولی، کہ مجھے اپنے بیٹے کی موت کا ذرا بھی غم نہ ہوگا اگر محمد صلعم یہ کہہ دیں کہ وہ واقعی شہید ہو گیا ہے، اور اُسے بہشت نصیب ہوئی ہے، سبحان اللہ ایمان ہو تو ایسا اور اعتقاد ہو تو اس طرح کا، اس جنگ میں دو مسلمان لڑکے معوذؓ اور معاذؓ بڑے جانباز ثابت ہوئے، اُنھوں نے دشمن کے لشکر میں پہنچ صف بہ صف ڈھونڈھ کر ابوجہل کو جا پکڑا اور اُسے مار مار کر زخموں سے گھائل کر دیا، اور خود بچ کر نکل آئے، کفار خود تو بھاگ گئے تھے، مگر زخمی اُن کے میدان میں پڑے پسکتے تھے، اتفاقاً عبداللہ بن مسعودؓ وہاں سے گذرے جہاں ابوجہل گرا پڑا تھا: ابوجہل نے آواز دی، کہ ارے جانے والے، یہ تو بتا تا جا کہ کون لشکر جیتا ہے، اور فتح و نصرت کس کے نام لکھی گئی، عبداللہؓ نے اُس کو بتایا کہ اسلام کا لشکر فتحیاب ہوا۔ یہ سن کر ابوجہل اول فول بکنے لگا عبداللہ نے کہا کہ "دشمن خدا تو فرعون سے بھی بدتر ہے، وہ مرتے دم تو نادم ہوا تھا، اور تو اب بھی منفعل نہیں ہوتا، یہ کہہ کر اس کی توند پر پاؤں رکھا۔ ابوجہل پکارا او گنوار۔ دیکھتا نہیں میں کون ہوں۔ ارے میں مکّہ کے لشکر کا سردار ہوں۔ اور حسب نسب میں سارے عرب سے بہتر۔ یہ تو کیا بے ادبی کرتا ہے، پھر بولا دیکھ تو مجھ کو مار ڈال مگر جب تو میری گردن کاٹنے لگے تو ذرا دیکھ بھال کر جڑ سے کاٹنا تاکہ دیکھنے والے میرے کٹے ہوئے سر کو دیکھ کر کہیں کہ واقعی کسی بڑے سردار کا سر ہے۔ کیونکہ اس کی گردن اس عبداللہ نے ایک وار سے ابوجہل کا کام تمام کر دیا، خدائے برحق نے اس شخص کا خاتمہ کیا۔ جس نے ایک سو اونٹ اور ایک ہزار چاندی

www.taemeernews.com

کا سکے خدا کے نبیؐ کے خاتمہ کرنے کے لئے انعام مقرر کیا تھا۔

کفار مکہ نے اگرچہ منہ کی کھائی مگر انہیں سدھ بدھ پھر بھی نہ آئی۔ اُن کی "غیرت" نے بھی ایک نرالا ہی نمونہ پیش کیا۔ اِن لوگوں نے مکہ میں اعلان کر دیا۔ کہ جنگ بدر کے مقتولوں کا کوئی شخص علانیہ ماتم نہ کرے۔ اور نہ کہیں سے رونے دھونے کی آواز باہر نکلے۔ وگرنہ یہ دیکھ کر مسلمان ہم پر قہقہہ زنی کریں گے۔ اور ہم اُن کی نظروں میں سُبک ہو جائیں گے۔ ایک بڈھا بچارا مصیبت کا مارا اپنے تین نوجوان بچے اس جنگ میں کھو بیٹھا تھا۔ اور اپنی شامت اعمال اور دُکھڑے دُنیا کے دیکھنے کو پیچھے رہ گیا تھا اب ایسا شخص اگر اپنے بیٹوں کے انتقال کے غم میں نہ روئے تو ان کم عقلوں کی عقل پر تو روئے، جنہوں نے قانونِ قدرت کے خلاف قانون نافذ کر رکھے تھے۔ مگر کوئی روئے بھی تو کہاں جا کے۔ کیونکہ اگر کوئی اُسے روتا دیکھ پائے تو اُس کی شامت آ جائے، اِن ظالموں کے ظلم سے تنگ اور اپنی جان سے لاچار بڈھا غریب شہر سے باہر چلا جاتا، اور اپنے بچوں کو یاد کر کے اپنی بیکسی پر روتا، ایک دن ایسا واقعہ پیش آیا کہ اُسے کسی اور شخص کے رونے کی آواز آئی اُس نے جھٹ لونڈی کو بھیجا کہ جا دیکھ تو سہی، کیا رونے کی عام اجازت مل گئی ہے؟ لونڈی نے واپس آ کے کہا کہ ایک بیوہ بیکس کا اونٹ گم ہو گیا تھا۔ ہر چند اُس نے تلاش کی ہے، دستیاب نہیں ہوتا، اب بچاری مایوس ہو کر آ بیٹھی ہے، اور اپنے بخت برگشتہ پر روتی ہے۔ یہ سن کر بڈھا بے اختیار زور زور سے رونے لگ گیا کہنے لگا کہ "یہ کیا اندھیر نگری ہے کہ جو اونٹ چلا جائے تو رونا روا ہے۔ مگر جو تین جوان بچے ناحق

www.taemeernews.com

خون ہو جائیں تو اُن پر آنسو بہانا بھی ناروا ہے۔

مسلمانوں کو جو غنیمت اس جنگ میں ہاتھ آئی تھی، اُس کی تقسیم اس طرح پر کی گئی۔ کہ چار حصّہ اُس کے توشرکائے جنگ میں بانٹے گئے۔ اور پانچواں نبی اللہؐ کی زیرِ تحویل بیت المال میں رکھا گیا تا کہ وہ اس سے مفلس محتاج کی مدد کریں، یا کسی اور رفاہ عام پر جہاں آپ مناسب خیال کریں خرچ کریں، جو قیدی اس جنگ میں پکڑے گئے تھے، ان کو ابو بکرؓ کی رائے کے مطابق رہا کر دیا گیا، اگرچہ عمرؓ اس سے اختلاف رائے رکھتے تھے، حکم رہائی میں شرائط یہ تھیں۔ کہ غریب اور اَن پڑھ تو فوراً رہا کر دیئے جائیں، مگر جو زردار ہیں وہ تاوان داخل کریں اور تعلیم یافتہ اشخاص مدینہ میں کچھ عرصہ کے لئے قیام کریں اور مسلمان بچوں کو تعلیم دیں کچھ میعاد مقررہ کے بعد اُن کو بھی اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جانے کی اجازت دے دی گئی۔

ان شرائط سے اسیران بہت ہی خوش ہو گئے۔ کیونکہ دنیا میں یہ پہلا ہی واقعہ تھا کہ قیدیانِ جنگ کے ساتھ کسی فاتح نے ایسی خوش اسلوبی سے برتاؤ کیا ہو، یہاں تک پسندیدہ سلوک اُن لوگوں سے مسلمانوں نے کیا، کہ ان اشخاص کو اپنا مہمان تصور کر لیا، جب کسی مسلمان کے گھر اپنے کھانے کو کافی نہ ہوتا، تو وہ خود کھجور کھا کے گذارا کر لیتا، مگر مہمان کو ضرور گندم کی روٹی ہی دیتا۔ اگر کسی مسلمان کے پاس کہیں جانے کو کافی سواری بہم نہ ہو سکتی تو آپ پا پیادہ ہو جاتا مگر مہمان کو ضرور سوار کر لیتا، گویا فاتح مسلمانوں اور مفتوح مشرکوں میں کسی قسم کا امتیاز نہ رہا، اس آئینِ احمدی پر اہلِ اسلام جتنا فخر کریں بجا ہے، اور جس قدر ناز اس پر کریں زیبا ہے۔

www.taemeernews.com

باب ۱۰

جنگِ اقر

آنحضرتؐ کی زندگی کے حالات اور واقعات اب اس طریق کے تھے۔ جیسے ایک فرمانروا کے اپنی مملکت میں ہوا کرتے ہیں، اگرچہ آپ دنیوی بادشاہت سے بہت بلند تھے۔ بعض گردونواح کی اقوام سے عہد نامہ اور اقرار نامہ تحریر پا چکے تھے۔ بعض سے رابطہ ورشتۂ اتحاد بڑھ رہا تھا۔ بعض ایسے بھی گروہ تھے جن سے مخالفت پیدا ہوتی جا رہی تھی۔ آپؐ انصاف و عدل سے تجاوز کرنے کو خواہ معاملہ مذہبی ہو یا ملکی۔ آئینِ اسلام کے خلاف سمجھتے تھے۔ مگر حاسدوں کو بھی تو اسی تختۂ زمین پر رہنا ہے۔ یہ بھی تو دنیا کے ہر خطہ میں موجود ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے لازم تھا کہ کشمکش بڑھے۔

مدینہ کے نزدیک یہودیوں کی بستیاں تھیں۔ اُن میں مسلمانوں کے خلاف حسد کی آگ ایسی بھڑکی کہ وہ آپؐ کا اہل مدینہ پر حاکم ہونا اور مکّہ والوں کا آپ کے لشکر سے شکست کھانا برداشت نہ کر سکے۔ ساتھ ہی اُن کو یہ بھی فکر دامنگیر تھی کہ اگر مسلمانوں کی تنظیم اور دبدبہ بڑھتا گیا۔ تو کوئی دن ایسا آئے گا۔ کہ یہ لوگ ہم کو بھی مغلوب کرلیں گے۔ کیوں نہ ابھی سے ان کی سرکوبی کی جائے

www.taemeernews.com

اور یہ مسئلہ ختم ہو جائے۔ اس نیت سے یہودیوں نے اندر ہی اندر جنگ کی تیاری شروع کر دی، مسلمانوں کا انتقام اب بڑا پسندیدہ تھا، ان کو خبر لگ گئی کہ دوسری طرف کیا چال چلی جا رہی ہے۔ انہوں نے پیش بندی کی اور آنحضرت صلعم (۴۵۰) آدمی لے کر فوراً میدان میں نکل آئے، یہود یہ کیفیت دیکھ کر ہیبت کھا گئے اور پہاڑیوں میں جا چھپے۔ ادھر مسلمان بے فکر ہو کے بیٹھ گئے۔ اور اپنے کھانے پکانے میں لگ گئے، ایک یہودی نے جو کسی اونچی جگہ گھات لگا کر بیٹھا تھا، آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ اکیلے سو رہے ہیں تو موقع کو غنیمت جانا، فوراً پہاڑی سے اترا اور دبے پاؤں کہ آہٹ نہ ہو۔ آپؐ کے سرہانے آکھڑا ہوا۔ اور تلوار الف کر کے کہنے لگا کہ اے محمدؐ اب بول۔ تیرا وقت آخر آ گیا ہے۔ کون ہے تیرا بچانے والا۔ آپؐ اس وقت ذرا نہ جھجکے متانت سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔

کہ وہ ہے میرا بچانے والا جس نے مجھے اور تجھے بنایا ہے، وہ ہے، جو میری اور تیری جان لے گا، وہ ہے محافظ۔

یہ بات سن کر اس شخص پر کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ اس کا ہاتھ لرزش کھا گیا، اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑنے کو تھی کہ آنحضرتؐ نے فوراً پکڑ لی، اور ویسے ہی ہاتھ میں اٹھا کر اس سے مخاطب ہو کے کہا، کہ "اب تو بول تیرا بچانے والا کون ہے؟" بچارا عاجز دبک کے سہم کے جہاں کا جہاں تھا وہیں رہ گیا، اور آہستہ سے آنکھیں نیچی کئے کہنے لگا،" اجی میرا محافظ یہاں کون ہے" آنحضرتؐ نے کہا، کہہ کہ" میرا بچانے والا ہی اللہ ہے، جس نے

www.taemeernews.com

اپنے رسول محمدؐ کو بچایا" ہے۔ یہ سن کر وہ شخص حیران رہ گیا۔ اُس کے دل کی سیاہی کافور ہو گئی۔ اور اُس نے سچے دل سے کہا" اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اس کے علاوہ اور کوئی۔ واقعہ اس جنگ میں پیش نہیں آیا۔ لڑائی ہی لڑی گئی اور نہ کوئی مال متاع ہی کسی کے ہاتھ لگا۔

www.taemeernews.com

باب ۱۱

جنگِ اُحدؔ اور جنگِ خندق

ابوجہل کا گذر نا تھا۔ کہ اس کی جہالت کی گدی پر ابوسفیان بیٹھ گیا۔ اس نے قسم کھائی کہ میں جب تک بدر کا انتقام محمدؐ سے نہ لے لوں گا۔ نہ عورت سے صحبت کروں گا، نہ سر میں تیل ملوں گا۔ وہ اس طرح کی شیخیاں ضرور لوگوں میں بگھارتا رہتا تھا، مگر سامنے نکل کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکتا تھا، ایک دن اس نے سوچا کہ قسم تو میں کھا بیٹھا ہوں، اب جب تک کوئی حیلہ بہانہ نہ کروں لوگوں کے سامنے منہ کیسے دکھاؤں ۔ اس نے کیا کیا۔ کہ ایک روز مدینہ کے قرب وجوار میں چپکے سے ایک دستہ آدمیوں کا ساتھ لے کر چلا گیا، وہاں چند ایک مسلمانوں کو ان کے گھر میں گھس کے مار آیا۔ اور ایک آدھ گھر کو آگ بھی لگا آیا، اور خود بھاگ کے نکل آیا، بھاگا بھی ایسے جیسے کوئی نیا سیکھا راہ زن رات کو دُم دبا کے بھاگے۔ غرض دوڑتا چلا جاتا تھا۔ کچھ بوریاں ستوؤں کی اس کے ساتھ تھیں وہ راستہ میں پھینکتا چلا آیا۔ ان کے سبب اسے بھاگنا بھی دشوار ہو گیا تھا۔ یہ تو تھی اس کی جوانمردی جس پر وہ آئے دن قسم پر قسم کھایا کرتا تھا۔ اور انتقام کے دانت پیسا کرتا تھا۔ کہ اگر میں نے محمدؐ کو سیدھا نہ کر کے چھوڑا۔ تو میں بھی کیا انسان ہوا۔

www.taemeernews.com

قریش جنگ بدر میں شکست کھا کر ایسے نادم و شرمندہ ہوئے تھے کہ سر سامنے نہ اٹھا سکتے تھے، مگر اندر ہی اندر دن رات تیاریوں میں لگے رہتے تھے، واپس مکہ جاتے ہی انہوں نے یہ ٹھان لی تھی کہ بدلہ ضرور لیں گے، ہر وقت غصہ کے دانت پیسا کرتے تھے۔ انتقام ان کی سرشت میں تھا، اور کینہ ان کی فطرت میں سردار ابو سفیان کی بیوی ایک سخت مزاج کی عورت تھی، وہ ہر وقت اپنے خاوند کو اور اس کے ہم نشینوں کو برا بھلا کہتی رہتی تھی، اور طعن و تشنیع کیا کرتی، کہ اے بے غیرت لوگو میرے باپ اور بھائی تو مارے جاویں اور تم منہ دیکھا کرو، تم مردوں سے تو ہم عورتیں زیادہ مستعد ہیں، اور ہم کو تم سے بدرجہا زیادہ غیرت ہے، چلو، جو تم خائف مسلمانوں سے ہو، تو ہم تمہارے ساتھ چلیں گی اور پہلو بہ پہلو لڑیں گی، آخر مردوں کے خون نے بھی آ جوش مارا، اور تین ہزار آدمی سامان حرب سے آراستہ اور نشہ جنگ سے ہوش و حواس باختہ مسلمانوں کے چیرنے پھاڑنے کو نکل پڑے، ادھر مسلمان بچارے شامت کے مارے صرف سات سو آدمی ہی مقابلہ پر لا سکے جن کو لے کر وہ دامن احد میں آ ٹھیرے، رات دونوں لشکر اپنی اپنی جگہ جم گئے صبح ہوتے ہی دونوں جانب سے دھاوا ہو گیا اور ایسی گھمسان کی لڑائی مچی کہ اپنے بیگانے کی تمیز نہ رہی، جو جس کے ہاتھ چڑھا اس نے کاٹ ڈالا، اور پل کے پل میں کھیت کر دیا، حمزہؓ شہید ہو گئے، آنحضرت صلعم خود زخمی ہو گئے تیر و تلوار ہر دو کی چوٹ آئی، اور ایک شدید ضرب دندان نے بھی کھائی، مسلمانوں کا علم بردار بھی مارا گیا اور صفوں میں شدت کا شور شرابہ مچ گیا، علم بردار کی شکل کچھ کچھ رسول اللہ صلعم سے

www.taemeernews.com

ملی جلی تھی، اس کے مارے جانے پر یہ بھی خبر اُڑ گئی کہ آپ شہید ہو گئے ہیں۔ یہ خبر اُڑنی تھی، کہ تمام لشکر کا دل ٹوٹ گیا، اور کھلبلی مچ گئی، مسلم لشکر کے پاؤں اُکھڑ گئے، دشمن کی بن آئی۔ اور مسلمانوں نے شکست کھائی۔ کفار قریش نے اب اپنا رُخ مدینہ کو کر لیا۔ کہ انہیں پاؤں چلیں۔ اور چل کر مدینہ تسخیر کر لیں۔ مگر اُن کے وہاں پہنچنے سے قبل ہی مسلم لشکر کے پس ماندگان مدینہ وارد ہو گئے اور مقابلہ کو ڈٹ گئے۔ یہ مستعدی دیکھ کر دشمن کا ارادہ ضعیف ہو گیا۔ عمائد کفار کو اب یہ علم بھی ہو گیا تھا کہ آنحضرت حیات ہیں۔ وہ صرف علمبردار تھا۔ جو شہید ہوا تھا۔ اس اطلاع سے اُن کو اور بھی دل شکنی اُٹھانی پڑی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حملہ مدینہ کا ارادہ ترک کر دیا۔

مکہ کی عورتوں نے اس لڑائی میں بہت حصہ لیا۔ وہ جنگ بدر کے مقتولوں پر مرثیہ پڑھتی تھیں اور لڑائی سے منہ موڑنے والوں پر تبرا بولتی تھیں، سردار ابو سفیان کی بیوی ہندہ بھی شریک تھی ہندہ بڑی کینہ جو عورت تھی، باپ اور بھائی کے قتل کا انتقام اُس کے دل میں برابر موجود تھا، ایسی شریر تھی، کہ جب تک اس نے حضرت حمزہؓ کی لاش کو ڈھونڈھ کر اُن کا پیٹ چاک کر کے اور اُن کا کلیجہ نکال کے اپنے دانتوں سے چبا نہ لیا، تب تک اُس کا کلیجہ ٹھنڈا نہ ہوا، اور پھر اس ڈائن نے اس پر بھی اکتفا نہ کی، اُن کے کان اور ناک بھی کتر ڈالے، آنحضرت صلعم نے جب اپنے چچا کی نعش کا یہ حال دیکھا تو آپ کو بہت صدمہ ہوا۔ آپ اگر چاہتے تو کفار قریش کی تمام لاشوں کا یہی حال کر دکھاتے۔ مگر خدا کا رسولؐ اور انتقام کا اُصول، حریف سے بدلا لینا اور دشمن سے کینہ نکالنا یہ اُس پاک سرشت اور نیک

www.taemeernews.com

اصل سے بہت بعید تھا، دل پر بڑا قلق پیدا ہوا، مگر برداشت کر گئے۔

سردارِ حارث کا حملہ کرنا

مسلمانوں کو دم لینا کہاں نصیب میں لکھا تھا، بمشکل چند ہی دن گذرے ہوں گے، کہ قبیلہ بنی المصطلق کا سردار چڑھ آیا، مسلمان اُس سے ایسے جان توڑ کر لڑے کہ وہ بھاگتے بنے، لوٹ کا مال جو اِن کے ہاتھ چڑھا، اُس میں دو سو نفر، ایک ہزار اونٹ، اور پانچ ہزار بھیڑیں تھیں۔ ان گرفتاران کے زمرہ میں سردار کی بیٹی جویریہ بھی شامل تھی تقسیم مال میں یہ لڑکی ایک سپاہی کے حصہ میں آئی۔ لڑکی بیچاری بہت گھبرائی۔ اُس نے سپاہی سے بڑی منت وزاری کے بعد اُس کو اس بات پر رضامند کرلیا۔ کہ وہ ایک معقول رقم تاوان کے عوض اس لڑکی کو رہائی دے دے۔ مگر اب اہم سوال تو یہ در پیش تھا کہ یہ تاوان کہاں سے پیدا کیا جائے۔

لڑکی کے بخت خفتہ جو بیدار ہوئے۔ تو یہ خبر اڑتے اڑتے آنحضرتؐ کے کانوں تک پہنچ گئی۔ سپاہی سے ٹھکا اس لڑکی کو آزادی دلانا خلافِ آئین تھا۔ کیونکہ یہ مال اُس کا ہو چکا تھا۔ آپؐ نے اپنی گرہ سے تاوان سپاہی کو دے دیا۔ جویریہ آزاد ہو گئی۔ اس پر آپؐ نے لڑکی کو ہمراہی اپنے ایک معتبر ملازم اس کے ماں باپ کے پاس روانہ کر دیا۔

اِدھر اُس کا روانہ ہونا ہی تھا۔ کہ اُدھر سے جویریہ کا باپ بہت سا زر و جواہر لیکر خود مدینہ آپہنچا تاکہ جو کچھ بھی آنحضرتؐ منہ سے مانگیں نذر کروں اور اپنی بیٹی کی بند خلاصی کراؤں، وہاں جو پہنچا اور اپنی بیٹی کی آزادی اور آنحضرتؐ کا ایسا

www.taemeernews.com

گروہ سے تادان کی ادائیگی کا مال ہوتے سنا۔ تو حیران ہو گیا، کہنے لگا "مسلمان کہاں اور یہ مرغوب اخلاق کہاں" سردار اس واقعہ سے ایسا متاثر ہوا کہ خود مع خویش وا قارب مسلمان ہو گیا، ساتھ ہی اُس نے حضورؐ میں یہ عرض گذرانی کہ میری بیٹی جویریہ کو آپؐ زوجیت میں قبول کریں، آپؐ ابھی اس سوچ بچار ہی میں تھے کہ اسے کیا جواب دیا جائے، کہ اتنے میں یہ بات لشکریوں تک پہنچ گئی، اُنہوں نے باہمی مل کر یہ عہد کر لیا کہ اگر آنحضرتؐ جویریہ کو زوجیت میں قبول کر لیں گے، تو ہم اپنے اپنے غلام رہا کر دیں گے، وجہ یہ تھی کہ زیادہ تعداد اُن غلاموں کی جو اس جنگ میں اسیر ہوئے تھے جویریہ کی قوم و قبیلہ کے لوگوں سے تھی اور نبی اللہؐ کی محبت وادب مانع تھے، کہ آپ کی منکوحہ کے رشتہ داران آپ کے لشکریوں کے پاس غلام رہیں، آنحضرتؐ نے جب یہ سُنا کہ آپ کی شادی سے دو صد بندگان خدا بندی سے آزاد ہو کر اپنا پیدائشی حق آزادی پھر حاصل کر لیں گے، تو آپؐ کو تجویز شادی منظور کرنے میں ذرا بھی تامل نہ رہا، اللہ کی قدرت کے رنگ بھی عجیب ہیں۔ کہاں سردار کی لڑکی سے کنیزک کیا۔ اور کہاں اب کنیزک سے سرورِ عالم کی ملکہ بنا کر بٹھا دیا۔

جنگ خندق ابو سفیان کو پہلی لڑائی سے ایک سال کا وقفہ مل چکا تھا، اب اُس نے تیاری نئی جنگ کی بہمہ وجوہ مکمل کر لی، اب کے وہ چار ہزار قریش اور چھ ہزار یہود لے کر مدینہ پہ چڑھ آیا۔ مسلمان اتنا ٹڈی دل لشکر آتا سن کر گھبرا اُٹھے۔ لگے صلاح مشورہ کرنے اور تدبیر کے گھوڑے دوڑانے، مسلمانوں میں ہر بشر کو یکساں اختیار اظہار رائے کا ہوا کرتا تھا، اور احمدی آئین

www.taemeernews.com

کو یہی اسوۂ حسنہ تھا، ان میں ایک شخص سلمان فارسی موجود تھا، وہ کہنے لگا کہ ہماری جمعیت بہت قلیل ہے اور ہم میدان میں نکل کر سامنے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتے، اب ہمارے لئے سوائے اس کے کوئی اور چارہ نہیں کہ ہم کہیں پناہ گزیں ہو جائیں، حریف کا لشکر عظیم الشان ہے اور ہم مسلمان بے سرو سامان ہیں، اگر مدینہ میں مقابلہ ہو گیا، تو نہ صرف ہم ہی مارے جائیں گے، بلکہ ہمارے بال بچے بھی ساتھ ہی تباہ ہو جائیں گے، جو میری سنو تو مدینہ کے نزدیک ہی جو پہاڑی سلع نام ہے اس کے دامن میں چل بیٹھو، اور اپنے سامنے ایک کھائی گہری کھود لو، پھر دیکھیں گے جو اللہ کرے، آپ نے یہ تجویز پسند کی اور سب نے آمین کہی، مسلمانوں کو یہ اندیشہ بھی لگ رہا تھا کہ کفار کہیں شہر مدینہ پر ہی نہ حملہ آور ہو جائیں، اس لئے انہوں نے یہ پیش بندی کی، کہ اپنی عورتوں اور بچوں کو قلعوں میں بٹھا دیا اور کچھ ضروری ساز سامان بھی ان کے حوالہ کر دیا، کہ آڑے وقت پر وہ اپنی حفاظت کر سکیں اور آپ توکل باللہ تین ہزار (۳۰۰۰) آدمی کی جماعت لے کر دامن کوہ میں چلے آئے یہاں پہنچتے ہی آنحضرت صلعم نے حکم دیا کہ فی الفور پانچ گز چوڑی اور پانچ ہی گز گہری خندق کھودنی شروع کر دی جائے، اور جب تک کہ ختم نہ ہولے کوئی آرام نہ لے، جب آنحضرتؐ خود اپنے دست مبارک سے کھدائی کر رہے تھے تو سپاہ کا تو پھر کیا حال ہوگا۔ ادھر ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے اور کھدائی کے لئے جھکتے جھکتے کمریں ٹوٹنے لگیں، ادھر ہر ساعت غنیم کا ڈر دامنگیر کہ پہنچا کہ پہنچا۔ اب آیا کہ آیا، غنیم بھی وہ دشمن جاں جو دس ہزار جرار سپاہ لئے ہر ساز سے مہیا اور ہر سامان سے آراستہ برابر چڑھا آرہا ہو،

www.taemeernews.com

اور بلاوجہ و بلا عذر آمادۂ فساد ہونا سے دھرم کی ہو نہ ایمان کی، نہ خدا کی نہ خدا کے رسول کی بس دل میں ایک حسد کی آگ رکھتا ہو اور سینہ میں کینہ، ایسے بدشعار و بداندیش دشمن سے مقابلہ، خدا پناہ دے، اِدھر بچارے مسلمانوں کا یہ حال تھا، کہ نہ تو ان کے پاس کافی سامان جنگ ہی تھا، اور نہ کھانے پینے کا کوئی رنگ ڈھنگ، اِدھر اپنی جان کا خطرہ، اُدھر مدینہ میں بال بچہ کی تباہی کا ڈر، مگر یہ خدا کی پیاری اور محمدؐ کے نام پہ واری سپاہ برابر ڈٹی رہی، جب تک کہ خندق نہ تیار ہوگئی، اتنے میں دشمن بھی اپنا لاؤ لشکر لے کر چڑھ آیا، اور دونوں لشکر خندق کے آر پار جم گئے، تیر تفنگ دونوں جانب سے چلتے رہے اور اینٹ پتھر سے دور رہ یہ مقابلے ہوتے رہے، مسلمانوں کو خندق نے بڑا کام دیا، خندق میں کوئی اُترا نہیں اور مسلمانوں نے اُس کی سرکوبی پتھروں سے کی نہیں، ایک تو اس خندق نے غنیم کے راستہ میں ایک بڑی کٹھن منزل ڈال رکھی تھی، دوسرے مسلمانوں کی خوش نصیبی سے قریش اور یہودیوں باہمی تفرقہ پڑ گیا، اور ایک دوسرے سے اعتبار اُٹھ گیا، دل دشمن کا تو اسی سے ٹوٹ گیا تھا، مگر اس پر اضافہ یہ بھی ہو گیا، کہ رات کو زبردست آندھی چلی، اور ساتھ ہی بارش بھی گھٹا باندھ کے آپہنچی، ایسا موسلا دھار مینہ برسا کہ ڈیرے خیمے غنیم کے سب اُکھڑ گئے، اور سب سلسلہ درہم برہم ہو گیا، بدانتظامی تو آگے ہی وہاں موجود تھی بدنسقی اور بدتر ہو گئی اور دشمن کو بھاگتے بنی، سردار لشکر ابوسفیان بھاگتوں کا بھی سرادار رہا، جو بھاگنے دکھائی دیئے اُن سب میں اول وہ تھا، مسلمان خوشی خوشی گھر لوٹ آئے، اگرچہ مال و متاع انکے ہاتھ کچھ نہ لگا، مگر جان بچی تو لاکھوں پائے۔

www.taemeernews.com

باب ۱۲

جنگِ خیبر

یہودیوں نے اب پھر سر اٹھایا۔ اور ایک بھاری لشکر کھڑا کرنے کا سازو سامان مہیا کر لیا۔ ایسی چال چلے۔ کہ مسلمانوں کو مطلقاً خبر ہی نہ ملی۔ کہ وہ اندر ہی اندر کیا سازو باز کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ اس سازش میں یہودیوں نے چند قبیلے مکہ کے بھی اپنے ساتھ ملا لئے۔ اور باہمی یہ عہد و پیمان کر لیا۔ کہ جو بھی ہو۔ ایک دفعہ مسلمانوں کا قلع قمع ضرور کر دیا جائے۔

جونہی کہ مسلمانوں کو پتہ لگا۔ کہ یہودی ہم پر پھر حملہ آور ہونے کا قصد کر رہے ہیں۔ انہوں نے آناً فاناً۔ ۱۴۰۰ آدمی کا لشکر اکٹھا کر کے یہودیوں کے قلعوں پر ایسا چھاپہ مارا کہ سوائے قلعہ خیبر کے باقی سب کے سب ہی تسخیر کر لئے۔ خیبر کا قلعہ ایک بھاری مرکزی پناہ غنیم کی تھی۔ یہودیوں نے فصیل قلعہ کا دروازہ بند کر لیا اور قلعہ کے اندر سے مقابلہ کی ٹھان لی۔

اب دونوں لشکر اندر باہر جم گئے۔ اور لڑائی کے لئے تلے رہتے۔ جانبین سے جب کسی کا اکیلا دوکیلا آدمی ہاتھ چڑھ جاتا تو وہ بچ کے واپس نہ آنے پاتا۔ تلتے تلتے میں حضرت علیؓ جو پہلے بسبب علالت طبع لشکر کے ساتھ

www.taemeernews.com

شامل نہ ہوسکے تھے، اب آملے۔ آنحضرتؐ اُن کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اگرچہ طبیعت علیؓ کی ابھی تک ناسازہی تھی۔ مگر اُنہوں نے آنحضرتؐ کا رُخ جو اس طرف دیکھا تو فوراً ہی ہتھیار باندھ لئے تیر ترکش چڑھالی زرہ بکتر لگالی اور جہاد کا جامہ پہنے اللہ اکبر اللہ اکبر کے نعرہ لگاتے اُتر آئے میدان میں۔ اِدھر سے تن تنہا علیؓ قلعہ کے دروازہ کی طرف بڑھے اُدھر سے سوار قلعہ کا بھائی خود مقابلہ کو نکلا۔ دونوں کی مٹ بھیڑ ہوگئی، کچھ دیر تو برابر لڑتا رہا، مگر آخر اُس نے علیؓ کی تلوار سے ایک ایسی مُنہ کی کھائی کہ اس کی جان ہوا ہوگئی۔ اور قلعہ کے عین آگے اپنے لشکریوں کی آنکھوں کے سامنے ڈھیر ہوکر گر پڑا۔ سردار قلعہ نے جب بھائی کو اپنی آنکھوں کے روبرو سے اس طرح لڑتا گرتا مرتا دیکھا، تو اُس کے خون نے جوش مارا، چمک اُٹھا، اور لشکر لے کر خود باہر نکل آ کھڑا ہوا اور للکارا کہ آؤ نکلو، حضرت علیؓ اُس پر بڑھے اور دونوں بالمواجہ ولنگل میں نکل آئے، سردار بڑا قوی ہیکل جوان تھا، اس پر ایک تو نشہ سپہگری سر میں رکھتا تھا، دوسرے بھائی کے خون کا انتقام دل میں بڑی آن بان سے نکلا، اور دل توڑ کر مقابلہ کیا، مگر اِدھر بھی شیر خداؓ تھا، اور ہاتھ میں تھی ذوالفقار، تلوار ایسی چلائی کہ سردار مرحب کو سر سے پاؤں تک پورے جسم کو آرے کی طرح چیرتی پھاڑتی دو ٹکڑوں میں برابر کاٹتی نکل آئی۔ یہ منظر دیکھنا تھا کہ مرحب کے لشکر کا دل ٹوٹ گیا۔ سب نے بھاگنے کی ٹھان لی اور دوڑ کر قلعہ کے اندر داخل ہوگئے اور دروازہ قلعہ بند کرلیا، اِدھر سے حضرت علیؓ نے دھاوا بول دیا، مسلمانوں نے زور شور سے تعاقب کیا،

www.taemeernews.com

اور دروازہ قلعہ توڑ پھوڑ کے اندر جا گھسے اور قلعہ اسیر کر لیا۔ علیؓ نے بڑے نمایاں جوہر اس جنگ میں دکھائے۔ اور بڑا نام پایا۔ دروازہ اکھیڑ پھینکنے میں انہوں نے وہ زور بازو دکھایا کہ تمام سپاہ دنگ رہ گئی، اور عش عش کرنے لگی، یہودو نے اپنے فعل سے پشیمانی ظاہر کی۔ اور آنحضرتؐ سے معافی کی التجا کی۔ آپ نے سب کو یک قلم معاف کر دیا۔ ساتھ ہی یہ بھی ہدایت کی۔

کہ جو مذہب تم کو بھلا معلوم دیتا ہے اور جو دین تم کو تسلی قلب بخشتا ہے اُس پر قائم رہو۔ اسلام کسی پر جبر کی تعلیم نہیں دیتا۔ البتہ میں یہ ضرور تم کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں پیغمبر خدا ہوں اور پیغام حق لایا ہوں۔ اُسے سنو گے۔ تو عاقبت کا نفع اٹھاؤ گے تمہیں چاہئیے کہ ذات حق کو پہچانو۔ کیونکہ اُس کا شریک ہر دو عالم میں کوئی نہیں ہے۔

لا الہ الا اللہ۔

مالک الملک لا شریک لہٗ — وحدہٗ لا الٰہ الا ہو۔
عاشقاں جان و دل نثار کنند — بر درِ لا الٰہ الا ہو
صوفیان گر بہشت می طلبند — ذکر شان لا الٰہ الا ہو
باغبانِ قدیم لم یزلی — صفتش لا الٰہ الا ہو
طوقِ لعنت فگند بر ابلیس — جرمش لا الٰہ الا ہو
مومنان را نعیم شد روزے — برکتش لا الٰہ الا ہو۔
خوش درختے است در دنیا جہاں — میوہ اش لا الٰہ الا ہو
شمس تبریز گر خدا طلبی — خوش بخواں لا الٰہ الا ہو

رسول عربی

www.taemeernews.com

خیبر کی لڑائی میں زینب نام ایک عورت کے چند ایک لواحق مارے گئے تھے۔ انہیں کے دل میں یہ غصہ بھرا تھا۔ اور وہ دل ہی دل میں زہر آگلتی رہتی تھی۔ ایک دن اس نے موقع جو پایا، تو آپ کے کھانے میں زہر ملا دیا، جب آپ نے کھانا کھانا شروع کیا، اور ابھی ایک آدھ لقمہ ہی کھایا ہوگا۔ کہ ذائقہ بہت بدمزہ معلوم ہوا، آپ نے ہاتھ کھانے سے اٹھالیا، اور اصحاب کو بھی حکم دے دیا۔ کہ اسے کوئی نہ کھائے۔ جب تحقیقات کی گئی، تو معلوم ہوا کہ اس میں زینب نے زہر ملا دیا تھا، زینب بلائی گئی اور اس سے دریافت کیا، اس نے اقبال کرلیا، کہ میں نے زہر ضرور ملایا ہے، اور وجہ اس حرکت کی یہ بتائی، کہ میں نے یہ سوچا تھا کہ اگر محمدؐ واقعی پیغمبر ہے، تو اسے زہر کا پتہ لگ جائے گا اور اگر میرا داؤ گیا تو میرے بھائی بندوں کے خون کا بدلا نکل آئے گا، آنحضرت صلعم نے جب یہ اظہار زینب کا سنا تو اس کی خطا درگذر کردی اور قطعی معافی دے دی، حالانکہ اس زہر کا اثر تمام عمر آپ کی صحت بدنی پر موجود رہا اور بارہا شکایت اس تکلیف کی زبان پر لاتے، مگر زینب کو پھر بھی زبان سے کچھ نہ کہتے۔

www.taemeernews.com

حصّہ چہارم

عہد نامہ حدیبیہ — اشارۂ روانگی
مکہ پر دھاوا — کملی والا
فتح مکہ — تبلیغ حق
رسالت و سفارت — وقتِ رحلت

باب ۱۴

عہد نامہ حدیبیہ

روانگی مکہ مسلمانوں کو اپنے باپ دادا کا مسکن چھوڑے اب سالہا سال گذر چکے تھے۔ درد دل اور محبت مکہ نے ان کے من کو آگھیرا، ساتھ ہی انہیں زیارت حرم کا اشتیاق حد سے بڑھا جاتا تھا۔ مسلمان کہتے کہ یا روا یہ کیا ظلم ہے کہ اور قوموں کے لوگ تو اپنے معبد کو جب جا ہیں بلا روک ٹوک آئیں جائیں، مگر ایک ہم ہیں، جن پر نہ صرف طواف کعبہ

www.taemeernews.com

بند ہے۔ بلکہ مکہ معظمہ کا داخلہ بھی منع ہے مگر انھوں نے اب قطعی فیصلہ کرلیا، کہ خواہ کچھ بھی ہو اب ہم ضرور زیارت کو جائینگے، اور تیاریاں شروع کردیں، چنانچہ روز مقررہ کو آنحضرت صلعم (۱۵۰۰) آدمی زیارت کے لئے ساتھ لے مکہ کے رخ روانہ ہو پڑے اور اپنے ساتھ (۷۰) اونٹ بھی قربانی کے لئے یہ تمام لوگ نہتے تھے، آپ نے حکم دے دیا کہ کوئی نام کا ہتھیار بھی اپنے ساتھ نہ رکھے، مبادا مکہ والوں کو ہم پر لڑائی کا شبہ گذر جائے مگر وہ لوگ تو فطرتاً ہی ایسے شکی تھے کہ وہاں کسی کے شک دلانے کی کوئی ضرورت نہ تھی، انھوں نے مسلمانوں کا نام ہی سنا تو کمریں باندھ لیں اور لڑائی کی ٹھان لی، آنحضرت مکہ سے ایک منزل ادھر ہی تھے، کہ کیفیت کفار کی آپ نے سن لی، وہیں ٹھیر گئے، وہاں سے ایک قاصد مکہ کو روانہ کیا کہ ان کو جاکے سمجھائے کہ ہم کو غرض صرف طواف سے ہے اور آرزو زیارت کی، اگر ہماری نیت لڑائی جھگڑے کی ہوتی، تو ہم احمق تھے کہ بغیر ہتھیار اور سامان کے ہم نہتے چلے آتے، تم اپنا آدمی بھیجو اور اپنی تشفی کرلو، کہ ہمارا بیان یہ صحیح ہے یا غلط، مگر مکہ والے بھلا کہاں ان باتوں کو ماننے تھے، انھوں نے ایک نہ سنی، اور یہی کہا۔ کہ ہمارے ساتھ پہلے باضابطہ عہدنامہ کرو، تو ہم اندر آنے دیں گے، چنانچہ باہمی شرائط تجویز ہوتی رہیں، آخر فیصلہ مفصلہ ذیل شرطوں پر ٹھیرا، کہ

شرائط عہدنامہ

(۱) اس سال تو مسلمان واپس چلے جائیں البتہ اگر آئندہ سال آئیں گے تو اجازت کی دے دی جائے گی۔

www.taemeernews.com

(۲) تین روز سے زیادہ مکہ میں قیام کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔
(۳) اسلحہ ساتھ لانے کی سخت ممانعت ہوگی۔
(۴) اگر کوئی شخص مکہ والوں کا بلا اُن کی اجازت کے مسلمانوں کی طرف چلا جائے گا تو مسلمانوں کو اُسے فوراً واپس کرنا ہوگا، لیکن اگر کوئی مسلمان اُدھر سے بھاگ کر مکہ میں ٹھہرنا چاہے گا تو مکہ والوں پر اُس کی واپسی فرض نہ ہوگی۔
(۵) دس سال تک کوئی فریق ایک دوسرے پر حملہ نہ کرے گا۔
(۶) قریش مسلمانوں کے ہم عہدوں سے مزاحم نہ ہوں گے اور نہ قریش کے حلیفوں سے مسلمان مزاحم ہوں گے۔

مسلمانوں میں بعض شخص اس رائے کے خلاف تھے۔ کہ اس عہد نامہ پر دستخط ثبت کئے جائیں اُن کی نگاہ میں ان شرائط کی قبولیت مسلمانوں کے لئے بڑی سبکی تھی۔ آنحضرتؐ نے اُمت پہ یہ واضح کیا کہ کیا تم کو شک گذرتا ہے کہ ہم میں سے کوئی مسلم بھاگ کر کفار کے ساتھ جا ملے گا۔ سب یک زباں ہو کر کہنے لگے۔ نہیں ہرگز نہیں،

آپؐ نے فرمایا۔ اگر ان کا کوئی آدمی اُدھر سے بھاگ کر ہمارے ہاں چلا آئے تو وہ ہمارے کس کام کا ہوگا۔ ہم کو اُسے پاس رکھنے کی کیا ضرورت ہوگی۔ سب نے کہا۔ یہ درست ہے۔

اس پر آپؐ نے کہا کہ باقی شرائط پر ہم پہلے ہی سے کاربند ہیں۔ ہتھیار ہم ساتھ لائے ہیں اور نہ آئندہ لائیں گے۔ ہم زیارت کے لئے آئیں گے نہ کہ جنگ کیلئے

www.taemeernews.com

ایسا ہی تین دن والی شرط میں بھی ہمارے لئے کچھ نقصان نہیں ہمیں زیارت کے لئے تین پہر بھی کافی ہیں۔

ہم مسلم ہیں، شر شرارت سے ہمیں کام نہیں۔ یہ عہد نامہ نہ ہوگیا تو فساد بڑھے گا اور نوبت لڑائی تک جا پہنچیگی۔ اے مسلمانو اگر تمہیں لڑائی سے گریز کرنا ہے۔ تو اس عہد نامہ پر رضامندی ظاہر کرو۔ اس پر سب نے آمین کہی۔ رسول اللہؐ نے اپنے دستخط ثبت کردیئے۔ اور مسلمان بلا داخلہ مکہ اور بلا زیارت واپس مدینہ چلے آئے۔

عمرۃ القضار

اب عہد نامہ حدیبیہ لکھے ایک پورا سال ہوچکا تھا مسلمان اس لئے زیارت کے لئے مکہ آئے، تین دن قیام کیا اور رسم رسوم بجالائے، مکہ زیارت کے لئے آنا مسلمانوں کا ایک ایسا پیدائشی حق تھا، جیسا کہ اور قوموں اور قبیلوں کا تھا۔ مگر مشرکان مکہ غایت درجہ کے تند خو آدمی تھے ہر وقت حجت پر تلے رہتے تھے، اور کوئی نہ کوئی بات سامنے رکھ کر فتنہ وفساد پر آمادہ ہوجاتے تھے، آنحضرتؐ نے اسے بڑا غنیمت سمجھا کہ بغیر لڑائی وخونریزی کے مسلمانوں کو کعبہ کا منہ تو دیکھنا پھر نصیب ہوا۔ اس اظہار شکر گذاری کی خاطر آپ نے مکہ والوں سے التجا کی کہ وہ آپ کی ضیافت منظور کریں، آپ نے سوچا کہ اس سے ایک تو آئندہ راہ ورسم باہمی پسندیدہ ہوجائے گی علاوہ اس کے کئی طرح کے گلہ شکوے جو دلوں میں ہوں گے بھی وہ جاتے رہیں گے، مگر قریش بہت کم ظرف ثابت ہوئے مہمان نوازی کا جواب انہوں نے زبان درازی میں دیا کہنے لگے کہ تین دن کی

www.taemeernews.com

میعادِ موعودہ گذر چکی ہے، آپ اب شہر سے باہر ہو جائیں، آنحضرت ذرا ملال خاطر پہ نہ لائے، فوراً شہر سے نکل آئے، اور باہر آکر اپنے خیمہ ڈیرے لگائے۔ بعض اشخاص مکہ آپ کے یہ اوصاف حمیدہ اور صفات ستودہ دیکھ کر بڑے گرویدہ ہو گئے، اور چند ایک نے اسلام بھی قبول کر لیا۔ خالدؓ جو جنگ احد میں آپؐ کے خون کے پیاسے تھے، مشرف با سلام ہو گئے۔ عمر بن العاصؓ نے بھی بیعت کر لی یہ ہر دو آدمی بڑے مشہور و معروف تھے۔ ان کی شمولیت سے اُمت کو اور بھی تقویت ملی۔

خلاف ورزی شرائط عہد نامہ حدیبیہ

عہد نامہ حدیبیہ میں جو شرائط رقم کی گئی تھیں، منجملہ ان کے ایک یہ بھی تھی، کہ قریش مسلمانوں کے ہم عہدوں سے نہ لڑیں اور نہ اہل اسلام قریش کے طرفداروں سے کوئی فساد برپا کریں، اتفاق ایسا پیش آگیا کہ مکہ کے قرب وجوار میں دو قبیلے خزاعہ و بنی بکر رہا کرتے تھے، ان کا باہمی نزاع شروع ہو گیا، اور نوبت بانیجا رسید کہ آپس میں لڑائی شروع ہو گئی، خزاعہ آنحضرت صلعم سے اتحاد رکھتے تھے۔ اور بنی بکر قریش کے طرفدار تھے، اب چاہیئے تو یہ تھا کہ دونوں فریق اس تنازعہ میں نہ پڑتے، اور اپنے قول و قرار پر قائم رہتے، مگر قریش نے عہد نامہ کی تحریر پر جس کے وہ بڑے شائق اس وقت تھے پانی پھیر دیا اور

www.taemeernews.com

قبیلہ بنی بکر کو لڑائی میں ہر طرح سے مدد امداد دینی شروع کر دی، معمولی مدد پر ہی اکتفا نہ کیا، بلکہ اُن کے ساتھ شامل ہو کر قبیلۂ خزاعہ کے خلاف میدان جنگ میں لڑائی کی شرائط کو مریحاً توڑ دیا۔

شرع و آئین پہ مدار نہیں ایسے کافر کا کیا کرے کوئی

جب یہ خلاف ورزی شرائط قریش کی جانب سے عمل میں آئی تو خزاعہ نے اپنا قاصد نبی اللہ کے پاس مدینہ بھیجا، اور یہ پیغام لایا کہ ہم پر اب وقت آ بنا ہے، اور آپ کا اور ہمارا اتحاد ہے۔ اس لئے اب ہمارا مطالبہ آپ سے ہے۔ کہ آپ ہماری مدد کریں اور وعدہ ایفائی کریں ہم پر یہ آڑا وقت ہے، اگر آپ اس وقت ہمارے کام آئیں گے تو ہم یہ نیکی آپ کی کبھی نہ بھلا سکیں گے۔ قاصد نے ساتھ ہی ایک اور بھی حرکت قریش کی بتائی کہ یہ لوگ لڑتے لڑتے حرم محترم کے اندر بھی جا گھسے ہیں اور ان ناپاکوں نے مقدس معبد کو خون سے آلودہ کر دیا ہے بلکہ کئی شخص خانہ کعبہ کے اندر بھی مارے جا چکے ہیں، حالانکہ یہ رسم اور رواج حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے برابر چلا آتا تھا، کہ اگر کوئی شخص جرم کر کے بھی یہاں آ پناہ لے تو وہ گرفتار نہیں کیا جا سکتا تھا، اسی قدر منزلت و توقیر سے اِس جگہ کو دیکھا جاتا تھا، چہ جائیکہ یہ لوگ ایسی اُمن گاہ کو ایک رزمگاہ بنا لیں اور وہاں بھی ایک دوسرے کا خون بہانے کو آمادہ ہو جائیں، نبی اللہؐ نے فرمایا کہ

www.taemeernews.com

لوگ اب حد سے بڑھ گئے ہیں، اور اُن کے گناہ کی ناؤ اب بھر چکی ہے
اس قدر بیباکی اور اتنی بے دینی کہ کعبہ میں جا کے یہ ایک دوسرے پر
تلواریں گھسیٹیں آپ نے فرمایا کہ یہ جگہ مشرک کے لئے نہیں ہے،
یہ مسلم کا معبد ہے، قاصد سے کہا کہ خلاف ورزی اقرار نامہ کی مزدور
انہوں نے کی اور تم مستحق مدد کے ہو" اگر اب میں تمہاری مدد کروں
تو اللہ تو میری مدد نہ کیجیو یہ کہا اور مکہ پر چڑھائی کا حکم دے دیا۔

www.taemeernews.com

باب ۱۵

مکّے پر دھاوا

لشکر کا مکّہ روانہ ہونا کوچ کا نقارہ بجنا تھا کہ نشان پیغمبری لہرائے اور علمِ احمدی اُڑائے لشکر ایک بڑی دھوم دھام سے مکہ کی جانب روانہ ہو پڑا۔ جہاں جہاں سے رسول اللہؐ کی سواری گذرتی تھی مسلمان ہمرکاب ہوتے چلے جاتے اور کیوں نہ ہوتا یہ مکہ کی چڑھائی تھی،

وہ مکہ جہاں قریش مسلمانوں کو غلامی سے بھی بڑھ کر کمتر و حقیر سمجھتے تھے اور ہر وقت اُن کو طعن و تشنیع کرتے رہتے تھے، وہ مکہ جہاں طواف و زیارت کے لئے ہر قوم و قبیلہ کے لوگ تو بلا اجازت آئیں جائیں مگر مسلم کو وہاں قدم رکھنے کی اجازت نہ دیتے تھے، وہ مکہ جو سینکڑوں ہزاروں مسلمانوں کے باپ دادا کا مسکن رہا ہو مگر بجرم قبولیت اسلام مکہ والے اُنہیں مار کوٹ کر باہر نکال دیا کرتے تھے، وہ مکہ جہاں قریش مسلمانوں کو اس تقصیر میں کہ وہ رسولِ خداؐ کو گالیاں فحش دیگر قریش کو خوش کیوں کرتے ننگا کر کے گرم ریت بچھا کر اوپر بھاری پتھر رکھ کر جان سے

www.taemeernews.com

ہلاک کر دیا کرتے تھے۔

یہ ہے وہ مکہ جس پر آج چڑھائی ہے۔ پھر بھلا کون ایسا مسلمان ہوگا جو اس مکہ پر دھاوا بولنے اور شامل لشکر نہ ہو، جس کی رگوں میں کچھ بھی غیرت کا خون باقی تھا، اُٹھ کھڑا ہوا، جسے ذرا بھی ننگ اسلام تھا کمر بستہ ہوگیا، مکہ پہنچتے پہنچتے تک بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) جوان نبی اللہ کے جھنڈے تلے تیار اور اسلام کے نام پر جاں نثار آپؐ کے ساتھ شامل ہوگیا، مکہ کے پڑوس میں پہنچ کر لشکریوں نے خیمہ گاڑ دیے اور ڈیرے ڈال دیئے، مکہ کے ارد گرد گویا ایک نیا شہر آباد ہوگیا جہاں آنکھ پڑتی روشنی ہی روشنی دکھائی دیتی اور جدھر نگاہ اُٹھتی آگ ہی آگ نظر آتی، یا تو مکہ والے بے خبر خواب خرگوش میں سوئے پڑے تھے، یا اب یکا یک چونک اُٹھے، پتہ اُنہیں تب ہی لگا جب سب مکہ گھر گیا اور چھوٹا بڑا سب ناکہ بند ہوگیا، مکہ والے آنحضرتؐ کا یہ بلند اقبال اور جاہ و جلال دیکھ کر جہاں کے جہاں تھے وہیں دبک کے رہ گئے۔ ایک دوسرے کی جانب ششدر و حیران ہوئے دیکھتے اور کہتے کہ یہ کیا ہونے لگا ہے۔ اُن کے دل میں آخر یہ تو گذرتی ہی ہوگی کہ کبھی وہ بھی دن تھا جب ہم اس شخص کے دماغ کا خلل دور کرنے کے لئے اور اس کے سر سے جی لگانے کے لئے ندامی دکاہن بلانے کی تجویزیں کیا کرتے تھے یا آج یہ دن ہے کہ یہ ہماری سرکوبی کے لئے (۱۲۰۰۰) سپاہ جرار لئے دروازہ پر آڈٹا ہے۔

www.taemeernews.com

ابوسفیان کا مسلمان ہونا

آخر وہ لوگ تو جلتا ہی گھبرا ئیں بجا تھا، کیوں کہ یہ بات ہی گھبراہٹ والی تھی، مگر سردار ابو سفیان کے بھی ہاتھ پاؤں پھول گئے، بھلا اب وہ کرے بھی تو کیا، اور جائے تو کہاں جائے جو پائے رفتن نہ جائے ماندن، اِدھر اُدھر بھاگتا پھرتا تھا، جیسے کوئی بھولا بھٹکا مسافر منزل سے دور ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے، اور اسے کوئی راہبر نہیں ملتا، اسی عالم میں سرگرداں وہ شہر سے باہر نکلا کہ میں ذرا اپنی آنکھوں سے جا دیکھوں تو سہی کہ آخر کتنی جمعیت ہے، جو ہماری تباہی کو آموجود ہوئی ہے، آخر کوئی صورت بھی ایسی ہے جس سے یہ بلا ٹل سکے اور ہماری جان بچ جائے۔

ایسا اتفاق پیش آیا کہ حضرت عباس رضؓ سے جو لشکر کے ساتھ تھے، ابوسفیان ملاقی ہوگیا، اُن سے بڑی منت وزاری سے استدعا کرنے لگا، کہ اگر آپ سے کچھ بھی ہو سکتا ہے، تو ہمارے لئے اس وقت فرور کرو، ورنہ ہم لوگ برباد ہو جائیں گے اور مکہ کی اینٹ سے اینٹ بج جائے گی، عباس رضؓ نے کہا کہ تم اللہ پر بھروسہ رکھو، اسی پر ایمان لاؤ، اور الا بتوں سے اپنی جان چھڑاؤ، چلو میں تمہیں رسول اللہ صلعم کے حضور میں لے چلتا ہوں وہ تمہاری عقدہ کشائی کریں گے، اور تمہاری مشکل حل کریں گے میرے ساتھ آؤ، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرے لئے امان چاہوں گا، یہ بات چیت ابھی ہو رہی تھی کہ حضرت عمر رضؓ نے دیکھ لیا، دیکھتے ہی آگ بگولا ہو گئے، اور شمشیر برہنہ لئے ابو سفیان کا سر کاٹنے کو دوڑے، کہ یہ کافر یہاں

www.taemeernews.com

کدھر سے آگیا ہے۔ حضرت عباس رضؓ نے جو رنگ بگڑا اس طرح دیکھا تو وہ رسول کریم کی جناب میں بھاگے گئے اور جا کے وہاں عرض معروض کی اور ابو سفیان کی جان بخشی کرا کر عمرؓ کو آ کے وہاں عرض معروض کی، اور ابو سفیان کی جان بخشی کرا کر عمرؓ کو آ کے اطلاع دی، ورنہ انہوں نے تو ٹھان لی تھی، کہ یہ شخص گردن زدنی ہے، ابو سفیان کی جب جان بچی اور اُسے امان ملی تو وہ حضورؐ میں حاضر ہوا اور آ کے مشرف با سلام ہو گیا۔

نہ کہیں جہان میں امان ملی جو ملی تو پھر وہ کہاں ملی

میرے جرم ہائے سیاہ کو تیرے عفو بندہ نواز میں

نبی اللہؐ نے اپنے لشکر کے سرداروں سے بات چیت کرنے کے بعد یہ اعلان کر دیا کہ اس جنگ میں تین نوع کے لوگوں پر مسلمانوں کا ہتھیار اُٹھانا بالکل روا نہ ہوگا۔ اوّل تو وہ شخص جو خانہ کعبہ میں داخل ہو جائے دوئم وہ جو اپنے گھر کے اندر رہے اور مسلمانوں سے مزاحمت نہ کرے۔ سوئم وہ جو ابو سفیان کے گھر میں جا پناہ لے۔ آنحضرتؐ نے یہ بھی حکم دے دیا کہ ابو سفیان کو ایک اونچی جگہ بٹھا دیا جائے۔ تاکہ وہ بچشم خود لشکر کی طاقت کا اندازہ لگا سکے اور مکہ والوں پر حقیقت حال عیاں کر سکے۔

ابو سفیان کا واپس مکہ جانا

ابو سفیان نے نبی اللہؐ سے درخواست کی، کہ مجھے واپس جانے کی اجازت دی جائے تاکہ قبل اس کے لشکر وارد مکہ ہو، میں وہاں پہنچ جاؤں، اور مکہ والوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کروں، ایسا نہ ہو، کہ کہیں

www.taemeernews.com

وہ احمق لوگ مقابلہ کو آمادہ ہو جائیں اور اپنی جانیں ناحق تلف کرائیں،
ابوسفیان اجازت حاصل کر کے مکہ چلا آیا، اور خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کے
بلند آواز سے کہنے لگا۔

اے مکہ والو! ذرا میری بات غور سے سنو یہ وقت نازک ہے توجہ
سے سنو، میں ابھی مسلمانوں کے لشکر سے آ رہا ہوں اور تمہیں ایک نصیحت
کرنا چاہتا ہوں امید ہے، کہ تم پوری پوری توجہ سے اسے سنو گے،
اے مکہ والو! ہٹ دھرمی اور چیز ہے استقلال اور شئے ہے، تم ضد
نہ کرو، اور میری سنو، تم مطلقاً اس لشکر کا مقابلہ نہیں کر سکتے،
لشکر کی عظمت کا اندازہ اور فوج کے انتظام کی خوبی مجھ سے بڑھ کر تو تم
نہیں دیکھ سکتے، میں سب کچھ ان آنکھوں مشاہدہ کر کے آیا ہوں، میری
سنو اور لڑائی کا وہم وگمان بھی نہ کرو، سچ پوچھو تو اب نجات ایک ہی بات
میں ہے جو سلامتی اپنی اور سلامتی اپنے بال بچّہ کی چاہتے ہو، تو خدا کے
واحد پر ایمان لاؤ، اور ان بتوں سے اپنی جان چھڑاؤ، ہم پر یہ سب
عذاب اور تمام عتاب ان کا لایا ہؤا ہے، انہوں نے کب کسی سے وفا کی،
اب تو چھوڑو ان کو جو یہ ہم سے ایک دفعہ چھوٹ جائیں، تو یقین جانو
کہ ہم دنیا کے دکھوں سے چھوٹ جائیں، اے مکہ والو! اب یہ لشکر
چڑھا آ رہا ہے، یہ لشکر خدا کا ہے، اسے خدا کے گھر سے آج بت نکال
دینے ہیں، یہ خدا کا گھر ہے، نہ کہ بتوں کا ہم سب بندے خدا کے ہیں،
اور محمد رسول خدا کا ہے، اے میرے بھائی بند و گوش ہوش سے میری

www.taemeernews.com

ندا سنو، خدائی لشکر پہنچا کہ پہنچا، بس گھڑی ہے کہ پل، جس کسی کو پناہ لینی ہے، یا خانۂ کعبہ میں ٹھیرے، یا اپنے ہی گھر کے اندر رہے، یا میری زیرِ پناہ آجائے، ورنہ مارے جاؤ گے۔ اور پچھتاؤ گے، اور مکہ والو مجھے اللہ نے اپنا نور عطا کیا ہے، اور محمدؐ نے مجھے مسلمان کر لیا ہے.........

ابوسفیان کی بیوی ابھی وہ کہہ رہا تھا کہ اُس کی بیوی ہندہ (وہی سخت دل ہندہ جس نے حمزہؓ کی لاش سے اُن کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا) سامنے نکل آئی، خاوند سے کہنے لگی، اے بے غیرت تو تو اپنے باپ دادا کا مذہب ملت ترک کر بیٹھا ہے، اب ہمیں بے دین کس لئے کرتا ہے، اُدھر ہمارے اور ہمارے بتوں کے سر پر آ بنی ہے، اِدھر تو نے ایک نئی آفت لا ڈھائی ہے، اے قوم قریش یہ اتفاق کا وقت تھا، کہ ہم باہم مل کر اتحاد سے غنیم کا مقابلہ کرتے، اے بے ایمان اور ادھرم انسان، تو تو مخبر ہے محمدؐ کا تو تو جاسوس ہے دشمن کا، اے مکہ والو: کہاں ہے تمہاری قوم کی غیرت اور کدھر ہے تمہارے دھرم کی لاج، آؤ بڑھو، پکڑو، مارو اسے جانے نہ دو۔ اسے سنگسار کرو۔

ایسا طوفان بدتمیزی مچا کہ لوگ اُس کی بوٹی بوٹی کھانے کو تھے کہ یکا یک اُدھر شور اُٹھا، کہ محمدی لشکر دروازہ پر آگیا، سب کو اپنی اپنی پڑ گئی، جدھر جس کا منہ اُٹھا۔ دوڑا اور پناہ کے لئے بھاگا۔

www.taemeernews.com

فاتح لشکر کی کیفیت یہ تھی کہ علم احمدی شیر بر خالدؓ کے ہاتھ میں تھا۔ نبی اللہؐ خود قصویٰ اونٹنی پر سوار تھے۔ اور سیاہ لباس زیب تن کئے تھے۔ آپ کے دائیں بائیں (۱۲۰۰۰) بارہ ہزار مہاجر و انصار تلواریں الم کئے۔ نیزے ہلاتے۔ نشان اُڑاتے، اسلام کے نام پر جاں نثار اور آنحضرتؐ کی اُلفت میں سرشار برابر بڑھے چلے آتے تھے۔ تکبیر (اللہ اکبر) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) کے نعرے بلند کئے بلا روک ٹوک مکہ تک پہنچ گئے۔ اور شہر کے دروازوں کے اندر وارد ہو گئے۔

فرداً فرداً معمولی قسم کی چند ایک حرکات بعض اشخاص سے سرزد ہوئیں۔ مگر مزاحمت کسی گروہ یا قبیلہ کی طرف سے بالکل پیدا ہی نہ ہوئی۔ ان اشخاص میں ایک تو جاہل ابوجہل کا بیٹا عکرمہ تھا۔ کچھ اوباش اور بدمعاش قصبہ کے اور کچھ لچے لنگاڑے اردگرد کے اکٹھے کر کے وہ ایک گھات میں آ بیٹھا جب خالدؓ وہاں سے گذرے، تو اُس نے تیر چلانے شروع کر دیئے معمولی سی مٹ بھیڑ ہوئی، تین مسلمان اور تیس ۳۰ مشرک مارے گئے، ابوجہل کا بیٹا اپنی جہالت کا نمونہ دکھا کے بھاگ گیا، اور یہی اُس سے اُمید تھی، علاوہ بریں کچھ عورتیں بھی ایک جگہ جمع ہو گئیں، انہوں نے اپنے سر کے بال کھول دیئے۔

www.taemeernews.com

اور کپڑا سر سے اُتار کر گھوڑوں کے منہ پر مارنا شروع کر دیا۔ غالباً اس خیال سے کہ گھوڑے بھڑکیں، مگر یہ سب گیدڑ بھبکیاں ہی تھیں لشکر خدا اس کا شہر میں داخل ہو چکا تھا، اور رسول خدا صلعم خانہ کعبہ بھی پہنچ چکے تھے، اب باقی رکھا ہی کیا تھا۔

www.taemeernews.com

باب ۱۶

فتح مکہ

نبی اللہ نے سات دفعہ خانہ کعبہ کا طواف کیا، اور پھر حرم محترم میں داخل ہو گئے، (۳۶۰) بت اور تصاویر وہاں اندر موجود تھیں، آپ نے اپنے دست مبارک سے ہر ایک بُت کو چُور چُور کر دیا، اور تصویروں کو جو دیواروں پر نقش تھیں مٹوا دیا، سب سے بڑا بُت ہبل تھا، جس کے روبرو ہر مصیبت میں مصیبت زدہ لوگ جا کے سرنگوں ہوا کرتے تھے، اور جس کے حضور میں جا کے من کی مرادیں مانگتے تھے، یہ بُت بہت اونچائی پر تھا، نبی اللہ نے علیؓ کو اوپر چڑھایا، اور اُن سے اُس مورتی کا چکنا چور کرایا، جب آپ کسی بُت کے قریب اُسے توڑنے کے لئے جاتے تھے، تو ہر بار یہ کلمہ کہتے تھے "حق آیا اور جھوٹ گیا" "حق آیا اور جھوٹ گیا"

حرم محترم سے فارغ ہو آنحضرت نے شہر کی جانب رُخ کیا آدمی شہر میں شاید ہی کوئی ایسا ہو گا جس نے آنحضرت کو دکھ نہ دیا ہو گستاخیاں نہ کی ہوں۔ یا آپ پر اینٹ پتھر نہ چلایا ہو، یا اور کسی نہ کسی طریقے سے اپنا منہ کالا نہ کرایا ہو، آج حساب کتاب کا دن تھا۔ ہر بشر خائف تھا،

www.taemeernews.com

کہ بس آج میری خیر نہیں، جو جو جس نے کیا تھا وہ اُس کی آنکھوں کے سامنے پھر رہا ، از ما ست کہ برما ست، کردنی خویش آمدنی پیش، جہاں دیکھو سہم گئیں آنکھ ہی نگاہ پڑتی تھی، ہر منہ پہ مُردنی چھائی ہوئی تھی۔ اور ہر فرد بشر کے سامنے اُس کی موت مجسم کھڑی تھی ؎

ترحم اے رسولِ سرورِ پاک ۔۔۔ بجان انتظام برد اساز خاک

سیہ روزم سیہ کام و سیہ دل ۔۔۔ ز آب لطف خود بر شو غبار دل

کسے جز تو نباشد دستگیرم ۔۔۔ مرا مگذار تا اعمیٰ نمیرم

پیغمبری رحمت آنحضرت صلعم شہر کے اندر پہنچ کر لوگوں سے مخاطب ہو کے کہنے لگے "اے قریش! آج انتقام کا دن نہیں ہے، آج روز رحمت ہے، جو جو حرکت تم میں سے کسی نے میرے ساتھ یا میری اُمت کے کسی آدمی کے ساتھ کی جو شرافت سے دور یا اخلاق سے بعید تھی، ہم سب نے اُسے بھلا دیا، تم بھی اب اُسے بھول جاؤ۔ آج کے دن" میں نے تم کو آزاد کر دیا" آئندہ ہر بدی سے پرہیز کرو، اور خدا سے مدد مانگو، اعلان عام کر دیا۔ کہ کوئی مسلم کسی مشرک سے کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ نہ کرے یا تو مکہ ماتم کدہ بنا ہوا تھا، یا اب گھر گھر شادیانے بجنے لگے، یکایک سب کے چہروں پر گئی گذری رونق پھر آ نمودار ہوئی، اور خوشی و شادمانی نے پھر واپس اپنی شکل آ دکھائی، پیغمبرؐ کی یہ دریادلی اور فراخ حوصلگی دیکھ کر لوگ فریفتہ ہوئے جاتے تھے اور بار بار یہی زبان پر لاتے تھے، کہ ہم لوگ تو اتنی دیر بھولے ہی رہے، ہمیں کیا علم تھا کہ محمدؐ مجسم رحمت ہے۔

www.taemeernews.com

ابو جہل کے بیٹے کو معافی عکرمہ بن ابو جہل تو بھاگ گیا تھا، اُس کی بیوی یہیں تھی۔ سرکار میں حاضر ہوئی اور پیغمبرؐ سے اور خاوند کی جاں بخشی کی درخواست کی۔ یہ عکرمہ فتح مکہ والے روز بھی شرارت کئے بغیر نہیں رہ سکا تھا، تین مسلمانوں کو شہید اور تیس مشرک اپنی طرف کے قتل کرا کے روپوش ہو گیا تھا۔ علاوہ بریں دونوں باپ بیٹا عمر بھر ان ہی ریشہ دوانیوں میں ہمہ تن معروف رہے تھے کہ رسول اللہ صلعم کا سر کس طرح کاٹا جائے اور سو اونٹ اور ہزار سکے چاندی انعام آپؐ کے سر قلم کرنے کے لئے رکھنا بھی اسی اجہل خاندان کے جاہلوں کا کام تھا، مگر آنحضرت صلعم نے سب کچھ یک قلم بھلا دیا، اور معاف کر دیا۔ جب عکرمہ کی بیوی اور ماں برقع پوش عکرمہ کو ساتھ لے کے جناب میں حاضر ہوئیں، تو آپ ایسے التفات و ارتباط سے پیش آئے کہ جیسے کوئی بچھڑا دوست ملا کرتا ہے، عکرمہ نے آخر بیعت بھی کر لی اور مسلمان ہو گیا۔ اُس کے ساتھ ہی ماں اور بیوی بھی مسلمان ہو گئیں۔

اپنی دختر کے قاتل کو معافی ایک بدکردار بیام ہبار تھا اس نے نبی اللہؐ کی دختر نیک اختر حضرت زینبؓ کو جب وہ حاملہ تھیں اور مدینہ جا رہی تھیں بڑی بیرحمی سے پتھر مارے تھے، کہ وہ اونٹ سے گر گئیں اور اسی صدمہ سے اُن کا حمل ساقط ہو گیا، یہ ہبار ناہنجار بھی دربار میں حاضر ہوا، اور دست بستہ معافی چاہی، نبی اللہؐ نے معاف کر دیا۔

www.taemeernews.com

شاعر زہیر کو معافی ایک شخص کعب بن زہیر ایک عجیب فتنہ پرداز تھا، مگر خدا کی شان یہ ایک بڑا قابل شاعر تھا اور عجیب ذہن رسا رکھتا تھا، اُس کی تمام ذہانت آنحضرت صلعم کی ہجو میں خرچ ہوا کرتی تھی، "صد لعنت و پھٹکار برین ذہن رسا رہ" اس شخص کے زورِ قلم سے مسلمانوں کو اتنا نقصان پہنچا، جتنا کہ ہزار کفار کے زور بازو سے نہ پہنچا ہوگا۔ اب یہ ایک قصیدہ لکھ کر لایا ملتجی معافی ہوا آپؐ نے معاف کر دیا۔

حبشی وحشی کو معافی ایک شخص جس کا نام وحشی تھا، وہی سیاہ شکل و سیاہ دل تھا جس نے حضرت حمزہؓ کو قتل کیا تھا، جو آنحضرت صلعم کے چچا تھے، اُس نے بھی سرکار میں حاضر ہو کے اپنی حرکت سے پشیمانی ظاہر کی، آپؐ نے اُسے بھی معاف کر دیا۔ حبشی کہا کرتا تھا، کہ کفر میں جس طرح خیر الناس حمزہؓ میرے ہاتھ سے مارے گئے تھے اسی طرح اسلام میں شر الناس مسیلمہ کذاب میرے ہاتھ سے فی النار ہوا ہے" یہ کذاب وہی شخص ہے جس نے دعوئی پیغمبری کا کیا تھا۔

سردار ابوسفیان کی بیوی ہندہ کو معافی اب آئی وہ کینہ سے بھری اور ڈاہ اور کپٹ والی ہندہ، جنگ احد بھی اپنے خاوند کو طعن و تشنیع کر کے اسی نے کرائی، اس پر قناعت نہ کر کے خود لڑائی میں گئی اور نبی اللہؐ کے چچا حضرت

www.taemeernews.com

حمزہؓ کی لاش پر چڑھ کر اوپر بیٹھ گئی، اُن کا ناک اور کان اس نے خود کتر ڈالا، پھر اسی ڈائن نے اُن کا کلیجہ نکال کر اپنے منہ سے چبایا، پھر اسی بدکردار عورت نے فتح مکہ والے روز اپنے خاوند کی داڑھی پکڑ کے اسے خوب مار اپیٹا اور گھسیٹا اور یہ صرف اس تقصیر میں کہ اُس نے اسلام کیوں قبول کیا، بایں ہمہ آنحضرتؐ صلعم نے اُسے بھی معاف کر دیا۔

معافی عام سبحان اللہ! کیا ٹھکانا دریائے رحمت کی اس طغیانی کا تھا، یہ دریا اُٹھا اور ہر غلاظت و عفونت گناہ کی بہالے گیا، رسول اللہؐ نے اپنے قتل کے قصد کرنے والوں کو اپنی نورِ چشم کے قاتلوں کو اپنے چچا کے کلیجہ کھانے والوں کو سبھی کو معافی دے دی اور قطعی معافی۔ قتل عام دنیا کی تواریخوں میں اکثر سُنتے تھے مگر قاتلوں کی معافی نہ سُنی تھی اور جو عقل سے پوچھو تو وہ تو اب بھی نہ مانے کہ ایک بندہ خدا بندگانِ خدا پر اتنا رحم و فضل کر سکتا ہے، کہ قاتلوں کو معافی عام دے دے مگر اس بچاری بھولی بھٹکی عقل کو اُس ایک کی کیا خبر، وہ "ایک" رسول خدا "وہ" "ایک" رحمت کا دریا نہ آسے کینہ سے کام نہ انتقام سے غرض، وہ رحم کا چشمہ وہ محبت کا منبع، وہ بندۂ کبریا، وہ حبیب خداؐ سے

یا رسول اللہؐ حبیب خالق یکتا توئی	برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی
نازنینِ حضرتِ حق صدر بدر کائنات	نورِ چشم انبیاء چشم چراغ ما توئی
یا رسول اللہ تو دانی، متانت عاجزند	عاجزان را رہنما و جملہ را ماوا توئی

www.taemeernews.com

بسم اللہ

باب ۶۷

جنگ ہوازن

مسلمانوں کا اقتدار بڑھتا دیکھ کر قبیلہ ہوازن اور ثقیف کے سرداروں کے دل میں یہ شبہ بیٹھ گیا کہ مسلمانوں نے مکہ لوٹ لیا ہے، ہماری اب خیر نہیں یہ جنون اُن کے دماغ میں ایسا گھر کر گیا کہ ہر وقت اسی خبط میں لگے رہتے تھے، اس بنا پر اُنہوں نے تیاریاں جنگ کی بھی شروع کر دیں، اور ایک بھاری لشکر مکہ پر دھاوا کرنے کے لئے کھڑا کر لیا۔

اِدھر اللہ کے نبی ؐ کو جب اِن کی کارستانیوں کی خبر ملی۔ تو آپ ؐ نے یہ صلاح ٹھیرائی۔ کہ قبل اس کے غنیم مکہ کے قرب وجوار میں پہنچ جائے۔ اور ہم یہاں اس کا مقابلہ کریں۔ بہترین طریق یہ ہوگا کہ اس کے سب راستے پہلے ہی سے روک دیئے جائیں۔ اور وہ اس جانب بڑھنے ہی نہ پائے۔

چنانچہ آپ ؐ نے کوچ کا حکم دے دیا۔ بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) جوان مسلم و نامسلم مکہ سے دشمن کے مقابلہ کو چل پڑا اور شہر سے دس میل کے فاصلہ پر مقابلہ ہوگیا۔ جانبین سے ہر دو لشکر جان توڑ کے لڑے، مگر دشمن کو دندان شکن شکست اٹھانی پڑی۔ قلعہ سر ہو گیا فتح مکہ والوں کی رہی علاوہ بہت سے زر و مال کے

www.taemeernews.com

۶۰۰۰ قیدی مسلمانوں کے ہاتھ آئے جو رسم و رواج وقت اور آئین جنگ کے مطابق غلام قرار دیئے گئے۔ اور مسلم سپاہ میں تقسیم کیئے گئے۔

لڑائی کے خاتمہ پر رسول اللہؐ جو میدان جنگ سے گذر رہے تھے۔ تو اتفاقیہ آپؐ کی نظر ایک لاش پر جا پڑی۔ آپ وہیں رک گئے۔ اور دریافت کیا۔ کہ یہ فعل کس کا ہے کسی نے پاس سے کہا کہ خالدؓ نے اسے قتل کیا ہے۔ آپؐ نے اسی وقت خالدؓ کو بلوایا اور عبرتاً سمجھایا کہ عورت یا بچہ یا مزدور پیشہ شخص کا قتل سپاہی کے لئے ناروا ہے۔ جو شخص خود ہتھیار نہ اٹھائے اور مقابلہ کو سامنے نہ آئے۔ اس کا قتل جائز نہیں قرار دیا جا سکتا۔

ایک اور واقعہ بھی اس جنگ میں پیش آیا۔ وہ یہ تھا کہ نبی اللہؐ نے لوٹ کا مال متاع قریش اور دیگر قبائل کو تقسیم کر دیا تھا، اور انصار کو اس دفعہ اس سے کچھ حصہ نہ پہنچا، اس پر ان کو رنج پیدا ہوا، آنحضرت صلعم کو جب یہ خبر لگی تو آپ نے ان کو بلایا اور مخاطب ہو کے یوں کہا:۔

کہ اے انصار، تم لوگ گمراہ تھے، تم کو راہ راست پہ لایا گیا۔ تمہیں باہمی فتنہ فساد سے جو ہر وقت کام تھا، نکال کر باہم متحد و متفق بنایا گیا۔ تمہیں ایک دوسرے کا یار غمخوار بنایا، تم ذلیل و رسوا رہتے تھے، تم کو معزز و سردار بنایا، اے انصار! مجھے یہ بات سن کر رنج پیدا ہوا ہے، کہ میں تو تمہارے لئے یہ سب کچھ کروں مگر تم مجھ سے کشیدہ خاطر اس لئے ہو جاؤ، کہ میں نے دو اونٹ فلاں شخص کو کیوں دے دیئے، اور تم کو کیوں نہیں دیئے۔ چار بھیڑیں کیوں فلاں کے حوالہ کر دیں، اور تمہارے لئے نہیں رکھیں، اے انصار! تم اس بات پر

www.taemeernews.com

خوش نہیں ہوتے کہ لوگ اونٹ اور بکریاں ساتھ لے کر گھر جائیں اور تم رسول اللہ ؐ کو ساتھ لے کے گھر آؤ۔

یہ سننا تھا کہ انصار اپنے فعل سے شرمسار ہو گئے کہنے لگے یا رسول اللہ ؐ ہم نے حماقت کی کہ آپ کی تقسیم پر حجت کی، یہ بالکل بجا ہے۔ اور ہمارا تمام شکوہ شکایت ناروا ہے۔

چھ ہزار غلام کی آزادی قیدیان جنگ کی غلامی نے آپ کی طبیعت پر بڑی قلق پیدا کر رکھی تھی، مگر کوئی مناسب موقع ہاتھ نہ لگتا تھا، تاکہ انہیں آزاد کر دیا جائے، ایک دن حسن اتفاق سے ہوازن کے سفیر آگئے اور انہوں نے آکے منت سماجت کی کہ آپ سب پر رحم کرتے آئے ہیں مگر ایک ہم ہیں کہ اس فیض سے اب تک محروم ہیں، ہم پر کرم کیجئے اور ہمارے قیدی آزاد کیجئے، رسول اللہ صلعم تو دل سے ایسے موقع کے منتظر تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تم لوگ ایسے کرو کہ نماز کے وقت مسجد میں آجاؤ۔ جب ہم لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں تو تم یہی درخواست سب مسلمانوں کے روبرو پیش کرو۔

مطابق ہدایت کے یہ سفیر نماز کے بعد مسجد پہنچ گئے۔ اور رہائی کی التجا کی۔ رسول اللہ ؐ نے یہ سنتے ہی سفیران ہوازن سے کہا کہ میں اپنے اور اپنے خاندان کے غلام خدا کے نام پر بغیر کسی معاوضے کے آزاد کرتا ہوں" جونہی نبی کی زبان مبارک سے یہ کلمہ نکلا۔ فوراً ہی جملہ جماعت کے لوگوں نے یک زبان فیصلہ کر لیا۔ کہ ہم نے بھی اپنے اپنے غلام بلا قیمت یا تاوان نامنی رہا کر دیئے

www.taemeernews.com

یہ تو امید ہی تھی مسلم کو محمدؐ کا اشارہ ہی کافی تھا، چہ جائیکہ وہ نمونہ نبیؐ کی نیکی کا اپنے سامنے دیکھے اور پھر تقلید اس کی نہ کرے؟ ایک آن کی آن میں چھ ہزار آدمی یا تو غلام تھا یا آئین احمدی کے ایک کرشمہ سے پھر پایۂ انسان تک پہنچ گیا۔

نبی اللہؐ کی اس مروت سے یہ لوگ اس درجہ کے متاثر ہوئے کہ ان رہائی یافتہ غلاموں نے اسلام قبول کر لیا۔

حاتم طائی کی بیٹی قبیلہ طے کے لوگوں نے اب سر اٹھایا، یہ لوگ غیر مسلم تھے ہر چند مسلمانوں نے ان کے ساتھ سلوک و رسوخ رکھنے کی کوشش کی مگر ان پر کچھ اثر نہ ہوا، اور شرارت بڑھتی ہی گئی، بلکہ طے والوں نے اور قوموں کو بھی مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے کا رویہ اختیار کر لیا، جس کسی سے ملتے جلتے، اہل اسلام کو اور بالخصوص آنحضرت صلعم کی ذات بابرکات کے متعلق بہت برا بھلا کہتے خفیہ تیاری جنگ پر بھی انہوں نے اب کمر باندھ لی تھی۔

جب آنحضرتؐ کو ان کی ریشہ دوانیوں کا علم ہوا۔ تو آپؐ نے علیؓ کو ان مفسدہ پردازوں کی گوشمالی کے لئے تعینات کیا۔ سردار طے جو شہرۂ عرب "سخی حاتم" کا بیٹا تھا۔ مقابلہ کی تاب نہ سکا۔ اور بھاگ گیا۔ سپاہ نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اسیران کی جماعت سرکارؐ میں حاضر کی گئی۔ اس بدقسمت گروہ میں بچاری مصیبت کی ماری دختر حاتم طائی بھی شامل تھی، نبی اللہؐ بھلا کہاں یہ برداشت کر سکتے تھے۔ کہ ایسے سخی باپ کی بیٹی اس بیکسی کی

www.taemeernews.com

حالت میں رہے۔ آپؐ نے دیکھتے ہی فوراً اُس کی رہائی کا حکم دے دیا مگر آزین ہے اُس کی تربیت پا در صد آزین اُس کی شرافت پر حکم رہائی کا سن کے کہنے لگی مجھے اس رہائی میں کیا خوشی ہو سکتی ہے جب میرے سب خویش اقارب قید میں رہیں یہ میرے لئے بہت مشکل ہے کہ آگے بھائی بھاگ گیا ہے اب میں بھی اپنے آدمیوں سے منہ موڑ جاؤں، یہ مجھ سے ہرگز نہ ہوگا جو بھی جرم ہے ہم سب کا یکساں ہے، میں بصد رضا و رغبت اُس جرم کی سزا اپنے بھائی بندوں کے ساتھ بھگتوں گی، ان سے علیحدگی مجھے سخت سزا ہے، قید رہوں گی تو ان کے ساتھ تو رہوں گی۔ یہ میرے ہیں اور میں ان کی ہوں میں گھر سے ان کے ساتھ ان ہی کی ہو کے چلی تھی، اور یہاں بھی ان کے ساتھ ان ہی کی ہو کے رہونگی۔

اے محمد! اے حاکم وقت! مجھے رہائی کی مروت سے رہائی دے مجھے اس رہائی سے یہ قید بھلی۔ میں کیا منہ لے کے واپس اپنے گھر جاؤں گی۔ میری خوشی اسی میں ہے کہ مجھے اپنے بھائی بندوں کے ساتھ قید رہنے کی اجازت دے۔

نبی اللہؐ نے جب یہ گفتگو اس لڑکی کی سنی۔ تو آپ کا دل بھر آیا حکم دیا۔ کہ سب قیدیوں کے بند کھول دو۔ اور سب کو آزاد کر دو۔

www.taemeernews.com

باب ۱۸

جنگِ موتہ

آنحضرت صلعم نے حاکم بصرہ کی طرف اپنا ایلچی روانہ کیا اور اس کام پر حارث رضؓ کو مامور کیا، اُن کو راستہ میں اتفاق سے شجر بن عمر عیسائی مل گیا، یہ شخص قیصر کے دربار کے امیروں کبیروں سے تھا اسے ایک تو گھمنڈ اپنی امارت کا تھا، دوسرا اسے دلی عناد مسلمانوں سے تھا۔ جونہی کہ مسلمانوں کے ایلچی کو اس نے اکیلا پایا، فوراً حکم اس کے قتل کا دے دیا، اور اسے مروا ڈالا، حارث رضؓ کے بے گناہ و بے تقصیر مارے جانے سے آپؐ کے دل پر بڑا صدمہ پہنچا، قطع نظر اس کے آپؐ اپنے ملک کے حاکم وقت تھے، قتل ایلچی کوئی معمولی بات نہ تھی، جو سرسری طور پر نظر انداز کی جا سکتی، اس وقت خاموش رہنے سے آپ کے اپنے اندرونی انتظام ملک میں خلل پیدا ہونے کا بڑا خطرہ تھا، اور گردونواح کی اقوام میں بدامنی کا اندیشہ علیحدہ۔ کیا مسلم کیا نامسلم، سبھی نے مل کر آپ سے مطالبہ اس امر کا کیا، کہ شجر بن عمر جیسے دشمن کا ایسا انسداد کما حقہٗ کیا جائے۔ کہ آئندہ کوئی عیسائی کسی بے گناہ مسلم کی جان کا قصد نہ کر سکے۔

www.taemeernews.com

آپ نے حملہ کا حکم دے دیا۔ کہ شجربن عمرو کو گرفتار کیا جائے۔ حکم نبی اللہ کا ملنا تھا کہ تین ہزار مسلم جرار اسلام کے نام پر مرنے مارنے کو تیار گھروں سے نکل پڑا، لشکر مخالف بھی دوسری طرف سے بڑھا آرہا تھا، موتہ پہ آکے مقابلہ ہوگیا، دونوں طرفین نے اپنی اپنی صفیں جمادیں، تلواریں نیام سے کھینچ لیں اور کشت وخون شروع ہوگیا، لڑائی ایسی لگی، کہ خون کی ندیاں بہہ نکلیں، شجربیل کا بھائی لڑتا لڑتا مارا گیا، مگر خود شجربیل بھاگ گیا، سفیر کو مار ڈالنا تو اس نے سہل سمجھا تھا، مگر اب جان بچانی اسے مشکل ہوگئی، اس نے بھاگ کر ایک قلعہ میں جا پناہ لی اور ہرقل سے مدد مانگی۔ ہرقل قسطنطنیہ کا شہنشاہ تھا، اس نے بڑی بھاری فوج مدد کو روانہ کی، ایک لاکھ عیسائی ایک طرف سے اور قریباً تین ہزار مسلم دوسری جانب سے، ایک دوسرے کے مقابلہ میں آمنے سامنے آکے ڈٹ گئے اتنا ٹڈی دل لشکر دیکھ کر مسلمان حیران رہ گئے۔ اور دست بدعا ہوگئے۔

اس وقت ہر طرف سے ہلاکت کے سیاہ بادل مسلمانوں کی اس قلیل جماعت پر چھاگئے تھے، اور کہیں سے بھی کوئی روشنی کی شعاع انہیں نظر نہ پڑتی تھی۔ کہ یکایک ایک عزدل مسلم جس کا نام عبداللہ بن رواحہؓ تھا۔ آگے بڑھا اور للکارا۔

اے مسلمانو! کیا تم آج کوئی نئے لڑنے کو نکلے ہو، کہ غنیم کی سپاہ دیکھ کر تمہارے دل دہل جائیں! کیا تمہیں یہ خبر نہیں کہ دشمن کی طاقت اس کے لشکر پر ہے، مگر ہماری ہمت ہمارا ایمان ہے!

www.taemeernews.com

ہمیں شوقِ شہادت یہاں لایا ہے، ہمارا اللہ اور نبی اللہؐ ہمارے ساتھ ہے، ہمیں خوشی اسلام کے نام پر کٹ کے مرجانے میں ہے نہ کہ فتحیاب ہو کے گھر جانے میں! اے مسلمانو! اے جوانمردو! آؤ نکلو۔ بڑھو آگے۔ مارو۔ مرو۔ اور شہادت کا انعام پاؤ۔ اس کے منہ سے یہ نکلنا تھا کہ لشکر کی چاروں جانب سے اللہ اکبر اللہ اکبر کے نعروں سے آسمان گونج اٹھا، مسلمانوں کے بجھے ہوئے دل پھر روشن ہو گئے اور دھرم کی سوئی ہوئی اگنی ان کے ہردے میں پھر سلگ اٹھی، ہر مسلم کے من سے اسلام کے پریم کا ایک ایسا شعلہ نکلا کہ اس کا تن بدن اگن ہو گیا، علمبردار کا حکم دینا تھا کہ تین ہزار مسلم ایک لاکھ عیسائی پر ٹوٹ پڑا اور ــــ

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے میرؔ
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا۔

لڑائی ترازو کے تول تل گئی، جانبین سے جانبازوں نے بڑھ بڑھ کے جانیں دیں، مگر مسلمان تو ایسا دل توڑ کر لڑے جیسے واقعی میدان سے بچ جانا ہی ان کے لئے گناہ قرار دے دیا گیا تھا۔ دن دن بھر ان کے دائیں بائیں ان کے ساتھی ہمراہی اور سپاہی کٹتے مرتے سسکتے دم دیتے رہے، اور یہ اپنی آنکھوں دیکھا کئے مگر کیا مجال کہ ان کا پائے جگہ سے ہلے یا دل ٹھکانے سے ہٹے ایسے ڈٹے کے تھے جیسے اعتقاد اسلام ان کے دل پہ جما ہوا تھا عیسائی یہ حالت مسلم کی

www.taemeernews.com

دیکھ ششدر و حیران رہ گئے کہنے لگے یہ لوگ بھی تو عجیب انسان ہیں یا کس بلا کے بندہ ہیں، یہ کس مٹی کی ساخت ہیں، آخر ان کو ہوا کیا جا رہا ہے یہ کیوں مرنے پر عاشق ہیں، اور کیوں جان سے اس قدر لاپرواہ ہم نے سمجھا تھا کہ آخر یہ کہاں تک لڑیں گے، ایک کا علاج دو ہوا کرتا ہے، یہ تین ہزار ہیں اور ہم سو ہزار ہم تو چور ہو گئے، اس پر بھی یہ دار پے دار کئے جا رہے ہیں، مسلمانوں کی استقامت کا عقدہ عیسائیوں سے حل نہ ہو سکا، نہ ان کی اسلام پر جان نثاری کا مسئلہ اُن کے دماغ تک پہنچ سکا۔ وہ نئی روح جو مسلمانوں کے اندر پھونکی گئی تھی جو یہ صدقہ اور قربانی کرا رہی تھی، اس کے علم سے عیسائی بالکل بے بہرہ تھے۔

اتنے میں شام کی آمد سے اندھیرا ہو گیا، اور لڑائی ختم ہو گئی رات کو مٹھی بھر مسلمانوں نے جو باقی رہ گئے تھے، یہ صلاح ٹھہرائی، کہ صبح ہوتے ہی پھر دھاوا بول دیں اور اسی میدان میں اپنے شہید ہمراہیوں کے پہلو بہ پہلو شہادت حاصل کریں، عیسائی اُدھر باوجود اس قدر بھاری سپاہ کے کچھ شش و پنج میں پڑے ہوئے تھے، کہ اب لڑیں یا پیچھے مڑیں، اُن کو اب یہ تو خوب ذہن نشین ہو گیا تھا کہ جب تک کوئی نام کا مسلمان بھی باقی ہے، میدان نہیں دیگا، اس لئے وہ کچھ دل شکستہ سے رات بھر رہے، ادھر مسلمانوں کے تین سپہ سالار مارے جا چکے تھے۔ اب چوتھے حضرت خالدؓ تھے اُنہوں نے علم لیتے ہی پہلا کام یہ کیا، کہ دوسری صبح نور کے تڑکے اپنی تمام صفوں کا رُخ اُلٹ پلٹ دیا،

www.taemeernews.com

لشکریوں کو آگے پیچھے ہٹا دائیں بائیں ہلا ایک نئی شکل اور جدید صورت کا نقشہ بنا کے کھڑا کر دیا، تاکہ ایک تو دشمن کل کے تجربہ سے آج فائدہ نہ اٹھا سکے، دوسرے یہ کہ لڑائی کا زور سب پہلو پر یکساں رہے، جو تھک کے چور ہو گئے ہیں، انہیں ذرا دم لینے کی فرصت بھی ہو جائے، دشمن نے جوں ہی یہ نیا انتظام دیکھا تو انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ کوئی کمک مسلم سپاہ کے لئے پہنچ گئی ہے، دل تھوڑا اتھوڑا تو ان کا پہلے ہی سے ہوا جا رہا تھا، اب بالکل ہی ٹوٹ گیا، بھاگ نکلے اور ایسے بھاگے کہ کہیں دم تک نہ لیا میدان موتہ مسلمانوں کے ہاتھ رہا، اور نصرت اسلام کے نام لکھی گئی۔

اس جنگ پر بھیجتے ہوئے رسول کریمؐ نے اپنا علم زیدؓ کے ہاتھ میں دیا تھا، جب وہ لڑتے لڑتے دشمن کے لشکر میں جا گھسے اور وہیں شہید ہو گئے تو پھر محمدی علم حضرت جعفر طیارؓ نے لے لیا، اور بھی ایسے لڑے کہ کوئی کیا لڑے گا، پہلے تو ان کا گھوڑا زخمی ہو کے گر پڑا، پھر ان کا دایاں بازو کٹ گیا، بعد میں بایاں بھی اسی طرح کام آیا، آخر کو خود بھی شہید ہو گئے، آنحضرتؐ نے جب یہ واقعہ سنا تو آپ کے آنسو نکل آئے، آپ فرمانے لگے، کہ ذات باری نے ان دو بازوؤں کی جگہ جعفرؓ کو دو ایسے بازو جنت میں عطا کئے ہیں کہ وہ اڑتے پھرتے ہیں، اسی لئے ان کو "طیار" کہتے ہیں ان دونوں سپہ سالاروں کے گذر جانے کے بعد رسول اللہؐ کا نشان عبداللہ بن رواحہؓ نے لیا، وہ بھی شہید ہو گئے، یہ ہر سہ شہدا، آنحضرتؐ نے خود تقرر کر کے بھیجے تھے کہ زیدؓ کی

www.taemeernews.com

شہادت پر جعفرؓ اور اُن کی شہادت پر عبداللہؓ نشان لے لیں، ان تینوں کے شہادت کے بعد چونکہ سردار لشکر کوئی مقرر نہ تھا، سپاہ نے خود خالدؓ کو بالاتفاق انتخاب کرلیا تھا، اور علم اُن کے ہاتھ میں دیدیا تھا، اُن کی ترکیب و ترتیب ایسی احسن ثابت ہوئی کہ دشمن نے شکست فاش کھائی آنحضرتؐ نے اس نمایاں خدمت کے صلہ میں خالدؓ کو سیف اللہ کا خطاب عطا کیا۔

حضرت زیدؓ وہی بچارے بکیس غلام حضرت خدیجہ کے تھے، جن کو آنحضرت صلعم نے قبل از بعثت آزاد کیا تھا، اور حضرت جعفرؓ حضرت علیؓ کے بھائی تھے، جو اُس گروہ کے سرگروہ تھے، جس نے حبش میں ہجرت کی تھی۔

www.taemeernews.com

باب ۱۸

رسالت اور سفارت

رسالت و سفارت ملک حجاز میں اب شجرِ اسلام جڑ پکڑ گیا تھا، اور یہ اندیشہ مسلمانوں کے دل سے دُور ہو گیا تھا کہ اسے قریش کی آندھی یا یہود کا طوفان کوئی نقصان پہنچا سکے گی، چونکہ یہ اطمینان قوی ہو چکا تھا، اب آپؐ نے توجہ باہر کے ممالک کی طرف مبذول فرمائی، چونکہ آپ اللہ کا پیغام لائے تھے، اس لئے یہ لازم تھا کہ پیغامبری کیجاتی اور پیغام الٰہی کی اطلاع ملک بہ ملک پہنچائی جاتی، اس حکم الٰہی کی تعمیل میں آپؐ نے دعوت اسلام کے خطوط عرب کے ارد گرد ممالک میں شاہان وقت کو اپنے ایلچیوں کی معرفت روانہ کئے مراسلے سربمہر تھے، مہر پر "محمد رسول اللہ" نقش تھا، آپؐ کے سفیر حبشہ، ایران، روم، شام اور مصر میں پیغمبری پروانے لے کے پہنچے تحریر صاف مرتب تھی، اور نوشت دلیرانہ اس پایہ کی تھی جیسے کہ ایک نبی اللہؐ کی شان کے

بھیجنے والا اس خدا کا محمدؐ جو خدا کا بندہ ہے اور خدا کا

www.taemeernews.com

رسول ہے، بنام شاہ مملکتِ فلاں، واضح ہو کہ سب مخلوقات خدا کی ہے، تم بندہ اُس کے ہو۔ میں تم کو اُس کی طرف راغب کرتا ہوں، اُس پر ایمان لاؤ اور عاقبت کا نفع اُٹھاؤ" .... -

نجاشی بادشاہ حبشہ نے تو جب سے آنحضرتؐ کی رسالت کا ذکر سُنا تھا، تب ہی سے دل میں تو اسلام قبول کرلیا تھا، مگر اب اُس نے علانیہ اپنا اسلام قبول کرنا سب کے سامنے تسلیم کرلیا شاہ روم نے بھی محمدی سفارت کی بڑی عزت کی اور تحفہ تحائف دے کر واپس کیا، دل سے اسلام اُس نے بھی قبول کرلیا، مگر دائیں بائیں اُس کے عیسائی ہی عیسائی تھے، وہ یہ حوصلہ اُس وقت نہ کرسکا کہ لوگوں میں برملا اعلان کردے۔ کیونکہ اُسے یہ اندیشہ تھا کہ میرے مسلمان ہو جانے سے مبادا میری سلطنت میں فتور پڑ جائے شاہ ایران البتہ سفیر سے اچھی طرح پیش نہ آیا، مگر خدا نے اُسے جلدی ہی سزا بھی اُس کی دے دی۔

شریف غریب یکساں — ان ہی ایام میں ایک اچھے گھرانے کی بڑی متمول عورت بجرمِ چوری گرفتار ہوگئی، جرم اُس پر ثابت ہو گیا، اور مطابق قانون وقت اُس وقت اُس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا گیا، یہ عورت بڑے رسوخ والی تھی، بڑے بڑے لوگ سفارشی آئے، اور آکے حضور میں عرض کیا، اس کا

www.taemeernews.com

پیشہ چوری نہیں ہے، نہ اسے کسی چیز کی پرواہ ہی پڑی ہے، مگر یہ فعل شامت اعمال سے کر بیٹھی ہے، آپ اسے معافی دیں اس پر رحم کریں۔ آپ نے فرمایا کہ:۔

امیر و غریب کے ساتھ اللہ کی حدود مساوی ہیں پہلی اُمتوں میں اسی سے تو خرابی واقع ہوئی ہے، کہ لوگوں نے غریبوں کے لئے ہی تمام قاعدے نافذ کئے، اور اونچے لوگوں کے لئے کوئی قید نہ تھی، قسم اُس خدا کی جس کے ید قدرت میں محمدؐ کی جان ہے، کہ اگر محمدؐ کی لڑکی فاطمہ بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ بھی اسی طرح کاٹا جائے گا، جس طرح اُس چور کا۔ مجھ سے یہ توقع ہرگز نہ رکھنی چاہیئے کہ میں امیروں کے لئے ایک علیحدہ قانون بناؤں گا اور غریبوں کے لئے ایک علیحدہ۔ میرے لئے یہ ہر دو آنکھیں برابر ہیں۔

آئین احمدی کا یہ نمونہ مشاہدہ کر کے سفارشی لوگ اپنا سا منہ لے کر واپس چلے گئے۔

شاہ غسان کا مسلمان ہونا

انہی دنوں میں حضورؐ نے ایک نامہ اسلام بادشاہ غسان کو لکھا اور اسلام کی دعوت بھیجی، اُس نے اسلام کا چرچا اور آپ کی رسالت کا تذکرہ پہلے بھی کچھ سنا تھا، پیغمبر پہنچنے پر زیادہ ہی متاثر ہوا۔ اور اسلام قبول کر لیا، حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں ایسا واقعہ پیش آیا، کہ اس بادشاہ نے اپنی

www.taemeernews.com

شاہی کے نشہ میں اور طیش کی حالت میں ایک بیکس مسلمان کو ایک طمانچہ مار دیا، عمرؓ نے حکم دیا کہ جب تک اس مظلوم کو راضی نہ کرے گا، یہ گناہ تیری گردن پر رہے گا، اور تیرے ساتھ بھی ایسا سلوک کیا جائے گا، جیسا کہ تو نے اس عاجز کے ساتھ کیا ہے، تو بے شک بادشاہ ہے، مگر بڑا جھنجلایا اور کہنے لگا کہ یہ اسلام بھی کیا غضب ڈھاتا ہے میں حاکم کیا ہوا۔ جو مجھے ایک طمانچہ چلا دینے کا اختیار بھی اپنی رعیت کے ایک آدمی پر نہ ہوا، یہ عجب نوع کی مسلمانی ہے، کہ چھوٹے بڑے میں کوئی امتیاز ہی نہ رکھا جائے، اور حاکم و محکوم میں تفریق ہی اُٹھ جائے، عمرؓ نے جواب میں کہا کہ بادشاہ سلامت اسلام اخلاق اور انصاف پر مبنی ہے یہاں شاہ و گدا کا درجہ اس لحاظ سے برابر ہے، بادشاہ بڑا گھبرایا، اور سوچنے لگا، کہ اب اگر میں مرتد ہو جاؤں تب بھی خلاصی نہیں اور جو مسلمان تو یہ اب میری توقیر گئی ہے، اب میں کسی طرح چھٹکارا نہیں میں نے چھوڑا اسلام اور ساتھ ہی اپنی سلطنت کا انتظام بھاگ کے ملک شام کو چلا گیا، روایت ہے، کہ موت سے پہلے اُس نے پھر اسلام قبول کر لیا۔

محمدی سفیر نبی اللہ نے اسلام کا پرچار برابر جاری رکھا، قبیلہ قبیلہ میں ایک مسلمان عالم اسلام کی آئتیں سمجھانے اور راہ حق بتانے کے لئے تعینات کر دیا تھا، نتیجہ اس کا خاطر خواہ ثابت ہوا، ۸ھ ہجری تک تقریباً قریباً کُل عربستان مسلمان ہو گیا، اسلام نے زیادہ تر روک مکہ ہی میں دیکھی، یا کچھ رکاوٹ پھر عرب میں بھی، یہاں "گھر کا پیر ہلکا" والی بات بھی عائد تھی اور ساتھ ہی یہ دقت بھی حائل تھی کہ بتکدہ مکہ میں تھا، وہیں سے بتوں کا نکالنا تھا اس لئے بتوں کے خلاف معرکہ آرائی مکہ ہی میں ہو سکتی تھی، جب یہ میدان صاف ہو گیا، اور بتوں کا قابو لوگوں کے دلوں سے ہٹ گیا تو پھر اسلام جہاں جہاں بڑھتا گیا، اپنا جھنڈا گاڑتا گیا،

www.taemeernews.com

آئے دن کسی نہ کسی حاکم یا سردار، امیر یا تاجدار کے مشرف باسلام ہونے کی خبر حضور میں پہنچ جاتی تھی۔ نبی اللہ کی رحلت سے پہلے عرب کے اردگرد کے ممالک میں اسلام کا بول بالا ہو رہا تھا، اور مسلمانوں کی ہر جگہ دھاک بندھ رہی تھی، اس گردونواح میں کوئی دربار باقی نہ رہا تھا، جہاں مسلمانوں کی سفارت موجود نہ ہو، نہ کوئی سلطنت ہی ایسی تھی، جہاں مسلم ایلچی نظر نہ آتا ہو۔

www.taemeernews.com

باب ۱۹

اشارۂ روانگی

جس شخص کی محنت کا صلہ اور مشقت کا ثمرہ اس اپنی حیات میں اسے قدرت اس طرح مہیا کر دے جس انسان کی آتما کو یہ کامل تسلی و تشفی ہو جائے۔ کہ وہ مقصد جس کے لئے ذات حق نے اسے دنیا میں بھیجا تھا۔ وہ پورا ہو چکا ہے ایسے انسان کے اطمینان قلبی کا اظہار وہ خود ہی کرے۔ اور کون کر سکتا ہے۔ جب نبی اللہ اس خوش نصیبی سے بہرہ ور ہو چکے تو نزول آیت ہوئی۔ جو بشارت روانگی کی رکھی تھی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ	آج میں نے تم لوگوں کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا، اپنی نعمت تم پر پوری کی اور تمہارے لئے دین اسلام میں نے پسند کیا،

اس وحی سے اشارہ عیاں تھا کہ جس مدعا کے لئے آنحضرت دنیا میں بھیجے گئے تھے، وہ پوری ہو چکی ہے، یہ امر قوی دلیل اس بات کی رکھتا تھا کہ آپ کا وقت اب عنقریب ہے اور کہ اس دنیا پر آپ کے دن ختم ہونے والے ہیں۔ آپ نے جبل عرفات پر جا کر مسلمانوں سے مخاطب ہو کے فرمایا۔

www.taemeernews.com

"اے اہلِ اسلام، شاید میں اگلے سال تم میں نہ ہوں گا، اب جو کچھ کہتا ہوں کان لگا کے سنو، اور دل سے اس پر توجہ کرو جس طرح یہ مہینہ اور خاص کر یہ دن اس آبادی میں تم لوگوں کے لئے مقدس ہے، اسی طرح ہر مسلمان پر دوسرے کا مال اور عزت و آبرو، اور جان و مال مقدس ہے، مسلمانو! یہ یاد رکھو کہ قیامت کے دن تم سب کو اپنے خدا کے سامنے حاضر ہونا پڑے گا، وہ اس وقت تمہارے تمام افعال اور جملہ حرکات و سکنات کا حساب کتاب لیگا، دیکھو عورتوں کے ساتھ کبھی بدسلوکی نہ کرنا، اُن سے ہمیشہ مہربانی کے ساتھ پیش آنا، غلاموں کو وہ آسائش دینا جو تم اپنے آپ کو دیتے ہو، اگر اُن سے کوئی خطا ہو جائے تو درگذر کرنا، یاد رہے کہ کل مسلمان آپس میں بھائی ہیں، دیکھو کوئی ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کرے"

www.taemeernews.com

الوداعی حج

کوئی ایسی طرزِ طواف تو، مجھے اے چراغِ حرم بتا
کہ تیرے پتنگ کو پھر عطا، ہو وہی سرشتِ سمندری
کرم اے شہِ عرب و عجم، کہ کھڑے ہیں منتظرِ کرم
وہ گدا کہ تُو نے عطا کیا ہے جنہیں دماغِ سکندری

حقیقت میں آنحضرتؐ کو اب اپنی روانگی سامنے نظر آ رہی تھی چنانچہ آپ نے حرم محترم کے درشن کے لئے الوداعی حج کا ارادہ کیا اور مع قافلہ مدینہ سے مکّہ کو روانہ ہو پڑے۔ وہ شخص جس نے تین روز ایک غار میں بسر کر کے اپنی جان بچائی تھی۔ وہ بشر جسے مشرکان مکہ نے جھوٹ قرار دیدیا تھا۔ وہ انسان جس کا مکہ کے شہر میں داخلہ بند کر دیا گیا تھا۔ وہ آدمی جسے قتل کرنے کے لئے سو سو اونٹ اور ہزار ہزار سکّہ چاندی کے انعام رکھے جاتے تھے۔ وہ بیکس جسے اینٹ پتھر مار مار کر لوگ اُس کے جسم سے خون بہا دیا کرتے تھے۔ یہ ہے وہ انسان جو آج مکہ حج کرنے کو جا رہا ہے۔ اُسی مکہ میں آج اس ہی کے پیچھے سوا لاکھ عابد میدان عرفات میں سر جھکائے آنکھیں نیچی کئے۔ ہاتھ باندھے حق کے حضور میں کھڑا ہے، شاہ و گدا بلا امتیاز ایک ہی وضع کا بلا سِلا کپڑا اوڑھے۔ ایک ہی خیال کے پابند۔ ایک ہی خدائے واحد کے حضور میں ایک ہی سجدے میں سر جھکائے کھڑے ہیں۔ یہ ہے مسئلہ مساوات اور یہ ہیں اسلام کی برکات۔

www.taemeernews.com

آگیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز ۔۔ قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز ۔۔ نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

کملی والا

رسول کریمؐ نے جو گہرا اثر اپنے امیر و غریب پیروؤں پر چھوڑا اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جو لوگ آنحضرتؐ کے بعد داخل اسلام ہوئے وہ بھی اسی رنگ میں رنگے گئے۔ اس عشق کے اظہار میں مسلمانوں نے بہت سے پیارے پیارے نام اپنے ہادی کے لئے تجویز کئے ہیں۔ بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں کہ جن ناموں کے ساتھ قرآن شریف میں خود خدا حبیب خداؐ کو مخاطب کرتا ہے۔ ایک نام جو سب سے زیادہ دلکش ہے وہ کملی والا ہے۔ قرآن میں ایک سورہ ہے جس کا نام "مزمل" ہے یعنی کملی اوڑھنے والا۔ بیان کیا جاتا ہے آنحضرتؐ اکثر کملی ہی اوڑھا کرتے تھے۔ چند ابتدائی آیتیں اس صورت کی حسب ذیل درج ہیں:

www.taemeernews.com

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ اللَّيْلَ
إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِصْفَهُ
أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝
أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ
تَرْتِيلًا ۝ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ
قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ إِنَّ نَاشِئَةَ
اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا
وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝ إِنَّ لَكَ
فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝

اے کملی اوڑھنے والے رات کو (عبادت
کے لئے) کھڑا ہو۔ مگر تھوڑا۔ آدھا رات
یا اس سے کچھ کم یا ذرا زیادہ۔ اور
(عبادت کرتے وقت) قرآن کو ترتیل
کے ساتھ پڑھ۔ ہم جلد وزن دار پیام
تجھ پر نازل کرنے کو ہیں۔ رات کا جاگنا
بے شک کار آمد اور روحانی ترقی کے لئے
موزوں ہے۔ (مگر ساتھ ہی) تجھے دن
میں بھی بہت سے فرائض ادا کرنے ہیں۔

کملی والے نے جو پیغام دنیا کو پہنچایا ہے۔ اصول توازن اس کی جان ہے۔
یہی وجہ ہے کہ یہ نام شاعروں اور صوفیوں کو بہت پسند آیا ہے اور جا بجا
ان کی تحریر و تقریر میں اس طرف اشارے پائے جاتے ہیں۔

کملی اوڑھنے میں غالباً ایک باریک رمز پوشیدہ تھی۔ آنحضرتؐ نے زیادہ
تر عمر افلاس میں گزاری۔ آخر میں جب فوجوں کی سپہ سالاری اور سیاسی
حکمرانی سے واسطہ پڑا تب بھی اپنے لئے فقر ہی کو پسند کیا اور غریبوں اور
مسکینوں ہی کی طرح زندگی ویسے کی ویسے ہی قائم رکھی۔ اگرچہ کئی ایک
بادشاہوں نے بھی آپ رسولؐ کی غلامی کو قبول کیا ہوا تھا۔ مگر آپ نے
فقر ہی کو اپنا فخر سمجھا الفقر فخری "فقر میرا فخر ہے" یہ ایک مشہور حدیث
کی طرف اشارہ ہے۔

www.taemeernews.com

تبلیغِ حق

آپ ایک روز کوہِ صفا پر تشریف لے گئے، وہاں مکہ والوں کو اور قرب وجوار کے قبیلوں کو بلوایا اور پیغامِ حق انہیں سنایا۔ آپؐ نے اُن سے فرمایا کہ اے لوگو، اگر تم خدا پر ایمان لاؤ گے تو نفع پاؤ گے ورنہ عاقبت کو پچھتاؤ گے، تم پر واضح رہے کہ اسلام کسی پر جبر و تشدد روا نہیں رکھتا۔ تم کو راہِ مستقیم بتانا میرا فرض عین ہے۔ کیونکہ میں پیغمبرِ خدا ہوں۔ اور تمہارے لئے یہ پیغام خدا سے لایا ہوں میرا کام تمہیں راستۂ اسلام جتانے کا ہے۔ اس پر چلنا یا نہ چلنا تمہارا اپنا کام ہے۔ جو تم گمراہ رہو گے۔ تو اے لوگو اس کی جواب دہی ہوگی۔ تو تم سے تم اپنی آنکھیں کھول کر خود دُور اندیشی سے جانچ بھال کر لو، کہ تمہیں بدستور مٹی کی مورت اور کاٹھ کا بت پوجن کرنا ہے یا خلقت کے خالق کی پرستش کرنی ہے۔ اے لوگو۔ اپنا نفع نقصان دیکھ کے قدم رکھو۔ تم نے اب بھی نہ دیکھا۔ تو پھر کب دیکھو گے؟

وہ فخرِ عرب زیبِ محراب و منبر — تمام اہلِ مکہ کو ہمراہ لے کر
گیا ایک دن حسبِ فرمانِ داور — سوئے دشت اور چڑھ کے کوہِ صفا پر

www.taemeernews.com

یہ فرمایا سب سے کہ اے آلِ غالب
سمجھتے ہو تم مجھ کو صادق کہ کاذب

کہا تیری ہر بات کا یاں یقیں ہے　　کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امیں ہے
کہا گر مری بات یہ دل نشیں ہے　　تو سن لو خلاف اس میں اصلا نہیں ہے

کہ سب قافلہ یاں سے ہے جانے والا
ڈرو اُس سے جو وقت ہے آنے والا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی　　عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی　　اک آواز میں سوتی بستی جگا دی

پڑا ہر طرف غل یہ پیغامِ حق سے
کہ گونج اُٹھے دشت و جبل نامِ حق سے

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق　　زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اُسی کا ہے فرماں اطاعت کے لائق　　اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق

لگاؤ تو لو اُس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اُس کے آگے جھکاؤ

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا　　کہ سمجھے وہ عیسےٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا　　میری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا

سب انساں ہیں جس طرح واں سرفگندہ
اُسی طرح ہوں میں بھی اک اُس کا بندہ

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم　　نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم

www.taemeernews.com

نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم ۔۔۔ کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے دی ہے بس حق نے اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اُس کا اور ایلچی بھی

افضل کلام اسی روز رسول اللہ صلعم نے یہ بھی فرمایا کہ جو کچھ میں نے آج تک اپنی زبان سے کہا ہے یا جو کچھ مجھ سے پہلے نبی خدا کے کہہ گئے ہیں، اُن سب میں سے افضل کلام ایک یہی ہے، جس کے برابر نہ کوئی کلام ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا، اور وہ یہ ہے "لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر" کہ خدا ایک ہے، اس کا ثانی کوئی نہیں ہے ملک عالم اس کا ہے، سلطنت دنیا اس کی ہے، بس ستائش وہی ہے اور سزاوار ثنا وہی ہے ۔

ملکا ذکر تو گویم کہ تو پاکی و خدائی ۔۔۔ نروم جز بآں رہ کہ توام راہ نمائی
ہمہ درگاہ تو جویم ہمہ در کار تو پویم ۔۔۔ ہمہ توحید تو گویم کہ بتوحید سزائی
تو خداوند زمینی تو خداوند بیاری ۔۔۔ تو خداوند زمینی تو خداوند سمائی
تو زن و جفت نہ جوئی تو خور جفت نجوئی ۔۔۔ احد ابنے زن و جفتی ملکا کامروائی
نہ بدی خلق تو بودی نہ بود خلق تو باشی ۔۔۔ نہ تو خیزی نہ نشینی نہ تو کاہی نہ فزائی
تو رحیمی تو کریمی تو سمیعی تو بصیری ۔۔۔ تو معزی تو مذلی ملکا العرش بجائی
ہمہ را عیب تو پوشی ہمہ را عیب تو دانی ۔۔۔ ہمہ را رزق رسانی کہ تو جود و ہوا نی
بری از خفتن و خوردن بری از تہمت و ظن ۔۔۔ بری از رنج و امیدی بری از رنج و داوائی
تو علیمی تو حکیمی تو خبیری تو بصیری ۔۔۔ تو نمایندہ فضلی تو سزاوار خدائی

www.taemeernews.com

نتواں وصف تو گفتن کہ تو در وصف نگنجی
نتواں شرح تو کردن کہ تو در شرح نیائی

وقتِ رحلت

نبی اللہ ؐ کی عمر اب (۶۳) برس کی ہو چکی تھی ماہ ہجرت کا گیارھواں سال تھا۔ کہ رحلت کی نوبت آ پہنچی۔ دفعتاً بخار نے آ گھیرا۔ تن سے تپ کی تپش کے ایسے لپکے اٹھتے تھے کہ جسم چھونا مشکل ہو گیا تھا۔ لیکن باوجود نقاہت کے آپؐ نے کوئی نماز قضا نہ کی تھی اور پانچوں وقت مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے رہے۔ جب تین دن کوچ میں رہ گئے۔ تو اعضاء بالکل ہی جواب دینے لگ گئے۔ آپؐ کو سہارے سے بھی مسجد تک پہنچنا اب کٹھن ہو گیا تھا۔ آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو اپنی جگہ امام مقرر کیا۔ اور خود اُن کے پیچھے جماعت میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ جب نماز سے فارغ ہو چکے تو آنحضرتؐ نے فرمایا:۔

"اے لوگو! اگر میں نے تم سے کسی پر کوئی زیادتی کی ہو۔ تو مجھے اپنی
دو، تاکہ مجھے آگے گرفت نہ ہو، اور میں اُس کی جناب میں
سرخرو ہو کے جاؤں، اے لوگو! اگر میں نے کسی کو سخت سست

www.taemeernews.com

کہا ہے تو مجھ سے در گذر کرو، اے لوگو! اگر میں نے کسی کی پشت پر ناجائز حکم تازیانہ لگانے کا دیا ہے، تو اس کے لئے میری پشت موجود ہے، اے لوگو! اگر میں نے کسی کا کوئی قرض ادا نہ کیا ہو، تو اب وقت ہے، وہ مجھ سے لے لے۔ اے لوگو! اگر مجھ سے کسی کو ایذا پہنچی ہو، تو میں اس وقت اس کی معافی کے لئے حاضر ہوں، اے لوگو! مجھے معافی دو، تاکہ مجھے قیامت کا مواخذہ نہ رہے۔"

بستر رحلت پر جانکنی کی حالت میں آپؐ کے لب مبارک کو حرکت میں دیکھ کر بعض اصحاب نے پوچھا کہ یا نبی اللہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ آپؐ نے کہا۔ "مجھ کو میرے حال پر چھوڑ دو۔ کیونکہ جس عالم میں اب میں چلا جا رہا ہوں، وہ اس عالم سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے بلانے ہو۔"

آخری کلمہ جو نبی اللہؐ کی زبان سے اصحاب سن سکے وہ یہ تھا۔

بل الرفیق الاعلیٰ۔ (اعلیٰ دوست کے پاس۔ اعلیٰ

بل الرفیق الاعلیٰ۔ دوست کے پاس)

جناب خدا اپنے "اعلیٰ دوست" کی جانب ۱۲، ربیع الاول ۱۱ھ ہجری مطابق ۸، جون ۶۳۲ء عیسوی پیر کے روز بوقت دوپہر اس دنیا کو ترک کر کے راہی ملک عدم ہو گئے۔ طائر روح پاک جسم خاکی سے پرواز کر گیا۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

(ختم شد)

رفعت 15/3/79

حقوقِ طباعت موجودہ بحق ناشر
ساجد بکڈپو محفوظ ہیں

پہلی بار ۱۹۳۰ء
دوسری بار ۱۹۴۰ء } تیسری بار اپریل ۱۹۷۹ء

قیمت : چھ روپے
کتابت : پھول ورفعت، وجیہہ کتابت بورڈ۔ رامپور
مطبوعہ : اعلیٰ پریس۔ دہلی

ہماری شائع کردہ چند اہم کتابیں

۱۔ چار امام 2/50
۲۔ بیعت وخلافت (پیری مریدی) 3/-
۳۔ خونِ جگر ہونے تک (معاشرتی اصلاحی اور دلچسپ کہانیاں) 2/-

بچوں کے سبق آموز ناول جو اصلاحی بھی ہیں

۱۔ ننھے ہمدرد 2/50
۲۔ سونے کا سیب 2/50
ایوب کی چالاکی 3/-

ناشر: ساجد بکڈپو، آفریدیان ۔نالاپار۔ رامپور یوپی

www.taemeernews.com

ساجد بُک ڈپو، رامپور کی دینی مطبوعات

رسولِ عربی ﷺ

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر سکھ سردار دارا سنگھ کی یہ کتاب عقیدت و احترام کا نمونہ

اس کا پیش لفظ علامہ سید سلیمان ندویؒ دیباچہ مصنف شاہنامہ اسلام حفیظ جالندھری نے لکھا ہے۔ سہ رنگا خوبصورت ٹائٹل، ہدیہ چھ روپے Rs 6/-

چار امام

چاروں اماموں کے حالاتِ زندگی اور انکا دینی مشن

قیمت 2/-

بیعت و خلافت

پیری مریدی کیا ہے؟ ہمارے اسلاف نے اسے قائم رکھا ہے، مرید کرنیکا طریقہ سندِ خلافت وغیرہ 2/50

بچوں کے اصلاحی سبق آموز ناول

ننھے ہمدرد 2/50 • ایوب کی چالاکی 2/50 سونے کا سیب 3/50

"خونِ جگر ہونے تک" دو اصلاحی معاشرتی کہانیوں پر مشتمل بیحد دلچسپ 2/-